

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# انوار المحرمین

## السیرۃ المصطفویۃ

مُصَنَّفٌ

مقبول عرب وعجم، مناظر اسلام

مولانا ابوالخالد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ السلام

ایڈیٹر، ماہنامہ مسأہ طیبہ - سیالکوٹ

خطیب اعظم جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

## جملہ حقوق محفوظ ہیں!

- نام کتاب ————— الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ
- تالیف ————— مناظر اسلام علامہ ابو الحامد  
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ
- طابع ————— صاحبزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی
- کتابت ————— جمیل مرزا بیگ رنگ پورہ سیالکوٹ
- ٹائٹل ————— محمد ارشد سلیم قادری جنوں سیالکوٹ
- طباعت ————— ششم بار
- تاریخ اشاعت ————— جولائی ۲۰۰۴ء / جمادی الاول ۱۴۲۵ھ
- صفحات ————— ۳۲۲
- قیمت ————— ۲۵۰ روپے

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
۹، سیٹھی پلازہ

وَصَلَّى اللهُ عَلَيَّ لَوْ كَرِهَتْ نُورًا  
 زَمِينٍ دَرُحْبٍ أَوْ سَاكِنِ فَلَكَ دَرُعُشَقٌ أَوْ شَيْدَا  
 دُوحِشِيمٍ زَكِينِش رَاكِهِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ خَوَانِدُ  
 دُو زَلْفِ عَنَبِزِينِش رَاكِهِ وَاللَّيْلُ إِذَا لَيْشَا  
 أَكْرَامِ مُحَمَّدٍ رَانِيَا وَرَوَى شَفِيعِ أَدَمِ  
 نَهْ أَدَمِ يَأْتِي تَوْبَهُ نَهْ نُوحِ إِذْ غَسَقَ نَجْمِينَا  
 زَمْرَسِينِ أَشْ جَا مَحِي أَمْ نَشْرَحُ لَكَ بِرُخْوَالِ  
 زَمْعَرَجِشِ چِرْمِي پُرْسِي كِه سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعِي

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

نگین ختم رسالت محمد عربی  
 شفیع روز قیامت محمد مختار  
 اگر نہ واسطہ روئے موسیٰ اولوی  
 خدائے خلق نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

اشیخ سعدی علیہ الرحمۃ

## انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شرفِ یوم النور، رسولِ مکرم، شفیعِ معظم، نورِ مجسم، سیدِ مرسلاں، شفیعِ عاصیاں، نبیِ غیبِ داں، وسیلہٴ بکیاں، سنیاحِ لامکاں، مالکِ کون و مکاں، محبوبِ ربِ دو جہاں، ختمِ المرسلین، شفیعِ المذنبین، راحتِ العاشقین، رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوبِ کردگار، سرورِ کائنات، مغزِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، منبعِ کمالات، مختارِ کائنات، خلاصہٴ موجودات، حبیبِ کبریا، مالکِ ہر دوسرا، شافعِ روزِ جزا، رازدارِ ربِّ العلاء، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیما کی بارگاہِ بکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی  
مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر البوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری حفیظ  
سیالکوٹ

# فہرست

۲۲. سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۰	۹	۱. ماخذ کتاب
۲۳. سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۲	۱۴	۲. دعوتِ غور و فکر
۲۵. سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۳	۱۹	۳. معقود تالیف
۲۶. سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۴	۲۴	۴. حرفِ آغاز
۲۷. سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۴	۳۱	۵. مرنی تاجدار
۲۸. سیدنا حکمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۵	۳۶	۶. خطبہ
۲۹. سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۵	۳۷	۷. قد جاہلکم من اللہ لور کی آیت کی ۱۶ مفسرین کے تفسیر
۳۰. سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۷	۴۰	۸. قد جاہلکم من اللہ لور کی دو ہجرتوں کے دو مفسرین کے تفسیر
۳۱. سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۸	۵۱	۹. مثل لورہ مشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر
۳۲. سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۸	۵۵	۱۰. سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح
۳۳. سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۹	۵۶	۱۱. سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور دہلیوں سے تشریح
۳۴. سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۸۹	۶۲	۱۲. نورِ مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۲
۳۵. سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۰		کا عقیدہ .
۳۶. مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ . . . . . ۹۱	۶۶	۱۳. سرکارِ ستیہ آمنہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ .
۳۷. سیدنا عوف بن العجیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ . . . . . ۹۱	۶۹	۱۴. سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ .
۳۸. صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ . . . . . ۹۲	۷۱	۱۵. سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ
۳۹. سیدہ علیہ سعید رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۴	۷۲	۱۶. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ .
۴۰. سیدہ اُم عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۵	۷۲	۱۷. ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ .
۴۱. حضرت ریح بنت سعوز رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۶	۷۵	۱۸. سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ .
۴۲. سیدہ ابی صحابیہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۷	۷۶	۱۹. سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ .
۴۳. سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۸	۷۷	۲۰. سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ .
۴۴. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۹۹	۷۸	۲۱. سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ .
۴۵. سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہما کا عقیدہ . . . . . ۱۰۰	۷۹	۲۲. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ .

۱۲۹. ۴۳. شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۳۱. ۴۴. شاہ ولی اللہ کا عقیدہ۔
۱۳۳. ۴۵. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۳۴. ۴۶. علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۳۹. ۴۷. اکابرین و بابیہ اور دیانہ کا عقیدہ۔
۱۴۳. ۴۸. ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات۔
۱۴۰. ۴۹. تخلیق کے لحاظ سے سب سے پہلے۔
۱۴۲. ۸۰. محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔
۱۴۳. ۸۱. حضرت آدم علیہ السلام کی کیفیت۔
۱۴۴. ۸۲. اول ما خلق اللہ نوری۔
۱۴۵. ۸۳. اصل کائنات حضور ہیں۔
۱۸۱. ۸۴. برن نوریہ کا مطلب۔
۱۸۲. ۸۵. جسبیل امین کی عمر۔
۱۸۳. ۸۶. حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں۔
۱۸۵. ۸۷. لولاک لما خلقت الافلاک۔
۱۸۷. ۸۸. پیشانی آدمؑ میں نور محمدی۔
۱۸۸. ۸۹. نور محمدی کی تسبیح کی آواز۔
۱۸۹. ۹۰. حضرت خواکِ پیدائش اور مہر۔
۱۹۰. ۹۱. حضرت خواکِ طلائعہ کی مبارک۔
۱۹۱. ۹۲. پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہدہ کا ذکر۔
۱۹۲. ۹۳. زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہدہ۔
۱۹۲. ۹۴. انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا۔
۱۹۵. ۹۵. مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ۔
۱۹۷. ۹۶. امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۹۹. ۹۷. نور محمدی کی بڑی اور عظمت۔
۲۰۰. ۹۸. بے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی۔
۲۰۱. ۹۹. دعائے خلیل اور نوریہ مسیحا۔
۱۰۱. ۴۷. حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔
۱۰۴. ۴۸. حضرت محمدؐ اور سلف صالحین کا عقیدہ۔
۱۰۴. ۴۸. سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔
۱۰۷. ۴۹. سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔
۱۰۸. ۵۰. حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ۔
۱۱۰. ۵۱. محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۱۱. ۵۲. امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۱۲. ۵۳. علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ۔
۱۱۳. ۵۴. امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۱۴. ۵۵. علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجدد الف ثانی کا عقیدہ۔
۱۱۵. ۵۶. علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۱۶. ۵۷. امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ۔
۱۱۶. ۵۸. علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ۔
۱۱۸. ۵۹. شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۱۸. ۶۰. شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور طاعلی قاری کا عقیدہ۔
۱۲۰. ۶۱. علامہ سبیلی قاضی عیاض اور علامہ علی کا عقیدہ۔
۱۲۱. ۶۲. سید عبدالرحمن العیدوس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ۔
۱۲۲. ۶۳. علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ۔
۱۲۳. ۶۴. علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۴. ۶۵. علامہ فریوقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۴. ۶۶. شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۵. ۶۷. مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۶. ۶۸. علامہ محسن الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۸. ۶۹. علامہ یوسف نبغانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۸. ۷۰. علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۸. ۷۱. شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔
۱۲۸. ۷۲. علامہ عبدالرحمن جامی فرید الدین عطار اور محمدؐ کا عقیدہ۔

- ۲۲۲ حضرت حسان بن ثابت کا بیان
- ۲۲۵ حضرت عبدالمطلب کا خراب
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی
- ۲۲۶ پیدائش کی نشانی
- ۱۲۶۔ اُمتِ محمدیہ کی شان
- ۲۲۸ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان
- ۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام
- ۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل
- ہونے کی خواہش کرنا۔
- ۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۳۱۔ نور کی گواہی
- ۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی
- ۱۳۳۔ دُنیا کا سردار
- ۱۳۴۔ شانِ مصطفویٰ کے متعلق عیسائی علماء
- کا اقرار
- ۱۳۵۔ مطوقس شاہِ مصر کا بیان
- ۱۳۶۔ سطح نامی کا بن کا بیان
- ۱۳۷۔ رسالتِ مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔
- ۱۳۸۔ آلِ غالب کے لیے دُعا۔
- ۱۳۹۔ شاہِ ہرقل کے پاس تصویر
- ۱۴۰۔ حضرت یحییٰ کے وحی کا بیان
- ۱۴۱۔ شاہِ حبش اور حضرت عبدالمطلب
- ۱۴۲۔ اُمیہ بن اُصلت کا واقعہ
- ۱۴۳۔ حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں
- ۱۴۴۔ درقہ بن نوفل کی شہادت
- ۱۴۵۔ حضرت سلمانِ فارسی کا اسلام قبول کرنا
- ۱۴۶۔ احمد مجتبیٰ کی آمد
- ۱۰۰۔ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے لڑنے کے وسیلے سے
- فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔
- ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
- کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور دہلوی مولویوں
- کی کتب سے تفسیر
- ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی
- ۱۰۴۔ ہجرتِ مصطفیٰ کا تذکرہ۔
- ۱۰۵۔ بنی تبار کی روکیوں کے گیت کا تذکرہ۔
- ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انظار
- ۱۰۷۔ شانِ مصطفویٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار
- ۱۰۸۔ ۲۲۰ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔
- ۱۰۹۔ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں تمام کرنا
- ۱۱۰۔ تورات میں سیرتِ مصطفیٰ
- ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا اور ذکرِ رسول کرنا
- ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔
- ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خراب
- ۱۱۴۔ وَاللَّهُ أَنَا ذَالِكُمُ النُّورُ
- ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ
- ۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات
- ۱۱۷۔ اسمِ محمد کو چومنے کی برکت۔
- ۱۱۸۔ اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام
- ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نور محمدی کو کوئی بجھا
- نہیں سکتا۔
- ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ
- ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی چھو بھٹی کا بیان
- ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔

۳۰۸	۱۷۲. حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۷. انجیل برنا بکس کے حوالہ جات
۳۱۰	۱۷۳. حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸. نبیوں کا سراج
۳۱۱	۱۷۴. حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹. محمد صلی اللہ علیہ وسلم خد کے رسول ہیں۔
	۱۷۵. حضرت شعیب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ	۲۸۲	۱۵۰. آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا۔
۳۱۲	کی وحی	۲۸۳	۱۵۱. مالک و مختار، حضور کی آمد کی خواہش
۳۱۳	۱۷۶. حضرت شعیب علیہ السلام	۲۸۳	۱۵۲. شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی
	۱۷۷. حضرت حقوق حضرت دانیال	۲۸۳	۱۵۳. باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے مددگار
۳۱۵	علیہما السلام	۲۸۵	میں برکت۔
۳۱۷	۱۷۸. بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴. عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۷	۱۷۹. سواع نامی بت کی گواہی	۲۸۷	۱۵۵. قیامت کو شانِ محبوبی
۳۱۸	۱۸۰. غسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۹	۱۵۶. مقامِ محمود، شفاعتِ کبرے
۳۱۹	۱۸۱. صنار نامی بت کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷. رسولوں کی گواہی
	۱۸۲. درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۲	۱۵۸. اہلبیار کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
	۱۸۳. درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی	۲۹۳	۱۵۹. جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۳۲۷	کا مسلمان ہونا۔	۲۹۳	۱۶۰. بادل کا سایہ کرنا
۳۲۷	۱۸۴. سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۴	۱۶۱. چاند کا کلام کرنا
۳۲۸	۱۸۵. بیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲. مبارکبادی کی بہرہ رحمتہ للعالمین
	۱۸۶. درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے	۲۹۸	۱۶۳. خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲۹	کی بشارت دینا	۲۹۸	۱۶۴. محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۲۹	۱۸۷. کھجور کے گچھے کی گواہی	۳۰۰	۱۶۵. دینِ محمدی کا فاترہ، میرا رسول چاند ہے۔
۳۳۰	۱۸۸. درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۳۰۱	۱۶۶. زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ
۳۳۱	۱۸۹. درد دیوار کا آمین کہنا	۳۰۲	۱۶۷. سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی۔
۳۳۱	۱۹۰. غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۵	۱۶۸. انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
۳۳۲	۱۹۱. صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر		۱۶۹. سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر
۳۳۳	۱۹۲. کتابوں کے اشتہار	۳۰۶	خاتم الانبیاء
		۳۰۷	۱۷۰. سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۷	۱۷۱. حضرت موسیٰ علیہ السلام



# ماخذ کتاب

۲۳. تفسیر محسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی  
۲۵. تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

## وہابی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

۲۶. تفسیر شتائی از شہداء اللہ امرتسری  
۲۷. تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شہداء اللہ امرتسری  
۲۸. تفسیر محمدی از حافظ محمد آف بھوکے  
۲۹. تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شترکانی  
۳۰. تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھوپالی  
۳۱. تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھوپالی  
۳۲. تہویب القرآن از وحید الزمان  
۳۳. تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی  
۳۴. معارف القرآن از ادریس کاندھلوی  
۳۵. معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

## مستند محدثین کی کتب احادیث

۳۶. صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ  
۳۷. صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ  
۳۸. جامع ترمذی از امام ابو یوسف محمد بن یحییٰ ترمذی علیہ الرحمۃ  
۳۹. ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ  
۴۰. مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خان علیہ الرحمۃ  
۴۱. فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ  
۴۲. طہرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طہرانی علیہ الرحمۃ  
۴۳. مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ  
۴۴. سنن دارمی از امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

۱. قرآن پاک

## مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

۲. تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ  
۳. تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ  
۴. تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
۵. تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
۶. تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ  
۷. تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ  
۸. تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ  
۹. تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ  
۱۰. تفسیر عرائس البیان از  
۱۱. تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ  
۱۲. تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شہین علیہ الرحمۃ  
۱۳. تفسیر دارک از امام عبد اللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ  
۱۴. تفسیر ابن عباس از سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
۱۵. تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ  
۱۶. تفسیر بیضیادی از امام عبد الرحمن بیضیادی علیہ الرحمۃ  
۱۷. تفسیر صادی از امام احمد الصادی علیہ الرحمۃ  
۱۸. تفسیر منطہری از آقا شیخ سار اللہ بانی بی علیہ الرحمۃ  
۱۹. تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ  
۲۰. تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ  
۲۱. تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
۲۲. تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ  
۲۳. تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

- ۷۰. کتاب لونا از امام عبدالرحمن بن جوزی علیہ الرحمۃ
- ۷۱. تلبیس ابلیس از " " " " "
- ۷۲. بیان میلاد النبوی از " " " " "
- ۷۳. جواهر البحار از علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ
- ۷۴. حجۃ اللہ العالمین از علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ
- ۷۵. شواہد الحق از " " " " "
- ۷۶. جامع کرامات الاولیاء از " " " " "
- ۷۷. الزوار المحمدیہ از " " " " "
- ۷۸. طیب الغرار " " " " "
- ۷۹. الدلالات الواضحات " " " " "
- ۸۰. فضل الصلوٰۃ از " " " " "
- ۸۱. وسائل الوصول از " " " " "
- ۸۲. شفا شریف از " " " " "
- ۸۳. نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ
- ۸۴. شرح شفا از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
- ۸۵. جمع الوسائل از " " " " "
- ۸۶. موضوعات کبیرہ از " " " " "
- ۸۷. شرح قصیدہ امالی از " " " " "
- ۸۸. کتاب الموفق از امام موفق بن احمد بن علیہ الرحمۃ
- ۸۹. وفار الوفا از علامہ سہودی علیہ الرحمۃ
- ۹۰. اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمۃ
- ۹۱. شرح الطحاویہ از صدر الدین علی -
- ۹۲. نزہۃ المجالس از علامہ عبدالرحمن صفوری علیہ الرحمۃ
- ۹۳. القول البدیع از علامہ محمد بن عبدالرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ
- ۹۴. مقاصد الحسنہ از " " " " "
- ۹۵. الضو اللامع از " " " " "
- ۹۶. طبقات ابن سعد از

- ۴۵. سنن نسائی از امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ
- ۴۶. اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحمید محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۴۷. مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ
- ۴۸. مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۴۹. تخیص المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
- ۵۰. بوداؤ و طبیاسی از علامہ سلیمان بن اود طبیاسی علیہ الرحمۃ
- ۵۱. سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ
- ۵۲. مصنف عبدالرزاق از امام عبدالرزاق محدث علیہ الرحمۃ
- ۵۳. فتح الصحیحین از امام یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ
- ۵۴. بیحۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابو جبر علیہ الرحمۃ
- ۵۵. عمدة القاری از امام براء الدین عینی علیہ الرحمۃ
- ۵۶. ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

- ۵۷. تاریخ کبیرہ از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۵۸. مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
- ۵۹. زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ
- ۶۰. کلیۃ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن حنبلہ علیہ الرحمۃ
- ۶۱. دلائل النبوة از " " " " "
- ۶۲. خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۶۳. انیس الجلیس از " " " " "
- ۶۴. مسالک الخفاریہ از " " " " "
- ۶۵. مقامات الندبیہ از " " " " "
- ۶۶. الدرر المنیغہ از " " " " "
- ۶۷. تعظیم و المنۃ از " " " " "
- ۶۸. نظم الحقیقان از " " " " "
- ۶۹. دلائل النبوت از امام ابو جبر احمد بن الحسن بن یزید علیہ الرحمۃ

- ۱۲۴ - ریاض النفرہ از امام ابو جعفر احمد علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۵ - الاستیعاب از امام ابن عبد البر علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۶ - شمائل ترمذی از علامہ محمد بن یونس ترمذی علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۷ - شرح شمائل محمدیہ از علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۸ - معارج النبوت از علامہ معین الدین اعطاک شافعی علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۹ - تقریب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۰ - تہذیب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۱ - اصحابہ از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۲ - دیوان حسان از  
 ۱۳۳ - تذکرۃ الحفاظ از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی  
 ۱۳۴ - میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۵ - قصص الانبیاء از علامہ عبد الواحد علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۶ - لسان العرب از علامہ ابو الفضل محمد بن یحییٰ انصاری  
 ۱۳۷ - نخبة اللالی از علامہ محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۸ - تاریخ ابن ہشام از علامہ ابن ہشام المعافری علیہ الرحمۃ  
 ۱۳۹ - سیرت ابن ہشام از  
 ۱۴۰ - الملل والنحل از علامہ عبد الکریم شہرستانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۱ - احادیث التمساة از علامہ عبد اللہ بن محمد الغماری علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۲ - تاریخ طبری از علامہ محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۳ - الانوار مصباح السرر از علامہ محمد بن عبد البر علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۴ - بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۵ - النوارح العطرئیہ از علامہ محمد بن عمر علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۶ - عصیة المشہد از علامہ عمر بن احمد خرقانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۷ - شرح بردہ از علامہ محمد بن مصطفیٰ شیخ زادہ علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۸ - مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۴۹ - جذب العلوب از  
 ۱۵۰ - ما ثبت من السنة از

- ۹۷ - سیرت علیہ از علامہ علی بن برہان الدین علیہ الرحمۃ  
 ۹۸ - فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ  
 ۹۹ - شرح قصیدہ ہمزبہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۰ - مجمع الزوائد از  
 ۱۰۱ - لبستان العارفين از فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۲ - عمدة التحقيق از علامہ ابراہیم مکی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۳ - الابریز از امام احمد بن مبارک سلجاسی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۴ - طبقات الکبریٰ از امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۵ - میزان الکبریٰ از  
 ۱۰۶ - روض الالف از علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۷ - دلائل الخیرات از علامہ عبد الرحمن جزولی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۸ - مطالعہ المسیرت از علامہ محمد المہدی بن احمد ناسی علیہ الرحمۃ  
 ۱۰۹ - سیرت النبویہ از علامہ سید احمد بن زینی و حلان مکی علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۰ - موطا امام محمد از امام محمد علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۱ - قصص الانبیاء از علامہ عبد الواحد علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۲ - شواہد النبوت از علامہ عبد الرحمن جامی  
 ۱۱۳ - کلیات جامی از  
 ۱۱۴ - مکتوبات شریف از شیخ احمد سرمدی علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۵ - مولد النبوی از امام برزنجی علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۶ - مفردات از امام راعب اصفہانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۷ - قصیدہ بردہ شریف از علامہ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۸ - قصیدۃ النعمان از امام نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ  
 ۱۱۹ - مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۰ - دقائق الاخبار از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۱ - شہر الاولیاء از امام محمد نوری کجستانی علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۲ - اسحاق الراغبین از شیخ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ  
 ۱۲۳ - زیلعی از امام زیلعی علیہ الرحمۃ

- ۱۴۸- حدیثہ مذیہ  
 ۱۴۹- موارد الحنیہ  
 ۱۸۰- خیر الموائس  
 ۱۸۱- فوائد حبیبیہ  
 ۱۸۲- انسان کامل  
 ۱۸۳- التوشل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

### دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب

- ۱۸۳- الجواب الصیح از ابن تیمیہ  
 ۱۸۵- اعلام الموقعین از ابن قیم  
 ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم  
 ۱۸۷- زاد المعاد از  
 ۱۸۸- بدائع الفوائد از  
 ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی  
 ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قسطل  
 ۱۹۱- منصب امامت از  
 ۱۹۲- نفع الطیب از نواب صدیق حسن خان بھوالوی  
 ۱۹۳- ہدیۃ السائل از  
 ۱۹۴- خطبۃ القدس از  
 ۱۹۵- آثار القیامہ از  
 ۱۹۶- المقالة الفعیحة از  
 ۱۹۷- اختلاف النبلاء از  
 ۱۹۸- افاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی  
 ۱۹۹- اراج ثلاثہ از  
 ۲۰۰- حسن العزیز از  
 ۲۰۱- قصص الاکابر از  
 ۲۰۲- نشر الطیب از

- ۱۵۱- الفاس رحیمہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۲- انتباہ فی سلسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۳- الطیب النغم از  
 ۱۵۴- بہجات از  
 ۱۵۵- قرۃ العینین از  
 ۱۵۶- تفسیر عزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۷- بستان المحققین از  
 ۱۵۸- سنی المطالب از شیخ محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ  
 ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ بہاجر مکی  
 ۱۶۰- مثنوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ بہاجر مکی  
 ۱۶۱- نالہ امداد غریب از  
 ۱۶۲- جہاد اکبر از  
 ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ  
 ۱۶۴- ارمغان حجاز از  
 ۱۶۵- اسرار رموز از  
 ۱۶۶- اقبال نامہ  
 ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جملی علیہ الرحمۃ  
 ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی  
 ۱۶۹- الفوائد البہیہ از  
 ۱۷۰- حجۃ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی  
 ۱۷۱- رد المحتار از  
 ۱۷۲- تنویر العقب از  
 ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۷۴- صلوة الصفا از  
 ۱۷۵- عدالت بخشش از  
 ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ  
 ۱۷۷- تاریخ الخنیس

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی  
 ۲۰۴. بہشتی زیور از " " "  
 ۲۰۵. شیح الصدور از " " "  
 ۲۰۶. التذکیر از " " "  
 ۲۰۷. النور از " " "  
 ۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "  
 ۲۰۹. کلید مثنوی از " " "  
 ۲۱۰. دعواتِ عبدیت از " " "  
 ۲۱۱. شکر النعمہ از " " "  
 ۲۱۲. امداد المشتاق از " " "  
 ۲۱۳. الاقتصاد فی التعلیہ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی  
 ۲۱۴. تصاعد قاسمی از قاسم نانوتوی  
 ۲۱۵. تمذیر الناس از " " "  
 ۲۱۶. معیار الحق از میاں بدرالدین دہلوی  
 ۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی  
 ۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی  
 ۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی  
 ۲۲۰. التوسل از مشتاق احمد دیوبندی  
 ۲۲۱. براین قاطعہ از خلیل احمد امبیطوی  
 ۲۲۲. خطباتِ مداس از سلیمان ندوی  
 ۲۲۳. شیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی  
 ۲۲۴. اکمال شیم از عبداللہ گنگوہی  
 ۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں صدیقی  
 ۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادریس کاندھلوی  
 ۲۲۷. عقائد اسلام از " " "  
 ۲۲۸. مقدمہ مقاماتِ حریری از ادریس کاندھلوی  
 ۲۲۹. بشارت النبیین از " " "
۲۲۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب  
 ۲۲۱. راہ سنت از سر فراز گنگوہی  
 ۲۲۲. تبرید النواظر از " " "  
 ۲۲۳. تبلیغ الاسلام از " " "  
 ۲۲۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی  
 ۲۲۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی  
 ۲۲۶. معارفِ مثنوی از محمد اختر دیوبندی  
 ۲۲۷. حیاتِ اشرف از غلام محمد  
 ۲۲۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں  
 ۲۲۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی  
 ۲۳۰. تذکرۃ الخلیل از " " "  
 ۲۳۱. عقیدہ الاسلام از انور شاہ کاشمیری  
 ۲۳۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی  
 ۲۳۳. بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی  
 ۲۳۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی  
 ۲۳۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی  
 ۲۳۶. المہند از حسین احمد مدنی  
 ۲۳۷. شباب المشتاق از " " "  
 ۲۳۸. مجموعہ کلماتِ عزیز از " " "  
 ۲۳۹. فضائلِ رود شریف از ذکریا سہارنپوری  
 ۲۴۰. شیح توحید از شار اللہ امرتسری  
 ۲۴۱. ترکِ اسلام از " " "  
 ۲۴۲. مظالم روپڑی از " " "  
 ۲۴۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری  
 ۲۴۴. سنیۃ البشر از " " "  
 ۲۴۵. شرح اسرار الحسنی از " " "  
 ۲۴۶. الصلوٰۃ والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

### ہندوؤں سکھوں مزاہیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از  
۲۸۳۔ میثاق البنین از عبدالحق و دیار سنی  
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشن  
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس  
۲۸۶۔ ائمہ وید از سام  
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

### یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی نکتہ کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از  
۲۸۹۔ انجیل برنابا بس  
۲۹۰۔ تورات استنار  
۲۹۱۔ زبور  
۲۹۲۔ یسعیاہ  
۲۹۳۔ سفر پیدائش  
۲۹۴۔ ملاکی  
۲۹۵۔ مکاشفہ  
۲۹۶۔ اگر نقیوں  
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

### ہفت روزہ اخبار المحدثات

- ۲۹۸۔ المحدثات ۱۳ دسمبر ۱۹۳۷ء  
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء  
۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجمال و اکمال از قاضی سلیمان منصور پوری

۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی

۲۵۹۔ خطبات سلمان از " " "

۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سبزواری

۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثات کی خدمات از

ابو یحییٰ امام خاں نوشہری

۲۶۲۔ تراجم المحدثات ہند از " " " " "

۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از " " " " "

۲۶۴۔ حیاتِ انبی از اسماعیل سلمیٰ گوجرانوالہ

۲۶۵۔ فضائلِ مصطفیٰ از لڑ حسین گرجا بھٹی

۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصمصام

۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی

۲۶۸۔ حیاتِ وحید الزماں از عبدالحلیم شتر

۲۶۹۔ مسدسِ عالی از الطاف حسین حالی

۲۷۰۔ تاریخ المحدثات از ابراہیم میر سیالکوٹی

۲۷۱۔ مرآۃ منیرا از " " " " "

۲۷۲۔ احیاء المیت از " " " " "

۲۷۳۔ واضح البیان از " " " " "

۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " " " "

۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از " " " " "

### وہابیوں و یونہیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی

۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی

۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی

۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثناء اللہ امرتسری

۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثات از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	-	الجمدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۲۲ء
۳۲۹	-	یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	-	۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	-	۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۲ء
۳۳۳	-	۱۲ مئی ۱۹۲۲ء
۳۳۴	-	۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء
۳۳۵	-	۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	-	۷ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۷	-	۲۱ جون ۱۹۲۰ء
۳۳۸	-	۲۴ ستمبر ۱۹۲۱ء
۳۳۹	-	۶ جون ۱۹۲۱ء
۳۴۰	-	۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء
۳۴۱	-	۳۰ جون ۱۹۲۳ء
۳۴۲	-	۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	-	۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء
۳۴۴	-	۴ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	-	۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء

### اخبار الاعظام

۳۴۴	-	الاعظام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	-	۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	-	۱۵ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۹	-	۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	-	۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	-	۴ دسمبر ۱۹۵۷ء
۳۵۲	-	۲۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء

۳۱	-	الجمدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۲	-	۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۳	-	۴ فروری ۱۹۱۴ء
۳۴	-	۷ جنوری ۱۹۲۱ء
۳۵	-	۴ اکتوبر ۱۹۲۰ء
۳۶	-	۱۲ جون ۱۹۱۳ء
۳۷	-	یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۸	-	۲۵ فروری ۱۹۲۳ء
۳۹	-	۳۰ مئی ۱۹۲۱ء
۴۰	-	۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۴۱	-	۵ نومبر ۱۹۲۳ء
۴۲	-	یکم اگست ۱۹۲۱ء
۴۳	-	۱۹۲۱ء
۴۴	-	نومبر ۱۹۲۳ء
۴۵	-	۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۴۶	-	۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء
۴۷	-	۲۶ جون ۱۹۳۶ء
۴۸	-	۱۲ اگست ۱۹۳۶ء
۴۹	-	۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۵۰	-	۱۲ جون ۱۹۱۳ء
۵۱	-	۲۹ جون ۱۹۲۰ء
۵۲	-	۳۰ جولائی ۱۹۲۳ء
۵۳	-	۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۵۴	-	۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء
۵۵	-	۵ نومبر ۱۹۳۷ء
۵۶	-	۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۵۷	-	۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

### اخبار محمدی دہلی

- ۲۷۷۔ اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء  
 ۲۷۸۔ " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء  
 ۲۷۹۔ " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء  
 ۲۸۰۔ " " " " یکم ستمبر ۱۹۴۸ء  
 ۲۸۱۔ " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء  
 ۲۸۲۔ " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء  
 ۲۸۳۔ " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

### دیگر مابیناے اور بہت روزہ رسائل

- ۲۸۴۔ خدام الدین لاہور اپریل ۱۹۵۸ء  
 ۲۸۵۔ ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۶۱ء  
 ۲۸۶۔ تنظیم الحدیث روپہ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء  
 ۲۸۷۔ سوادِ عظیم مراد آباد ربع الآخر ۱۳۳۸ھ  
 ۲۸۸۔ الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء  
 ۲۸۹۔ تنظیم الحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء  
 ۲۹۰۔ الحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء  
 ۲۹۱۔ الحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۲۵۲۔ الاعتصام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء  
 ۲۵۳۔ " " " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء  
 ۲۵۵۔ " " " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء  
 ۲۵۶۔ " " " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء  
 ۲۵۷۔ " " " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء  
 ۲۵۸۔ " " " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء  
 ۲۵۹۔ " " " " یکم جولائی ۱۹۴۰ء  
 ۲۶۰۔ " " " " ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء  
 ۲۶۱۔ " " " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء  
 ۲۶۲۔ " " " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء  
 ۲۶۳۔ " " " " ۶ دسمبر ۱۹۵۶ء  
 ۲۶۴۔ " " " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء  
 ۲۶۵۔ " " " " ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء  
 ۲۶۶۔ " " " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء  
 ۲۶۷۔ " " " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء  
 ۲۶۸۔ " " " " ۳ جون ۱۹۵۵ء  
 ۲۶۹۔ " " " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء  
 ۲۷۰۔ " " " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء  
 ۲۷۱۔ " " " " ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء  
 ۲۷۲۔ " " " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء  
 ۲۷۳۔ " " " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء  
 ۲۷۴۔ " " " " جون ۱۹۵۹ء

### الارشاد جدید کراچی

- ۲۷۵۔ الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء  
 ۲۷۶۔ " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء



## دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج ہندو پرکھا ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا جھگٹنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و غور من کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب **الانوار المحمدیہ فی التیسیرۃ المصطفویہ** ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور مؤرخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور مؤرخین مستند ہیں کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بہذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجے پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتب اسنادیث اور کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گزرائی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گزرائی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار تار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متبعہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مغز موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب و عجم، نور مجسم، شفیع معظم، رسول مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الہامد محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازاریا کلوٹ

**انعام** | اس کتاب میں درج کردہ حوالہ جات میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ بیک ضد روپیہ انعام دیا جائے گا جو کہ کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد روپیہ فی حوالہ ادا کرنا پڑے گا  
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ

مُحَمَّدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُلِهِ الْكَوْبِيِّمْ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## مقصود آلیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مفرج موجودات ہیں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معروضی وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی ہستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کجا صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا محض نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلَقْتَ عَظِیْمٌ بَیٰان فرمایا ہے۔ وہ وجود باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یٰۤاٰیہَا النَّاسُ تَدٰجَاۤءُكُمْ بُرْہَانَ مِنْ رَبِّكُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادرِ مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَاَسُوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ جس کے ذکر خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتُ مَعِیْ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے ربِّ دو جہاں جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتَوَّعَمِنُنَّ بِہِ وَاَلْتَفَرَّوْاۤنَا کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرماتے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ ربِّ انس و جہاں ہُوَ الَّذِیْ اَدْرَسَلَّ رَسُوْلًاۙ بِاَلْہٰدٰی فَرَاکِرَ اِنَّا تَعَارَفْ کُوْنُوْا۔ اس کے جو دوسرا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی بلا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اہمیتی ہونے کی خواہش مرسلین اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سینہ نادر آدم علیہ السلام کی مغز شمعان ہوتی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقامِ قُرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قُرب مُسَلِّمِینِ  
 انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قُرب کا بیان خود خالق کون و مکان جل  
 جلالہ نے سورۃ النجم میں دَلَّیْ فَتَدَلَّیْ فَاَنْزَلْنَا الْقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَذْنِیْ مُبَارَکِ الْفَاظِ مِیْنِ فَرَمَا یہ  
 جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مستلزم ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے  
 دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لَآخِرَةَ خَیْرًا لَّکُمْ مِنَ الْاَوَّلٰی ایتہ کریمہ  
 ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع و اعلیٰ  
 ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی فخر ہو۔ اُس کی سیرت کا کائنات  
 بھر میں کما حقہ بیان کرنے کا کس کو دعویٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔  
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَنِ مِزْرِ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَیْكُمْ  
 بِالْمُؤْمِنِیْنَ رُوْفٌ الرَّحِیْمُ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں  
 جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اٰتِیْهِ  
 اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ۔

ان سب صفات کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مورخین اور اہل  
 سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عبوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی  
 بارگاہِ بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے دامنِ رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات  
 ان کے ذکر اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذاب بچنے کا وسیلہ،  
 میدانِ محشر کی پیش گرمی اور پاپس سے محفوظ رہنے کا سبب، پُلِ صراط سے سلامتی سے گزرنے کی اہل رُحٰہ  
 قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سُرخ رو ہونے کا  
 ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی بیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
 میں سبکدوش کر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ  
 و التسلیم میں یہ دریہ حقیر بغایت سبیدی، سنڈی، نرشدی، ہرنی، مخدومی، مقشقی، منیع رشد و ہدایت،  
 معزز علم و حکمت، پیر طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین

ہمساد عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور مدار  
اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی عسرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا  
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں  
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار  
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہلکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں  
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا  
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ  
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور  
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ  
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!  
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہ مصطفوی میں فریاد و نغظِ ندا سے اس  
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُشْفِيحَ الْعِبَادِ حُنْدِيْدِي  
دستگیری کیجئے میرے نبی  
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعِثْ  
جز تمہارے سے کہاں میری پناہ  
عَنِّي الذَّهْرُ يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ  
ابن عبد اللہ زمانہ سے خلاف  
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ  
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس  
يَا رَسُولَ الْاِلٰهِ يَا بَكْرَ بْنَ  
اے میرے مولا خیر لیجئے میری  
بِيَدِ حُبِّيكَ فَهَوِيَ عَتْدِي  
ہے مگر وہل میں محبت آپ کی  
مِنْ غَمَامِ الْغَوَامِ مُلْتَحِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا در-یا رسول اللہ ابرہہ گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی ! !

(نشر الطیب ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارف

رُومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقاے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ الحاوی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۳۸ھ - حیوۃ المسلمین ص ۶۹ النخب ص ۲۷)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات

کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گردابِ علم میں ناخدا ہو کر مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم و سید بکیاں ہو تم تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں تباؤ یا رسول اللہ

(گلزارِ معرفت ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوئی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عائش کی اکتب ہے فانی الرسول ہوں اے بجز فیض لے خبر اپنے احباب کی !

(سیرت الرسول ص ۷)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری کی عبارت

سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرحد

دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں

کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درہمند۔

(سید البشر ص ۱۷ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ میں فریاد

اے خاصۂ خاصانِ رُسلِ وقتِ دُعا ہے اُمتِ پرتوی آن کے عجب وقتِ بڑا ہے  
(مسکس حالی ص)

سزا والو ہابیہ مولوی شہناز احمد امیر تسری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دوسرا  
محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کی نعمتِ شریف، کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخی سے درج  
کی ہے۔ جس میں مسکِ حقِ اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔  
کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے منجد ہمار میں ہے بپرا خیر الانام اپنا  
اے ناخدا ئے اُمت اب آنکر ترا دو عالم سے ور نہ شاہا ملتا ہے نام اپنا  
(ابجدیث امیر تسری ص ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخرالوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کا لڑکار اسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ  
التمجید والثناء کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ  
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ  
(الاعتصام لاہور ص ۷ یکم مارچ ۱۹۵۷ء)

حضورِ قطب الاقطاب، فرد الافراد، غوث الاعلیٰ، سید الاسیاد، شیخ الملکِ وامن  
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوث الاعظم، غوث العالمین، شہنشاہ بغداد سیدنا شیخ  
محمی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی البغفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنہ کے وسیلہ  
سے اللہ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں  
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

طالبِ شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفر لہ  
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالعظیم علیہ الرحمۃ  
تحصیل بازار سیالکوٹ۔

# حرفِ آغاز

اہل دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثنا مصطفیٰ علیہ السلام  
 حمد بے حد ہے اس خالقِ کیمیا کی جس نے ڈوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے  
 آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو نانا خدا بنا کر بھیجا اور رحمتہ للعالمین و خاتم النبیین  
 جیسے مناصبِ جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح انہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام  
 اُس سیدِ ابرار پر جس نے بھولے بھگوں کو جادۂ اسلام پر ڈال کر ربِّ العالمین کے دربار تک پہنچایا۔ حقیقت  
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت  
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے یہ مسئلہ سیدِ کل ختمِ الرسل حضورِ سرورِ دو عالم مصطفیٰ علیہ السلام نے  
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک، حاضرِ احمدیہ و علیہ السلام و انصار کے  
 طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا سے پاک را آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را  
 اور بقول اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔  
 حمد بے حد مر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را  
 بات ایک ہی ہے اذاز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے  
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی توجیہ سہی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود  
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور عرفانِ خدا حاصل ہو جائے۔  
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرایا اور شکم کی تاریک گھونڈیوں  
 میں آوارہ ہو کر جادہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسروں نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو  
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنا لیا اور اشرف المخلوقات  
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات



اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحیدِ ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجتہد رسولِ محترم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرماتے گئے تھے کہ کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور کتہ و رتوں سے کھل نہ سکا!

وہ رازِ اکِ کلیِ واسے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں!

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطہٴ اخلاق دے

کر اے انسانیت کے مسن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو!!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریار، ارض و سما کے تاجدار، حضورِ احمدِ مختار علیہ التَّحیۃ و التَّسْلیم نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ سگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور ٹھہرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اپنوں بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چپکا چوند تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور کائناتِ عالم میں اس کی شعاعیں پہنچیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُربار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکار کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندوں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں پھیلیا سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ لال ماں چاند پر چڑھنا کمال نہیں۔ چاند کو مسخر کرنا کمال ہے (ذیہر تصوف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقا کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا!      درنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے  
نتیجہ یہ نکلا کہ

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا      زندگی کی مشب تار یک سحر کرنے سکا!  
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا      اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کرنے سکا!  
یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت کے خواص اوجھل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں انسان بہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی ہے دل تار یک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔ آدمیت چمچ زہری ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے، اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں، مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً کوئی دوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آسانہ ہی بچا سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا۔

آں کتابِ زندہ تدریجِ حکیم      حکمت اولایز ال است و قدیم  
نوعِ انساں را پیغامِ آخریں!      حامل اور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم  
گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت ہے۔ قد جبار کم من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔  
اُمتِ مسلمہ کا جو خیر الالم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرضِ اولین ہے وہ دوسروں تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ معینین، مورخین، اہل حال و قال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوبیسویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادوی فتوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے ادوار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بے پروائی حملے کا کامیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو۔ مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فرود بند شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کسی اختلاف نہ ہو یا لوگوں کی جدت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات نشانِ سالکتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارِ رسول اللہؐ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دور میں نہیں ہوئیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود امتی ہی اپنے نبی کو عام بشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مقرر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم و افروزہ و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر

معرکہ آزمائی کے آداب کو بھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیّد طاہرہ، نجدیہ، وہابیہ اور روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدّر بھر روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و ثبوت کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز شرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعتِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضورِ پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اُردو زبان پر کہیں بھی یکجا نہیں ملتی ہیں۔ اس دور میں اس فن (کثرتِ حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کا بران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرتِ غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوة السالکین سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی بدخلد نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوثِ الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ التیمتہ و القمار کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادی) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدقِ عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بجلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوہد شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز و درد اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے معنی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی مروج پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خارزارِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے ٹک دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالم دین، شرف نگاہ مفکر، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب در سائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لٹکروں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھرا دیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند بلا جس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ دجل و علا فضل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ انداز بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے 'الوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ' تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منہریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منہریت پر بے حد درود! منہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام! یہ رحمت للعالمین کی شانِ بے مثل ہے۔

مَنْزَرَةٌ عَنْ شَيْءٍ يَكْفِي مَحَاسِنَهُ  
فَجَوْهَرُ الْجَمِّ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی تبارک ہے کہ کیتانی کے انوار صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔  
 دُعا ہے مولائے اکرم ربِ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان  
 کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ارزماں فرمائے۔  
 مولانا باقی حصصِ دجن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، کہہ سکیں اور ہم سب کو  
 عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عُرِّضْتُ لَهَا فِيهَا هِيَ بِهَا تَحْمِيْرِي اس دُعا کے بعد  
 وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ  
 الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاصْحَابِهِ الْمُتَطَهِّرِيْنَ -  
 دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی  
 ایم اے (اسلامیات)، ایم اے (اُردو)  
 گدائے آستانِ لائانی علی پور شریف،  
 پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج میانکوٹ

## مدنی تاجدار

از تبرکات عمدۃ المحققین زبدۃ المفسرین صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیں، گلزارِ خلاق کا سب سے  
**ہستی کا پہلا نقش** | نفیس ٹھول، آسمان وجود کا نیرِ اعظم وہ تابان و درخشاں نورِ عالم افزوڑ ہے جس  
 جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا یہ کاتبِ قدت کے علمِ ایجاد  
 کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بھائی خوبی دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس  
 کی صنعت و حکمتِ علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال، عزت و جلال کی بر ملا شہادت  
 دی (علیہ ازہر صلوات و اطیب تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس  
 کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمَاتِ رَسُولًا  
 مِنْهُمْ الْأَيَّةَ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْأَيَّةَ -**  
 قرآن پاک ان آیاتِ طیبات میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابرار  
 صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا  
 صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن  
 کے ساتھ مربوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی ہے اُس کا ثانی نہیں  
 اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل، نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا  
 کیا ہے۔ اُس رُوح مصور جانِ مستم پر بے شمار دُوح جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے  
 حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا ٹھنڈا پڑھا۔ وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف  
 غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خضار و استار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔  
 بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!  
 بید و پایاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ درُبا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔  
 آئینہ کی جلانے یار کے رخ سے بَرَق اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دِل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنا ہوا۔

عشق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دور ہوئی۔ مراد طالب سے ہم آغوش ہے اور مطلب آرزو مند کی تلاش بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حیران نصیب اور دیدہ حیران کو دیدہ جمال منیر آئی نظر بازی کے لطف اٹھانے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسنین دل کے مجھے میں ہو گیا ہے مکین!  
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین  
عمرہ زن گشت حسن در بازار!

حسن ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ یہ ذات برحق آئینہ حق مناسب ہے۔ عالم دنیا میں اس کا ورود و ظہور اور پیکر بشری اور صورت انسانی میں اس کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعین اول کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبدار اور نور الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی نائب حق اور خلیفہ مطلق ہے یہی آفرینش عالم کا مقصود و معنی  
مقصود ذات تست در جملگی طفیل!

خَلَقْتَ الْخَلْقَ لَا عَرَفَهُمْ كَرَامَتِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عَلَيَّ لَوْلَاكَ لَمَّا  
حَدِيثِ قُدْسِي | خَلَقْتَ الدُّنْيَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَرَمَاتُهَا هِيَ كَرَامَتِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عَلَيَّ لَوْلَاكَ لَمَّا  
تاکرے حبیب آپ کی کرامت و منزلت کی ان کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

تمام دنیا اسی پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و مذمت اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود و رحمت ہوا۔ اسطوتِ الہیہ اور وجودِ حق اسی کے وجود مبارک سے پہچانا گیا۔ جمالِ کبریائی کی معرفت اسی کی بدولت ہوئی۔ کاتبِ ازل نے سب سے پہلا جو دکش نقش رقم فرمایا سب سے اول جس ذاتِ اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نور پاک تھا۔ یا جابر ان الله خلق  
نُورَ نَبِيِّكَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ اس نور پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب رحمت کیا۔ اس  
کی خلافتِ عظمیٰ و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرما زوالی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اوزنگ  
سر پر تمکین فرما کر عزت و جلال کا تاج زیب سیر اقدس فرمایا۔ تحت نشینی و تاج پوشی کی دعومِ محی اور  
ابھی تک آدم علیہ السلام کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابو البشر کا پہلا بھی نہیں بنا گنت



نَبِيًّا وَآدَمَ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْجَسَدِ . كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمَ لِمَجْدَلٍ فِي طِينَتِهِ .

بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !  
از عیسے مریمی موحشہ بر عالم و آدمی مقدم !  
اے نام تو بر زمین مستند !

خوانند بر آسمانست احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نجانہ عدم سے قدم نیا مولود لگانا بڑی پر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی بروختے کہ انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔ ان پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استغناء کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ برنی چیز سے طبیعت کو ایک بٹاشٹ اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ کُلُّ جَدِيدٍ لَدَيْنِدُ جَبَّ اَوَّلِيٍّ اَوْ جَبَّ اَوَّلِيٍّ اَوْ جَبَّ اَوَّلِيٍّ اور اپنے دم خیال کی بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا مزہ ہوتا ہے۔ دنیا اسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی عالی مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کا رونما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت کس قدر فرح و طرب کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اُس کے ظہور سے کسی تحمل اور روشنی۔ کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزِ مزہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ عمل سے وضع کی سعادت تک ماں باپ عزیز و اقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پر لطف انتظار کرتے ہیں۔ دعائیں مانگتے ہیں۔ امیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب مچول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں۔ دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں وہ سُن کر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ خط بکھے جاتے ہیں۔ تار دے

جاتے ہیں۔ شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و بخشش کا بازار گرم ہوتا ہے۔ خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں۔ پھر اسی خوشی کے دن کی یاد آوازہ کرنے کے لیے سال بسال سا لنگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دُنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی نئے پیمان کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دُنیا کو سعی و بہیمی خواص کے پنچے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ مُتصف بنا دیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی الوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دُنیا کو دستگیر بن کر قعر منلالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں۔ ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں۔ چھوٹے بہروں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضیاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی کس شان و شوکت کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ أذكُرْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ** الآية۔

جس ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رونق افزہ ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کار سازِ قدرت سناں و جوہرِ اقدس کو زلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دُنیا میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ فصل اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحطِ سالی رفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرور کہیے خواہ صدقہ و خیرات سمجھے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چھٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے۔ سوکے درخت پھل لانے۔ دُبلے جانور فرزہ ہو گئے۔ بھوکے قحط زدہ میر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپی پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدیل نے ایک سترِ الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔۔۔  
بت خانوں میں بل چل چلی۔ بت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی عذائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل معبودوں  
کی رسوائی و خواری نے ان کے لطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ زرد ہوئی۔ عزت و  
جبروت والے بادشاہوں کے قصر و ایوان زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کوہ ساماں دیواریں شق  
ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت اُٹ گئے۔ ربانی الوار خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔  
عالمِ ملائکہ میں دھوئیں نہیں۔ روحانیت کے ورود سے صحنِ زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم  
تنداوا ہوئی۔ زکس منتظر کا فرس بچا۔ رحمتِ الہی کا شامیازہ تنا۔ گلشنِ تمنا میں باد مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز  
نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ  
کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ امید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق  
نے طلوع فرمایا۔ تکریم کے مقام پر عبدالمطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے  
سرور و ابرین کے تاجور نے آمنہ کے پیپوسے ظہور فرمایا۔ تشنگانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔  
آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نورِ الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا۔

ولد الحبيب ومثله لا يولد      ولد الحبيب و خد لا يتورد  
ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً      فالنور من و جناته يتوقد

يا قوم على النبي صلوا  
تولبوا وتضرعوا وذلوا  
(ماہنامہ السواد الاعظم ص ۸۱ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُ مِنْهُ  
 وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ  
 الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا ضَلِيلَ  
 لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وِلْدَانٌ لَهُ وَلَا إِدْرَاكٌ لَهُ وَلَا  
 مَوْلُودٌ لَهُ وَلَا زُوالٌ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا  
 وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاوَانَا وَأَوْلِنَا وَأَعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَمُحِبُّوَنَا  
 وَرُفُقَانَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَافِعَنَا وَ  
 نَصِيْرَنَا وَبَشِيْرَنَا وَنَذِيْرَنَا وَخَبِيْرَنَا وَكَفِيْلَنَا وَمَطْلُوبَنَا  
 وَوَكِيْلَنَا وَمَمْلِيْكَنَا وَمَالِكِ مَلِكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَسَيِّدَنَا  
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ اِيْمَانِنَا وَنُورَ  
 اِسْلَامِنَا وَنُورَ دِيْنِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ  
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ  
 اَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ  
 رَبِّنَا وَنُورَ لُوحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قَبُورِنَا وَ  
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بِيُوتِنَا وَنُورَ عِيُونِنَا وَنُورَ  
 اَجْسَادِنَا وَنُورَ اَجْسَامِنَا وَنُورَ اَرْوَاحِنَا وَنُورَ رِيْمِنَا وَنُورَ  
 اَيْدِيْنَا وَنُورَ اَوْلِيَانَا وَنُورَ اَخِيْرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا  
 وَنُورَ عُلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَارْوَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
 وَعَشْرَتِهِ وَبَنَاتِهِ وَعَشِيْرَتِهِ وَأَحْبَابِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ أَحْبَبْتُهُ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ      أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ  
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِسَانِ  
 نَبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
 بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۱۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیار سے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب، دانائے غیوب  
 احمد مختار، کل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے نمکسار، بکیوں اور بے بسوں کے مددگار  
 محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب  
 العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،  
 فرقان حمید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد آمد اور ان کی شان بیان کرتے  
 ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے  
 اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو  
 مسئلہ اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تحریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے  
 ہیں (اپنی اپنی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، منجز موجودات  
 منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی ذات بابرکات قرار دیا  
 ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات  
 پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیر | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں إِنَّ الْمُسَادَ  
 بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْك نُوْر

۱۷ فخر الرازی ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام ہمام لکھا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر)

سے مراد محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیرہ ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

**تفسیر خازن**

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور  
مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ لِّعَيْنِيْ حَسَدًا  
یعنی محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے۔ جو اہم باسمیٰ ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ منتقدین کی نہ مستأخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق پھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیرہ کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیرہ کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) کے استاد محترم عامل لوار السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقیدہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (الحدیث امر ۲۳ جولائی ۱۹۱۲ء) دہلی کے مولوی عبد المجید سوہدروی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیرہ سے وہ بہت عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتماد لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیرہ کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر اربع البیان ص ۲۵) دہلی کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۲۲ء) دہلی کے حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم عالیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (ہدایت تفسیری ص ۹۷)

۱۔ ان تفاسیر کے مقبرہ ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ دہلی غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ مجھ تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیرہ و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس  
طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت  
پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذاتِ بابرکات  
کی نورانیت سے راہِ ہدایت ملتی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا  
سَمَاءُ اللَّهِ نُورًا لِأَنَّهُ يُجْتَدَى  
بِهِ كَمَا يُجْتَدَى بِالنُّورِ  
فِي الظُّلَمِ -  
(تفسیر خازن ص ۲۴۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
(تفسیر بیضاوی ص ۹۲)

**تفسیر بیضاوی** | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ  
اللَّهِ نُورٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَحْمَدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں  
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

**تفسیر معالم التنزیل** | قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنَ اللَّهِ نُورٌ يَعْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ بر حاشیہ تفسیر خازن)

**تفسیر ابن عباس** | سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَ مُطَهَّرُكَ  
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ اَكْفَارُكَ مَعْنَى الْكُفْرِ وَ اَكْفَارُكَ مَعْنَى الْكُفْرِ وَ اَكْفَارُكَ مَعْنَى الْكُفْرِ  
جَبُّ مُطَهَّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ اَكْفَارُكَ مَعْنَى الْكُفْرِ وَ اَكْفَارُكَ مَعْنَى الْكُفْرِ  
ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد بآکم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے  
بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ حدیث اللہ تعالیٰ (فقیر محمد منیار اللہ العلوی عن غزالی)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَرَسُولٌ  
يَعْنِي مُحَمَّدًا

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر مدارک | میں امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَالنُّورُ مُحَمَّدٌ  
عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ لِأَنَّهُ يُهْتَدَى  
بِهِ كَمَا سُمِّيَ سِرَاجًا۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ہیں کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل  
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم  
شریف سراجاً رکھا ہے۔

(تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱)

تفسیر سراج المنیر | میں امام محمد شریفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ  
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ  
والسلام ہیں۔

(تفسیر سراج المنیر ص ۳۴ مطبوعہ نوکشتور)

تفسیر ابوالسعود | میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ هُدًى  
الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۴ ج ۴ برہان شیعہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور اور روشن کتاب مبین کرام علیہم  
الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد  
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

لے تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراج منیر میں بھی

درج کیا ہے دیکھئے سراج منیر املہ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرک)



**تفسیر جلالین** میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
 سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

**تفسیر ابن جریر** میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
 سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو  
 روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو علیہ عطا فرمایا  
 اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔  
 آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور  
 ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم  
 حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر  
 لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فیتر قادی)  
 ۲۔ سزاوار الوہابیہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثات ص ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء)  
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال  
 وثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے  
 کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا (سیرت النبی ص ۲-۳ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری  
 کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر معتدین و بابیوں کا ترجمان  
 لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۲۰۹ فردی ۱۹۵۹ء)  
 ۴۔ نواب صدیق حسنی جو پولوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (المعارج النصیحة ص ۱۲)

## تفسیر روح المعانی

میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ص ۹ ج ۱)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## تفسیر صاوی

امام احمد صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِرْشَادِ وَلِأَنَّهُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ حِسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

(تفسیر صاوی ص ۲۵ ج ۱)

## تفسیر روح البیان

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۶۹ ج ۲)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

نیز فرماتے ہیں کہ:-

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ أَظْهَرَ الْحَقُّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلْمَةِ

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

الْعَدَمِ كَانَ نُورٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي. (تفسیر روح البیان صفحہ ۲ ج ۲)

تفسیر حسینی میں علامہ معین الدین واعظ کا شغنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔  
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

اللَّهُ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ -

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی صفحہ ۱۱ مطبوعہ نو لکھنؤ)

تفسیر مظہری علامہ قاضی شمس الدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعِينُكُمْ عَلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الْأَسْلَامِ.

(تفسیر مظہری صفحہ ۶۷ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر متعلقین وہابی حضرات کے مولوی ابوبیہی امام خاں نوشہروی نے قاضی شمس الدین شامی علیہ الرحمۃ کے بیہقی وقت اور علم الہدیٰ کے معرذ القاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی شمس الدین شامی علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے مدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضامین بھی لکھی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔ حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو علم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اجماعیت کی علمی خدمات صفحہ ۱۵-۲۳، فقہ اسلامی اور غفران)

**تفسیر القاسمی** | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور ك تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ او النور محمد صلى الله عليه وسلم لانه يهتدى

یہ کما سنی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمی بحسن التاویل ص ۱۹۲ ج ۶ مطبوعہ مصر)

**شفار شریف** | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**موضوعات کبیر** | میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔

نوراً فی کتابہ۔

(موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قد جاءكم من الله نور ك تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الہادیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاکوبے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا ص ۵)

المجربیت امر قس ص ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء)

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ عنناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین

ص ۲۵ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

## دیوبندی ولابی اکابرین کی تفاسیر

**تفسیر ثنائی** | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔

(تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱ مطبوعہ امرتسر)

**تفسیر محمدی** | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۱۳ منزل دوم)

**تبویب القرآن** | غیور مدین و ہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قدس جَاءَكُمْ مِنْ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر

لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی حاشیہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت محمد یا دین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۳۹)

۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک روشن خیال اور نازکی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے لیڈر ہیں (اہلحدیث امرتسر ص ۱۹۱۵) مولوی ثناء اللہ کو فرنگل لکھا ہے (اہلحدیث امرتسر ص ۱۹۱۵) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراج منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور اہمیان ملت میں شمار کیا ہے (اہلحدیث امرتسر ص ۱۰) اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام لکھا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ امرتسری کا بحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۴۱)

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ

مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔ اس آیت میں وجود باجوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۲) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورہ مادہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خادون و معالم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و صروح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ زجاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

۱۔ شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الحسنیٰ کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الحسنیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قاطعاً کتاب ہے۔

(ابجدیث امرتسر ص ۵ زویر ۱۹۳۶ء)

۲۔ مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاقسام ص ۱۹۶ جولائی ۱۹۶۰ء انجمن اہل حق)

۳۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجد و کعبا ہے۔ (اخبار المہدیث امرتسر ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہلحدیث و روایا میں خلد مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلوی ص ۱۹۲۲ء)

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ:-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ  
كِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الزَّجَّاجُ النُّورُ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -  
بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا  
ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ

تفسیر فتح البیان صد تفسیر فتح القدیر  
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین سے قرآن کریم  
مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۲ برعاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر  
فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکم الامت

کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ  
مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مخفی سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ  
تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔

اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور  
دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر  
کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔  
(اشرف المواظ ص ۱۳۸)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ  
جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر  
ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی  
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فَرَمَا يَأْتِيهِمْ قَوْمٌ مِّنْ دُونِهِمْ لَمَّا حَضَرُوا مَكَّةَ

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

تعالویٰ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت سے ظاہر ہے  
منظہر لغیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے  
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مولوی اور پس کا ندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر  
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے  
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے قنادہ  
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بارات مراد ہے۔  
دیکھو روح المعانی ص ۴، تفسیر قرطبی ص ۴، تفسیر معارف القرآن ص ۴

مولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ  
دیوبند، مولوی محمود الحسن ایسرہاٹی، مولوی شبیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے  
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی عیاض  
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید  
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورٌ  
الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمَخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا أَهْبَابٌ  
فَتَادَةً وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات  
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ  
ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس  
حضور سراسر نور لقیقاً تمام اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے واسطے اللہ کے  
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے



اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے عبد امجد عبد المطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوسل ص ۲۲-۲۳)

## نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قاری نضی! مفسرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والنار کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ  
**علامہ محمود الوسی** | مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ :-  
 قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْجَبَابِيُّ عَنِ ابْنِ نُورٍ  
 الْقُرْآنُ لِكَشْفِهِ وَإِظْهَارِهِ  
 طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ  
 أَقْصَرَ عَلَى ذَلِكَ الزُّمَشَرِيُّ  
 ابو علی جبائی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن  
 پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان  
 ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زُمَشَرِيُّ  
 نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آوسی نے جو زُمَشَرِيُّ کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زُمَشَرِيُّ صاحب تفسیر  
 کشف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زُمَشَرِيُّ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور  
 وہ معتزلہ ہیں۔ اسی لیے زُمَشَرِيُّ نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبَ الْكُشَافِ يَكْفِي نَفْسَهُ  
 آيَا الْمُعْتَزِلَةِ۔ صاحبِ الكشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتز لے رکھی تھی۔ (نبراس)  
 علامہ آلوسی نے ابوعلی الجبالی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبالی  
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابوعلی الجبالی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ  
 جَبَالِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بَصْرَةَ  
 ابوعلی جبالی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس)  
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القدرن جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند  
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تَدُجَاءُكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
 تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر  
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۲۱)  
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک  
 صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا  
 تذکرہ فرمایا ہے۔

نہ فخر الوہابیہ براہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی اپنے زمانہ کے جملہ اہل کمال کے  
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھللاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ  
 اردو ترجمہ اور تفسیر موضع القدرن کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمے  
 اور حواشی میں اختصار، سلاست، زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اردو زبان کے محاورات جاننے  
 والے عش عش کو اٹھتے ہیں۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اردو زبان میں نازل ہوتا تو ان  
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برتی ہے (تاریخ اجمیر ص ۱۱۱)  
 نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعارف اخصیوہ ص ۱۱۱)

اللَّهُ نُورٌ هِيَ آسْمَانُ وَأَرْضٌ مِثْلُ نُورٍ كَمِشْكُوَةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موقی سا چمکتا۔

(پ ۱۸ ع ۱۱)

اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التھیة و الثنار کی ذات کو قرار دیا ہے۔ مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

**تفسیر خازن** امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مِثْلُ نُورٍ وَ قِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نور کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶۲ ج ۵)

**تفسیر ابن جریر** امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مِثْلُ نُورٍ مِثْلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ نُورٍ

میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۱۸ ج ۱۸ مطبوعہ مصر)

**تفسیر در مشور** امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مِثْلُ نُورٍ مِثْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالنُّورِ الْمُبَارَكِ فَرْمَايَا كَمَا هِيَ۔ (تفسیر در مشور ص ۱۵ ج ۵)

**تفسیر معالم التنزيل** میں امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مِثْلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ مثل نور کے بارے میں حضرت سعید بن

سعد بن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (باقی اگلے صفحہ پر)

جبیر اور حضرت صفاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص ۴۳ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین النیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ اَوْ وَاوَسَّاجًا مُنِيرًا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۳ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن مسقل، ابو سعود انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے عادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسد دریافت کرتے تو آپ ان کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۱۲ ج ۴، تذکرۃ الحفاظ ص ۶۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۱۲۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۱۷۰۰ شہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ و باب خود بعدیل ست مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (لسان المحدثین ص ۱۱۹)

۱۷۰۰ شہ وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی داس نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ تعلیمات) دیانہ اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مضمون پوری، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب سیرت خاتم الانبیاء، سیرت المصطفیٰ، سراجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب

مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ الْمَسَاءِ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللہ تعالیٰ کے فرمان میں نورہ کمشکواتہ میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ۔ ذرقانی شریف ص ۱۲ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نور  
**کتاب الشفا** السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فِي كَعْبِ احْبَارٍ أَوْ

ابن جبر صنی اللہ عنہا فرماتے ہیں  
 الْمَسَاءِ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ  
 تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ  
 مُحَمَّدٍ  
 دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان  
 مَثَلُ نُورِهِ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے نور مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفا بتعريف حقوق المصطفى ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفا میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فِي هَذِهِ الْآيَةِ  
**شرح شفا** مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں نورہ میں اس کے نور سے محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفا ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)  
 اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَخْطَرُ أَنْ يُقَالَ  
 الْمَسَاءِ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّ سَبَّ وَاضِحٍ أَوْ ظَاهِرَاتٍ يَهِي هِيَ كَمَا أَنَّ آيَةَ فِي  
 نُورِهِ مَرَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ لِذَاتِ مُبَارَكٍ هِيَ۔  
 شرح شفا ص ۱۲ ج ۱ ابرحاشیہ نسیم الریاض)

(بقیہ صفحہ) دیکھئے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ  
 ذرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیل کے بعد کوئی کتاب  
 اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱۲ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرلہ)

**نسیم الریاض** میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں **وَاطْلَعْنَا امْتَلُ نُورًا آخِ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى**

**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور مثل نورہ کے معنی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (نسیم الریاض ضلح ۱، ص ۲۹۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ ہی فرماتے ہیں۔ **أَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَكِّ يَهَا نُورَ كَا اِطْلَاقِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض ضلح ۱، ص ۲۹۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

**حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ** فرماتے ہیں۔ **مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا**

**كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ**۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفا شریف ضلح ۱۱ ج ۱، نسیم الریاض ضلح ۱۱ ج ۱)

**تفسیر محمدی** غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس نے کعب احباروں و چہر عالم لایا جو نور اللہ و انبی محمد سینہ طاق مٹھرایا تے دل اوسدا قذیل جو شیشہ اندر طاق لکایا تے دیو انور نبوت دل و ریح رکھ نبوت آیا

**سراجا منیرا** نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النوار کو اللہ تعالیٰ سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفا شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شامل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفا فی حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ **وَالنَّبِيُّ نُورًا وَسِرَاجًا مَنِيرًا** اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر عزائب القرآن ص ۹۲ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۲ ع ۳۶) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکادینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يُعْتَبَرُ بِهِ عَنِ كُلِّ مُضِيٍّ

ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا ہے۔

(مفردات ص ۱۲ ج ۱)

اللہ محرم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اللَّهُ تَعَالَى نَسُورِجَ كَوْرُوشَنِي دِينِي وَالْأَبْنَايَا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَاجًا اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۲ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

سُئِيَ السِّرَاجُ لِأَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُؤْخَذُ مِنْهُ السِّرَاجُ الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ صَوْتِهِ۔ (زرقلنی شریف ص ۱۳ ج ۲)

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح و تاج جلانے والا کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي

يَنْتِيرُ مِنْ غَيْرِ احْتِاجٍ  
بِخَلَّافِ الْوَهَّاجِ -

فرمایا۔ کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشنی  
کے مگر جلائے نہیں بخلاف دہاج کے وہ روشنی  
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلا تا بھی ہے

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱ ج ۲)

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیم رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج  
منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و تہاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر  
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور دہاج کی روشنی میں حرارت اور جلا تا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۲ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے  
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات  
کو بھی اپنی نور پاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور

مبارک لوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

بِسَرَّاجٍ لِكُونِنَا وَمُنِيرًا عَلَيَّ

وَجُودِنَا - (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر  
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر

قاضی سلیمان منصور پوری

کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیم کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۹۲) (فقیر قادری)

۲۔ مفتی الہا بیہ مولوی محمد دہلوی صاحب قاضی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاضی صاحب معروف کا انداز سلیمان نہایت

دکھش ہونا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱ ج ۱ ص ۱۹۲) (۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء)



جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۲۵ ج ۲)  
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی  
 میں آفتاب کا سب سے بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے مجملہ سیارگان کا قبضہ اعظم جس کا طواف ان اجرام  
 پر لازم ہے۔ یہی نیر اکبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس کی  
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی ہے  
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے نیر اعظم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے نور میں دکھلاتا  
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجاً منیراً کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے  
 کہ مجملہ سیارگان سماویات کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔  
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب  
 کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں  
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جرائم روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معاصی کو  
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جامعیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی، رسوم کے اندھیر  
 راج کی گھٹا، عقید کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد  
 صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ غلام کو نورانی تعلیم سے دُھندلے تذبذب کو  
 دلائل ساطر سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقت اشیا  
 کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش  
 کر بیٹھے تھے۔ اب خُود اصحابی کَالنَّجْمِ بِأَنْبَعِهِمْ اِقْتَدَيْنُمْ اِهْتَدَيْنُمْ ثابت ہوئے۔ وہ جو  
 عمایات سے راہ و رہنما گم کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شہر چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں۔ اور بعض بوم طبع رات کی تاریکی ہی میں  
 پڑبال کھولتے ہیں۔ یہی حال ان تیرہ دنوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورتاً  
 سے مستنیر نہیں ہوتے مومنین کو تو اس سراجِ ربانی پر پڑانہ وار نیشا رہونا ضروری ہے۔

ابراہیم میر سیالکوٹی | جو کہ غیر متقلین و نابی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیراً کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں فطرتاً ہی

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیراً (آفتابِ عالمات) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ سے نور قلبی حاصل کریں۔

(سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیراً کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیراً لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور

دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیراً ص ۱) ابراہیم میر

تفاسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے بِمِثْلِهِ سِرَاجٌ  
لَا نَدُّ مِثْقَلَهُ شَيْءٌ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهِ فِي الظُّلْمَةِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج  
فرمایا ہے کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی  
حاصل ہوتی ہے (ص ۱ ج ۳) (سراجاً منیراً ص ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی توضیح تمثیل کی نمایاں سرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ بابرکات  
آں سرور کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سراجاً منیراً ہونے کی وجہ سے خزانہ روشنی ہیں اور از رنگ  
مُرشد شیخ یا پیرِ اُستاد ہے جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہونا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی  
کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی  
کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز  
کرنے والا ہو پس ایسا پاکباز متبعِ سنتِ شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہ روشنی سے  
قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

لے صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھنا جیسا ہوتے۔ (فقیر قادری عفرات)

شعاعیں مُرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیرا ص ۲۶)

مولوی ابراہیم میرسیا کوئی ٹی ہی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجًا مُنِيرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صلح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ رہے ہیں کہ بلب کا نول وارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی آئینہ کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلاستی بھی ضروری ہے۔ (تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب یونہدی نے سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس موقع

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے صنوبر کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جو اباعرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج ہنھار آفتاب دن کا چراغ ہے، کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر سراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و سِرَاجًا مُنِيرًا کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی لیے جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ  
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ  
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ۔

(لسان العرب ج ۱۲ ص ۱۳)

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لعنت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جاتے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لیے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَجْتَمِعُ أَنْ  
السُّرَاجِ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسِ  
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَجْتَمِعُ أَنْ  
السُّرَاجِ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسِ

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالات کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ

سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا  
أَدِ الْمِصْبَاحِ۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيُّ وَ  
أَمْكَرَ ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتُ  
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي  
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعَلُهَا

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوتے ہو جیسے

الْأَمْعَانِدُ (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورۃ الاحزاب ص ۵۳)  
سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے  
کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا رخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات

نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لقب ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا  
اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا منیر لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا  
اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَسِرَاجًا مُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس مدد

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر

سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر

سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے

پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابرکات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بجا طاعت

و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۳۲ تا ص ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و نام کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا

مُنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی (ذات نبوی)

میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھماپن نہیں کہ ظلمت شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت

ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک

نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوتے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے

کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا دسرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نمازہ ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنفسِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ بینی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک دہک میں سورج جیسا محسوس ہونا بنفسِ حدیث کانِ اشمس تجری فی وجہہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزنِ نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔

(آفتاب نبوت ص ۲۲ تا صفحہ ۲۳)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی  
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،  
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت  
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

## سرکانات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ  
نُورًا - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔  
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴۸  
ج ۱، زرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواہر البحار

لے سرورالوہابیہ مولوی ثناء اللہ اترتاری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدثات ص ۶  
۱۹ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گلگویی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱ مطبوعہ دہلی، علامہ علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث  
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۲۵ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی علامہ علی قاری فرالوہابیہ  
ابراہیم میرسیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میرسیالکوٹی نے اپنی معرکہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن  
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزا سیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار  
علی صاحب نے بھی عطر الوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابوالمہدی محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)



بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۲۷، شرح قصیدہ امالی ص ۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶، اخبار المحدثات ص ۱۶، اپریل ۱۹۰۵ء، عطر الوردہ ص ۲۴، تفسیر حسینی ص ۱۴۰، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ  
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ  
مِنْ نُورِهِ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب  
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے  
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق، مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۲۱،  
مطالع المسرات ص ۲۸، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۸، الوار المحمدیہ ص ۹، عقیدۃ الشہدہ ص ۲۸، نشر الطیب  
ص ۶۵، از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵۸، ابن حجر مکی لکھتے  
شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے  
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد  
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جدِ اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیبِ کریم گار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اے اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

لے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے  
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ  
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثات ص ۳۹۲)  
لے دیوبندی حضرات کے مغز اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب مطبوعہ  
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب سزار الوہاب بیہ ثناء اللہ مرتن کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَجِي قَبْلَ  
خَلِقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ  
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ  
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور  
میں ایک نور تھا۔

موہب اللدنیہ منارج ۱، زرقانی شریف منارج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۷، انوار الہدیہ  
من اشرف الطیب ص ۱، تفسیر روح البیان ص ۱۲ ج ۲، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۸

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب رولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی  
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
اَنَا دَعْوَةٌ اِذَا اَبْرَاهِيمَ وَبَشَرِي  
عَيْنِي عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَأَيْتُ  
اُمِّي حِينَ حَمَلْتَنِي اِنَّهُ  
خَرَجَ مِنْهَا نُورًا ضَاءَتْ لَهُ  
قُصُورُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی  
دُعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ  
مجھ سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک  
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے مہلات  
دشمن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

رد لائل النبوت بیہقی ص ۱۱ ج ۱، داری شریف ص ۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱،  
تفسیر ابن کثیر ص ۱۱۲ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۷ ج ۱،  
سیرت حلبیہ ص ۱۱ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص ۱۱۵ ج ۲، سیرت النبویہ للذہبی ص ۱۱۵ ج ۲،  
مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۵ ج ۱۔

مخدومہ دارین سیدہ طیبہ  
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عنها جو کہ سید الكل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ  
ہیں، فرماتی ہیں۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي  
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورَ الشَّامِ

جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے  
اُن کے سامنے شام کے محلات نے روشن ہو گئے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۱، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي  
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ

میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ  
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور  
روشن ہو گئی ہے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)

سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرور کائنات  
مفخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والشارکی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا فَضَّلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ  
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا  
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز  
روشن ہو گئی۔

(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۱ ج ۸)

مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱، انوار

لہ خصائص الکبریٰ لعلاتہ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلاتہ الحلبی، زرقانی  
علامة محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب ہیں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور  
وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۸۸۔  
۲۵-۲۶۔ وہابیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمة للعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۰-۲۸۰-۱۰۶۔  
۲۵۰-۲۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان لب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

المحمدیہ ص ۱۶، البیہود والنہایہ ص ۲۶۲ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج

فرمائی ہے کہ :-

ان اُمّہ زات جین و صنعته  
نوراً اضاعت منه قصور  
الشام

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب انہوں نے  
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنانہ حضور  
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

کتاب الوفا ص ۳۶ ج ۱، ص ۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،  
مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱، انوار المحدثیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ماثبت من السنۃ  
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج

فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

انی رأیت خراج صنی نور  
اضاعت لہ قصور الشام

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس  
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے  
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزا میوں کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ  
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی  
ہے دیکھئے شہادۃ القدر ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصحیح عن القبر المبیع ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ  
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست  
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن رحمت میں سچکے ہیں۔  
۲۔ دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۱۵ ج ۴ پر درج کی ہے (فقیر قادری

(دلائل النبوت بہقی ص ۲۹۵ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفتر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نثر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نثر الطیب ص ۱)

فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۱۵ ج ۱) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۲۴ ج ۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

**سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ**

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

لَتَخْلُقَ اللهُ آدَمَ آدَاةً بَيْنِيهِ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

سے سزا دیا وہابیہ مولوی شامی اللہ ام تسمی دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے مبنو تھے۔ (اخبار الہدیٰ ص ۲۰۲ جولائی ۱۹۴۴ء)

نیز ان کی تصنیف لطیف نثر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ص ۱۴ مئی ۱۹۴۲ء ص ۲۳ مارچ ۱۹۴۱ء)

۳۔ اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بیٹک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری، ۳ مارچ حقیقی علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الریاضی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں! اشاف بچہ مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبائر ص ۲۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ بَسَائِ فَضَائِلَ لِبَعْضِهِمْ  
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا  
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ  
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا ابْنُكَ  
أَخَذُ وَهُوَ أَوْلُ وَهُوَ آخِرُ  
وَهُوَ أَوْلُ شَافِعٍ .

خصائص البجری ص ۹۳ ج ۱ مطبوعہ :

سعودی عرب

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی  
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت  
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور  
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض  
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور  
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

محدث ابن جوزی اور علامہ بگری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں۔

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری  
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے  
اپنے بیٹے حضرت شعیث علیہ السلام کا  
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ  
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس  
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری  
پیشانی میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ

فَلَمَّا أَتَيْتَ آدَمَ بِالمَوْتِ  
أَخَذَ بِيَدِهِ وَبَدَّهَ شَيْئًا  
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ  
بَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي  
أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا  
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي  
أَوْسَى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ  
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ النِّسَاءِ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الاوار ومصباح السرور والافکار ص ۷۱)

لہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان من الأھیان و فی الحدیث  
من الحفاظ ما علمت أن أحد من العلماء عصف هذا الرجل محدث ابن جوزی علوم قرآن اور  
تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے  
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

## سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مانی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی اپنے قدم مہینت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جائیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہو جائیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جائیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصَّلَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

إِظْهَرِ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ  
إِظْهَرِ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ إِظْهَرِ  
يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ إِظْهَرِ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِظْهَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِظْهَرِ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ  
إِظْهَرِ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهُ  
بِسْمِ اللَّهِ إِظْهَرِ يَا مُحَمَّدُ  
بُنْ عَبْدَ اللَّهِ فَظْهَرَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ  
الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

(بیان المیلاد النبوی ص ۱۷)

لہ اِظْهَرَ النُّورِ مِنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

# اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

## اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عارفہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ أُخِيَطُ فِي السَّحَرِ  
فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا  
فَلَمَّا قَدِرْتُ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ  
بِشُعَاعِ نُورٍ وَجْهًا قَصَصَ الْأَنْبِيَاءُ ۲۶۶،  
كے نور کی شعاعوں سے سُوتی رہ گئی۔

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سُوتی  
گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سُوتی نہ رہی۔  
اتنے میں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مکہ میں تشریف لائے تو اُن کے چہرہ مبارک  
حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں  
کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ أَدْخُلُ الْخَيْطُ فِي الْإِبْرَةِ  
حَالِ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
میں تاریک راتوں میں حضور پر نور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سُوتی میں  
دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

قصص الانبیاء فارسی ۲۶۶، خصائص الجبرائیل للسیوطی ۱۵۶ ج ۱، حاشیہ نسیم الرافضی ۲۲۸ ج ۱ مطبوعہ مصر  
علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المؤمنین  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

۱۔ فخر الوہاب بیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی فضیلت کا اقرار  
کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحاح تین و چار  
تھے۔



دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسُورًا وَ  
أَسَارِيًّا وَجْهَهُ تَبَسُّوَةٌ  
(دلائل النبوت ص ۵۲ اجماع مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ وایتیم  
خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ  
کے چہرہ الزرد کے حد و خال سے بھی سجلی کی  
طرح زور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی  
ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ  
جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خواجه علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف  
میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و ہابیوں کی مقدر شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری  
نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری  
کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخ کات رہی تھی میں  
نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔  
اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ  
میں سر اچھیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا  
عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ  
حنور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکھتا نور ہے۔  
(اس پاک نظارہ نے مجھے سہرا چشم کر دیا ہے)

اے ننگ چشمے کہ او حیران دست  
دے بہایوں دل کہ آں قربان دست

اے مفسر الہدایہ مولوی محمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامع عثمانیہ دکن جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم  
دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ جو میں اور  
مورخین و فلاسفہ اس کی صحت برتری کے معترف ہیں۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۹۰)

بخدا اگر ابو کبیر ہڈی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَسَبِيٌّ مِنْ كُلِّ غَبِيٍّ حَيْضَةٍ      وَفَسَادٍ مُرْضِعَةٍ وَدَائِرٍ مُعْضِلٍ  
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى اسْتِرَاقٍ وَجْهَهُ      بَسَقَتُ كِبْرَتِي الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے درختاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عاتشہ کی پیشانی کو چوما۔  
درحمتہ للعالمین ص ۱۹۶-۱۹۸ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، حلیۃ الاولیاء

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ

سیدہ طیبہ  
طاہرہ اُمّ المؤمنین

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد و مہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةَ وَضَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ  
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔  
ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا  
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محللات  
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں  
میں نے ان محللات کو دیکھ لیا۔

دخصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۷، زرقانی شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱

## خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ احمد قطلانی قدس سرہ

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهٌ رَسُولِ اللَّهِ  
كَدَارَةِ الْقَمَرِ - رَجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ۶۸۹، انور چاند کی طرح منور تھا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ بِأَلْحَيْرِ يَدْعُوْنَا  
كَضَوْءِ الْبَدْرِ زَائِلَةَ الظُّلَامِ  
حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اوزیری کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ص ۲۲۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۱۸ لہجانی)

سيدنا علي المرتضى رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ مشکل خدا، مشکل کشا، کرم اللہ

تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں۔

حبیب کبریا، مالک ہر دو سرا، محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُوعَى  
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ

تَنَابَا ۵

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے  
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللذیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے  
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عَرَقٌ وَجْهَهُ اللَّوْلُوۡۙ  
آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی  
(دلائل النبوت ص ۱۸۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) تھے۔

سیدنا واما منا حسن مجتبیٰ  
سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سیدالانسان  
والجنان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں  
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک  
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
رسول کریم علیہ افضل الصلوة وامتسليم بندہ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَا مَضْحَمًا  
رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس  
يَتَلَاوُۙ وَجْهَهُ تَلَاوُۙ الْقَمِيۙ  
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں

لے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی  
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۹۲ ج ۱ شامل ترمذی ص ۲۱ پس واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری عفرلہ)

لے بیتلاو کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

لَيْلَةَ الْبَدْرِ - رات کا پانڈ چمکتا ہے -  
 (مجمع الزوائد ج ۸، شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱، ج ۱، جواہر البحار  
 ص ۳۵، دلائل النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۱۱)

## سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ

سیدنا امام زین العابدین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے خدایا مجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے  
 بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -  
 کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي  
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ  
 أَلْفَ عَامٍ -  
 میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے  
 سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے  
 حضور میں ایک نور تھا -

(مواہب اللدنیہ منہج ۱، زرقانی شریف ص ۱۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۷۷، للنبھانی،  
 غزوة تبوک سے فتح و نصرت  
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) معنی تلالو یعنی

ویشرق كالتلالو قوله تلالو القمر ليلة البدر ای مثل تلالو القمر ليلة البدر یعنی  
 تلالو کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے مورتی چمکتا ہے اور تلالو القمر ليلة البدر  
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ الزور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا پانڈ  
 چمکتا ہے - (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

۷۷ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے - (دیکھئے  
 نشر الطیب ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک بھی مستند

سُورِ كَاتِنَاتٍ، مفخر موجودات منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و  
التسليمات مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت  
مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شانِ اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت  
رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیے جاتے ہیں۔ جن سے  
عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا  
ہے۔ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حلیل الفتور عظیم المرتبت محدثین  
نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقْتَ  
فَخَنَّ فِي ذَلِكَ الضياءِ وَفِي النُّورِ  
الْأَرْضُ وَصَاتُ بُرُوكِ الْأَفُقِ  
وَسُبُلُ الشَّامِ دَخَّتْ رُتُ

کتاب الوفا ص ۲۵ ج ۱، خصائص الکبر اے ص ۹۶ ج ۱، النان العیون ص ۹۲ ج ۱، اہریت  
النبویہ ص ۲، جواہر البحار ص ۲، انوار المحمدیہ ص ۱۶-۸۲، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۲۲،  
مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب، مستدرک ص ۳۲۶ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۸ ج ۲، نشر الطیب ص ۹،  
کتاب الملل والنحل ص ۲۲ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۶ ج ۸، تنخیص المستدرک ص ۲۲۶ ج ۳

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔  
اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور  
ہو گئے۔ سوہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔  
(نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں۔

إِذَا تَكَلَّمَ رَأْيُ كَالنُّورِ  
نَبِيِّ پاك صاحب لولاك صلی اللہ علیہ وآلہ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ  
ثَنَائِهِ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان  
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا  
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۲۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۷۷، خصائص البکر ص ۱۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۴۵، مجمع الزوائد ص ۲۷ ج ۸، نسیم الجیب)  
علامہ ابن عبدالبر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے  
أَنَّ النَّبِيَّ هُوَ النُّورُ الَّذِي كُنْتُ  
بِهِ عَمَائَاتٌ مَاضِيًا وَيَأْتِينَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے  
انگول اور بچپوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۴ ج ۱)  
سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکان، محبوب  
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا  
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے  
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّ النُّورَ  
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ  
نُورٌ عَلَى نُورٍ۔

بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین  
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور  
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸۲ ج ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ  
جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

(فقیر محمد نسیم الریاض الفادری عفرہ)

اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَاوُ  
فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشبده ص ۱۸۲،  
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
تسم فرماتے تو دیواریں آپ کے نور مبارک  
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرایہ ص ۱۸۲ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۶۱ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص ۱۳۳ ج ۱ - حجة اللہ  
علی العالمین - شفا شریف ص ۲۹ ج ۱، حاشیہ شمالی ترمذی ص ۱۴، شرح للملا علی قاری بر  
حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱، مدارج النبوة ص ۱۲۱ ج ۱، انشر الطیب ص ۱۳۲ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۸  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں -

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي  
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵۵ ج ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبرایہ ص ۱۸۲ ج ۱،  
میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام  
سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ  
کے چہرہ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوا تھا  
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور  
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

**سَيِّدَانَا نَسِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَأَعْيُنِهِ**

لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -  
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت  
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹، مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۴، ترمذی شریف ص ۲۵۲ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۶۱ ج ۱،  
انوار المحمدیہ ص ۲۸، جواہر البحار ص ۶ ج ۱، اسیرت حلبیہ ص ۲۳۷ ج ۲، خصائص الکبرایہ ص ۱۸۲ ج ۱،  
مدارج النبوة فارسی ص ۸۱ ج ۲، طبقات ابن سعد ص ۲۲۱ ج ۱، مستدرک ص ۲۳ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۲۳ ج ۲

لے علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيفُ بِالشَّمْسِ  
فِي الْإِسْرَاقِ وَالتُّورِ (نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

لے مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۵ (فقیر قاری)



یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے سنا کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل  
الصلوة والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ  
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں  
مبارک گلبوں کی سفیدی دیکھی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
وَشَرِيكَ سَمِعَا اَنْسًا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ  
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ  
اِبْطِيئِهِ -

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۴ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص  
دلائل النبوت ص ۱۸۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵۶ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے  
استسقا کے کسی اور دعا میں اپنے مبارک  
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔  
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے  
کہ آپ کی مبارک گلبوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ  
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا  
فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَانَّهُ يَرَفَعُ  
حَتَّى يَرَى بَيَاضَ اِبْطِيئِهِ -

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۱ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹)

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۱ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ  
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

لہ علامہ قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیزاً روشن آفتاب کیا ہے۔  
(مرقات) علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سحیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزہرۃ  
فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضاً زہرہ لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک  
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّغُورُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص  
البحر ص ۱۸۲ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سید العالمین احمد مجتبیٰ  
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلاۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے  
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيمِ جَبْنُهُ  
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّبْحِ الْمَتَوَقَّدِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات  
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی شریف ص ۶۴ ج ۲، الاستیعاب ص ۳۴ ج ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار  
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا!  
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشیء احسن من شعر  
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)  
لہ قاضی سلیمان منصور پوری دہلوی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین ص ۴۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور  
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی  
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

مبارک نُور سے مستفیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷ ج ۳، مطبوعہ مصر)  
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسرِ قرآن بھی ہیں نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا  
بارگاہِ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر البدایۃ والنہایۃ میں درج کیا ہے۔۔

وَأَفِ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ  
بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِدِ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نُور ایسا نُور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں  
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نُور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ  
ہے آپ کے نُور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نُور اور روشنی حاصل  
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷، البدایۃ والنہایۃ ص ۲۲ ج ۲)

امام اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی  
سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَعْتَسُ عَلَيْهِ لِلنَّبِیَّةِ خَاتَمٍ  
مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورٍ یَلُوحُ وَیَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی  
طرف سے نُور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ یَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بجلی کی طرح چمک رہا ہے

لے امام ابن کثیر کی کتاب البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ جات فخر الوابسیہ ابراہیم میرسیا لکھنوی نے بھی دیئے  
ہیں (دیکھئے سرجامینہ ص ۱۲۱، ص ۱۲۱)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَسَّ اسْتَنَادَ وَجْهَهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَبِيٍّ - اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا چمکا ہے

(صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶۵ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۸۸، نسیم الریاض ص ۳۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۵۲ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، ارباب النعیم حجة اللہ علی العالمین ص ۹۸، منتخب الصحیحین للنعمانی ص ۱۳۸)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو انہوں نے حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدْنَا هُ وَ لَوُرَّ اِللهِ يَجْلُوَا  
وَجَّ الظلماء عَنَا وَالْعَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔  
(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ  
بَيَاضَ ابْطِينِهِ - سید رسولان فخر کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ  
التيمة والشارنة دُعَا فرمائی اور اپنے  
دونوں نورانی دست مبارک اٹھاتے تو میں  
نے آپ کے دونوں مبارک بطنوں کی سفیدی دیکھی

(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات،  
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

والتسميات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔  
 وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَدِ دِضْيَاءَ نُورٍ  
 يَقُومُ بِهِ السَّرِيَّةُ أَنْ تَمُوجَا ..  
 اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہوگئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

**سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**

عنه فرماتے ہیں۔  
 لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ -  
 (کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۲۶ ج ۱)  
 جب رسول معظم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور ستور ہوگئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے  
 بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ

**سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**

مالک ہر دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلوار کی طرح تھا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا يَلُكُ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
 وَكَانَ مُسْتَدِيرًا - (حجۃ اللہ ص ۶۸۸، کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔  
 نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ نور سورج اور چاند

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، شامل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، الوار المحمدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، تنفقا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص

ابکرے ص ۱۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۱۲، داری شریف ص ۳۴ ج ۱۲، انشالطیب ص ۱۳۴  
منتخب الصحیحین ص ۱۳۶

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ  
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَيَّ  
الْقَمِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ أَوْ  
فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي  
مِنَ الْقَمِيَّ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو سرخ حُلّہ مبارک لیے ہوتے دیکھا اور چاند  
بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں  
رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف  
اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت  
اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمال ترمذی ص ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۴، مواہب اللدنیہ ص ۱۵  
ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱۵۲ ج ۱، انوار المودیہ ص ۱۲۴، رحمۃ للعالمین  
ص ۴۶ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروغ مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے  
قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے  
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق آ قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال با کمال وے خیرہ  
میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں در روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے  
ہیچکس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبودے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے  
آنکھ چندھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری  
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبھانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ  
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَا  
أَطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوبَتَهُ  
نَبِيِّ كَرِيمٍ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ كَاتِمًا  
نُورَانِي حُسْنٍ مُبَارَكٍ بِمَارِئِ سَائِنِ ظَاهِرٍ  
نَهَيْسُ هُوَا - اِگَر تَمَامِ حُسْنِ مُبَارَكِ ظَاهِرٍ هُوَ جَاتَا  
تُوْهُمَارِي اَنگھئیں رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (النوار المحمّديہ) : دَسْمُ كُو دِيكْنِي كِي تَابِ هِي نَزَلَاتِي .

سیدنا برابرن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری  
نے روایت نقل فرمائی ہے

کہ سیدنا برابرن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور کو ار کی طرح چمکد ارتھا تو آپ نے ارشاد فرمایا -  
لَا بَلْ مَثَلُ الْقَمَرِ - نہیں! بلکہ چاند کی طرح سوزرتھا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶۷ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،  
خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۹ ج ۱، النوار المحمّدیہ ص ۱۲۴، مدارج النبوت  
فارسی ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱۵۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸۸

چاند اور سورج کی تشبیہ | کے متعلق محدث ملاح علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے  
ہیں کہ

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو  
سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں  
اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے  
وگر نہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی  
برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

تَشْبِيهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ  
بِنُجُومِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ  
الشُّعْرَاءِ وَالْعَرَابِ وَ  
إِنَّمَا فَلا شَيْءٌ يَمَّا  
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ  
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَأَحْبَلُ  
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ -

(جمع الوسائل بشرح الشامل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے

امام جلال الملئ و الدین سیوطی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ  
فرماتے تو آپ کی بطنوں کی سفیدی دکھی جاتی تھی  
ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی  
تھی۔

إِذَا سَجَدَ يُسْرَى بَيَاضُ الْبَطْنِ -  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۵۷ ج ۱ طبرانی ص ۹۸)  
يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْإِشْرَاقُ  
(شرح شامک محمدیہ ص ۲۵)

نیز فرماتے ہیں

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد  
ہے۔

إِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا الْبَيَاضِ  
(شرح شامک محمدیہ ص ۲۵)

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورَ وَالْإِشْرَاقَ -

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ  
نبی اکرم الزمان  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ  
کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب  
مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبدالبر  
کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔  
دُستَان المحدثین فارسی ص ۶۸) فخر الوابیہ مولیٰ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد  
میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سر اجا منیراً (ص ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)



وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِيكِ عَلَامَةٌ  
نُورٌ أَغْرَسُ وَخَاتَمٌ مَحْنُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

دہلابیہ نجدیہ کے مشہور محقق قاضی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ  
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ -  
یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا  
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے  
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔  
(رحمۃ للعالمین ص ۲۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرور کائنات، باعث تخلیق کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکس پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

لے یہ روایت دہلابیہ ہی کے ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

لے دہلابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ربخ نور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعذرا حدیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے منادہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۸ ج ۱) لے یہ شعر نواب صدیق بھوپالی نے اول المسائل ص ۲۱۶ پر بھی کہا ہے۔

عنه نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

إِنَّ النَّسْرَةَ لَنُورٍ يُسْتَضَاءُ بِهِ  
مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوكٌ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے نیگی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۱ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۱۲ ج ۱

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

تو خدا کے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهَنْدٌ مِنْ سُيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٌ

قاریں کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اس پر آپ خوش ہیں۔

فَصَلَ اللَّهُ عَلَى نُوْرِكَ وَوَسَّدَ نُوْرًا بِأَسْدٍ

زمین درحسب او ساکن فلک درعشق او شیدا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:  
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَتَرَاحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى تَنَزَّيَ أَبْطِيَهُ -  
 نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں بطنوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔  
 (صحیح بخاری ص ۱۶۸ ج ۲، ص ۹ ج ۱)

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

البدایہ والنہایہ لابن کثیر

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص ۶۵ ج ۱، النوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ

ص ۲۳۲ ج ۲، ص ۲۳۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳ ج ۲

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے

ہیں کہ سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ

**سیدنا عوف بن ابو جحیفہ کا عقیدہ**

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

وَحَدَّثَنَا رَجُزُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ  
النُّظُرُ إِلَى وَبَيْضِ سَائِيهِ

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام  
باہر تشریف لائے اور آپ کی پیدلی مبارک  
کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی  
کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

(صحیح بخاری شریف ص ۸۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

وہی چمک اور نورانیت ہے۔

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفا شریف  
میں تحریر فرماتے ہیں۔

### صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن وجمال اور  
تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے  
آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔  
جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، برار  
بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ  
أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ  
الْأَثَارُ الصَّحِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ  
بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيْتَاءِ  
بْنِ عَازِبٍ وَعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

بہ غیر قلدین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض  
بن موسیٰ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۱)  
لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے  
چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب  
کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان  
کی اس حالت کو تارگتے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوط پکڑے رہو اور  
اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت  
ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فیصر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ابی ہالہ، البرحمیفہ، جابر بن سمرہ، ام معبدہ،  
ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،  
عدار بن خالد، غریم بن فایک، حکیم بن عزام  
وغیرہ ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بیان فرمائی ہیں

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَهٗ وَابْنِ جَحْفَةَ وَجَابِسِ  
بْنِ مَمَّسَةَ وَامْرَأَةَ مَعْبِدَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ ابْنِ  
هَالَةَ وَمُعْرِضِ بْنِ مُعَيْقِبٍ وَابْنَ الطُّفَيْلِ  
وَالْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ وَغُرَيْرِ بْنِ فَايَكٍ  
وَحَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب  
مُسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور  
برق کے ادوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے  
آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک  
دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّتْ عَنْ  
مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَنْ  
مِثْلِ الْغَامِرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى  
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ شَأْيَاهُ  
(شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم  
اجمعین نے آقائے نامدار حبیبِ کریم کو گوارا احمد نماز صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔  
اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔  
ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام  
کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ  
السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں  
کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

أَنَا دَعْوَتْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ  
وَبُشْرَى عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ  
بَنِيَّ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ

لہ اس روایت کو دہلی کے مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۷  
میں بھی درج کیا ہے۔  
(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ - تو انہوں نے دیکھا کہ اُن سے ایک نور  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، تفسیر ابن  
کنیر ص ۲۶ ج ۴، دارمی شریف ص ۱ ج ۱)

البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱۲ ج ۳،  
مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲، جواہر البحار ص ۱،  
سیرت النبویہ للدحلان ص ۳، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۱ ج ۱،  
سیرت ابن ہشام ص ۱۶۶ ج ۱)

## صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ  
القوی روایت فرماتے

ہیں کہ

إِذَا أَدْنَعْتُهُ فِي الْمَنْزِلِ  
أَسْتَعْنِي بِهِ عَنِ  
الْمِصْبَاحِ - جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ  
کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں  
رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ  
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ - (بیان المیلاد النبوی ص ۵۲)

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن  
ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور  
مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ میں حضور پر نور

نور علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اُس وقت حسین منظر یہ تھا۔

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے ہوتے ہیں۔ اور آپ کا سُن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا مناسب سمجھا۔ پھر میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ فَخَسَّجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُورٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالَ السَّمَاءِ.

(مواہب اللدنیہ ص ۲۸ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۹)

سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُ إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُنُو حَتَّى إِذْ لَأَقُولُ لِيَقَعَنَّ عَلَيَّ فَلَمَّا وَضَعْتُ خَسَّجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریفہ کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آگئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ص ۱۹)

پس جب ان کو میں نے جنا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفا شریف ص ۲۱ ج ۱، خصائص البکر ص ۱۱۳، مواہب

اللذنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۴ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۸، جواہر البحار ص ۵ ج ۱، دلائل النبوة بیہقی ص ۹۲، ۹۱ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱۸، مجمع الزوائد ص ۱۸ ج ۱۸

نور اندر نور باہر کو چہ کو چہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا عبدالرحمن بن عوف  
**حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ**

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَأَضَاءَ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ  
 الْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى  
 بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ -  
 مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے  
 مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض  
 محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۳ ج ۱، خصائص البکر ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار  
 ص ۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۸، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹،  
 زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ  
**حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ**

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

يَا بُنَيَّ كَوْنِ أَيْتَةً رَأَيْتَ  
 الشَّمْسَ طَالِعَةً -  
 اے بیٹے! اگر تو ان کے حسن مبارک کو  
 دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھا کہ سورج طلوع

(دارمی شریف ص ۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجة التذلل علی العالمین ص ۶۸۹)

دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، خصائص البکر ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللذنیہ ص ۲۵ ج ۱



طبرانی شریف، انوار المحمدیہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۴۷۲ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں

**ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ**

میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریٰ شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ الجہدیت ص ۷) وہابیہ کے سبقت روزہ الاعتصام میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، نغز گفتار شاعر اور سخن کار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے! امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان العباب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتأخرۃ (السبۃ الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید زمانہ و حامل لوائسۃ فی آوازہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفته محدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضواللہ) علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فیقر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمہ الحافظ حانظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹۲) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سردار ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) (فیقر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

واپس آئی تو ابواسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَانَ الْقَمْبَ كَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ  
أَدْقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔  
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶ ج ۶،  
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، خصائص بکری  
ص ۱۶۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵۳ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند  
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و  
صاحب کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا  
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء مہرے

حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا مہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲۲ از علامہ عبدالرحمن جامی)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لہ دیوبندیوں اور ولایتوں کے محمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں: كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ وَالْمَأْبُوعِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَحَادِيثُهُ وَأَحْسَنُ۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سرار الولابیہ نواب صدیقی حسن خاں

مہوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔

(خطبات مد اس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوة والسلام کا انتقال پر کمال ہوا تو آپ کی بھوپھی جان نے اپنے آثار و مولا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا  
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُسْتَضَى لِلْهُدَى وَالنُّورِ  
وَلِلشُّرِّ وَالنُّورِ بَعْدَ الظُّلْمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مُسْتَضَى صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ عجب تہ ہدایت اور تقویٰ  
میں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ  
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

لَفَقْدِ الْمُسْتَضَى بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مُسْتَضَى علیہ التیمہ والشارک کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں  
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضرت پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عائشہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جی سرور کائنات علیہ افضل الصلوة والسلام کے  
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے  
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاخْتَضَى وَسُخِي وَاسْتَجِبِي

وَآبِي عَلَى نُورِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ! آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمُسْتَضَى بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔  
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۶، ۲۲۷ ج ۲)

سیدہ اروی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ  
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر طلال پر آپ کی پھوپھی جان اروی بنت عبدالمطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و اہم  
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ وَمَعَاجِمِيْعًا  
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ  
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۵ ج ۲)

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر طلال پر ظاہری  
فرقت پر اظہار انوس کرتے ہوئے سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان  
کرتی ہیں۔

لے فخر الوبابہ براہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔  
ام ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ اور جو  
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواس سے متشریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت  
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ ام ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے  
اپنی تاریخ البدایہ النہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا۔  
اور اپنے مولیٰ اور متبنیٰ زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسام بن زید بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا  
ہوئے۔ حضرت ام ایمن کا نام برکت تھا اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصابع میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا  
وَسِجًا يُضِيءُ فِي الظُّلْمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)

نبی پاک صاحبِ لولاک  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ہند بنت اناثر رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

کی صحابہ حضرت ہند بنت اناثر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ  
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۳ ج ۲)

ناظر فیہ کرام، منذ سحر بالا احادیث شریفہ دیوبندی، غیر مقلد و ہابی اور اہلسنت و جماعت بریوی حضرت ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلوٰۃ و التسلیم، ازدواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی آخر الزمان استیاح لامکان، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار نور تھے۔ سر کائنات احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات نے ناجی اور حنبلی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و اصحابی یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

احمد شہد رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمان مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت ثنغان و سفید پانی تھا اتر آیا میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ اسیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱۔ العابد الباتین و النہایہ

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی معتد شخصیت مولوی سر فرارخان گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفدار العہد میں سے ہر ایک کا قول قابل اقتدار ہے۔ ان کا منہ و قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیر امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر مقلدینِ ہابیوں کے محدث اور مجتہد عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوال صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سالہ المحدث ص ۳۵)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اس میں ان کے واقعات مذکور ہیں۔ وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سز نہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۹)

مافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبتِ ایمنہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُرتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ الہدیت ص ۵۷)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر پہنچنے والا فریق حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ الہدیت ص ۵۸)

قاری تھکرا م:- اس حدیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو اہدیت کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوالی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے الجھڑیت رہ سکتے ہیں؟

امرتسری صاحب لکھتے ہیں کہ الجھڑیوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرز عمل ہی رہا۔ کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفوی اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (الجھڑیت دہلی ص ۲۲ حکیم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔ (الاقصاد فی التقلید والاجتہاد ص ۶)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے والے ہی صحیح معنی میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

ناظرین صحیح کو امر: حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، نقیبہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

# مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدنا لایاد

فرد الاذواد غوث الاعلیٰ شیخ الملک ابی الحسن والانس علی الاطلاق سیدنا وسندنا و مرشدنا  
غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الزبانی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
ہر یہ صلوٰۃ و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ وَرَحْمَةُ الْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ عَدَدُ  
مَنْ مَضَىٰ مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ

۱۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سزاوار الہامیہ مولوی شہار اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہل حدیث  
کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موصدا درپورے متبع سنت تھے جن کو آج کل  
کی اصطلاح میں اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسرہ، جون ۱۹۴۲ء) فخر الہامیہ مولوی ابراہیم میرسیاکوٹی  
لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہل حدیث تھے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور  
اتباع سنت کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (تاریخ اہل حدیث ص ۱۵) محدث الہامیہ حافظ عبداللہ  
روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہل حدیث تھے۔ شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق اہل سنت شمار کیا ہے۔ آپ  
مشائخ کے سزاوار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہل حدیث ص ۵) اکابرین وہابیہ اور دیانہ نے اپنی کتب  
میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم  
فارسی ص ۵۱، ۱۳۲، ۱۴۰، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف  
امداد الشائق، فتاویٰ اشرفیہ ص ۹، ج ۱، التذکیر ص ۱۲، دعوات عبدیت ص ۱۵، ج ۵، ابراہیم میرسیاکوٹی کی تاریخ  
اہل حدیث ص ۲۴، شہار اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث امرتسرہ ص ۲۱، جون ۱۹۴۰ء، ص ۲۶، ستمبر ۱۹۴۱ء، ص ۲۶، جون ۱۹۴۱ء،



مَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَدَ تُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَا غَايَةَ  
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاةً دَائِمَةً بَدَاؤًا وَمِكَ وَعَلَى آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا. (فضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ  
لِلْخَلْقِ نُورًا سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے  
علامہ فارسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت  
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورًا وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلْقٍ وَهَذَا الْأَصْلُ فِيهِ  
وَالْأَمْرُ بِمَعْنَى فِي أَوْعِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيرًا وَيَجْمَلُ  
ذَلِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ أَنَّ كُلَّ مَخْلُوقٍ فَالسَّابِقُ لَهُ نُورُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَفْظُ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورًا اللَّهُ تَعَالَى

۱۔ علامہ زبجانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سماوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص  
ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (فضل الصلوات ص ۸۲)  
نیز امام سماوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات  
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین عینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اس سے  
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے  
اور تمام خصلتیں اس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں۔ (فضل الصلوات ص ۸۲) شیخ المدین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں کہ مجھ اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ  
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔  
(جذب القلوب فارسی ص ۲۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت  
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کاوردوہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہوجن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق  
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (دین) کے معنی میں ہے  
یا عنذ (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے۔ پس اس میں  
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے  
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور امداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۲۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوات  
میں لکھا ہے سیدنا غوث اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات  
میں ایک اور درود شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ  
مبارک کی وضاحت ہوجاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ  
الْبَهِيِّ وَالْبَيَّانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِكَ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحَسْبِ اَلْوَارِكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ۔  
(افضل الصلوات ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخِ الزُّورُ كِي تَحْسَبِي جَوْتِرُ نِي دِيكِي  
رِه كِيَا بُوَسِه وَهُ نَقِشِ كَفِي پَا بُو كَرِي!

اے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء  
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبند لوں کے حکیم الامت مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس  
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانوی بھون سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم  
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار  
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَتْسِيُّ  
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَالِكٍ (قصيدة النعمان ص ۲۳)  
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے  
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

۱۔ دہلیہ کے مقتدر اور مستند مولوی دادو غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ  
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سالہ الکمال فی اسرار الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اس  
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا  
ہے۔ آئمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً لکھا ہے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے  
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے  
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم  
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا  
عَامِلًا وَرَعًا نَاهِدًا عَابِدًا إِمَامًا فِي عُلُومِ الشَّرِيْعَةِ. یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور  
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ  
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱  
مطبوعہ مکتبہ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا  
وَرَعًا عَالِمًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ دین کے پیشوا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل  
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱، مولوی براہیم میرسیا کھڑکی امام ابوحنیفہ حافظ عبد المنان  
وزیر آبادی (جو کہ براہیم میراوشا ثناء اللہ امرتسری کے اُستاد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اسے جلوہ نور خدا سے نور ذات کبریٰ ہے نور سے تیرے بجایا ہ منور کی ضیا  
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخشندگی! مہر درخشاں میں نہ تھی گرتو نہ ہوتا جلوہ زار

حضرت عبدالقدیر مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ علامہ ابراہیم  
بیجوڑی اور علامہ

محمد بن قاسم جسوس علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبدالقدیر مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آمدین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (آئین اہل حدیث  
۲۳۴ بہفت روزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے **سَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ** نیز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی  
ہے۔ (امیاری الحق ص ۵) ولابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم  
ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخرالابلیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں  
کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا  
امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقہ نہی نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف  
اور آپ کے کمالاتِ امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کابل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوتِ محمدیہ کی  
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۱۹، ۲۰)  
اکابرین ولابیہ شہناشہ امرتسری، ابراہیم میر داؤد عزیزی وغیرم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے  
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء۔ امیاری المیت ص ۱۰ الاعتصام ص ۱۰) فخرالابلیہ مولوی ابراہیم میر  
سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے  
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑھیں نہیں (امیاری المیت ص ۱۰)  
فخرالابلیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبدالقدیر مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری  
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عامر اجول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد خدر رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر کبار  
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے  
علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ  
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ  
ضَوْوُهَا عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ  
لَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ  
إِلَّا غَلَبَ ضَوْوُهَا عَلَى ضَوْءِ  
السِّرَاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا سایہ نہ  
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوئے  
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب  
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے  
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور  
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ مذمت بھی تھے نقیبہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت  
سے صحابہ نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی  
بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۶۸-۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نقیبہ  
بن سعید بن جبلی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خیراً اهل ذمنا ابن المبارک  
ثم احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبد اللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل ہیں (بستان  
المحدثین فارسی ص ۷۵) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّهِ ذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ  
مِثْلُ بَنِ الْمُبَارَكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبد اللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں  
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۷۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی  
اور مولوی اشرف سہروردی جو کہ وہابیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک  
مدریچہ اشخاص عبد اللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلب علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق  
حدیث تثنائینی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔  
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ  
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے  
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۷۵ علمائے اسلام ص ۷۵)

(سیرت علیہ علیہ ج ۲، شرح شمائل محمدیہ ص ۲۲۰ فوائد علیہ علیہ ج ۱)  
 خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر  
 بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی  
 محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی  
 ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان  
 شاہد مبارک، نور الامم اور اللہ تعالیٰ کے  
 ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس  
 سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الخلائق  
 منبرا علی کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

فَهُوَ السَّارِحُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي  
 وَالْمُهْتَدِي وَالْمُرْتَضَى  
 وَالْمُصْطَفَى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّورُ  
 الْمُبِينُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ  
 الْمُبَارَكُ وَالنُّورُ الْأَمَمُ وَالنُّورُ  
 الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

لہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے  
 متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے  
 فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔  
 خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند

شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے  
 گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں  
 کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام کو جہ الزوال ص ۲۹، فروری ۱۹۵۲ء)  
 حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف  
 فنون میں ہیں جیسے تفسیر فقہ، حدیث، وعظ، وقائل، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت  
 اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس  
 سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شارح تھے۔ (حاشیہ بوستان منشا)

البَشَرِ وَجُحَّةٌ اَللّٰهُ عَلَيَّ الْخَلْقِ وَخَيْرٌ  
الْخَلْقِ صَاحِبُ الْمَنِيْرِ اَلَا عَلَيَّ اَلْكَلِمُ  
وَلِدَا اَدَمَ حَبِيْبُ الرَّسْمَانِ

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محکم  
واسے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔  
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

اَبَدٌ دُوَسْرَے مَقَامِ پَر بَارِکَاہِ نَبُوٰی مِیْنِ ہَدِیَہِ عَقِیْدَتِ مِیْشِ کَرْتِے ہُوئے لَکھتے ہِیْنِ۔  
مَبْرُقَعَةٌ تُجَلِّیْ عَلَیْ ذَا لِكَ الْحَمِیْ  
وہ جھمٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت  
میں میری عقل خود رفتہ ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

اِمَامِ الْبَوَاحِشِ اَشْعَرِیْ عَلِیْہِ الرَّحْمَہُ کَا عَقِیْدَہِ  
اِمَامِ یُوْسُفِ فَاسِیْ عَلِیْہِ الرَّحْمَہُ اِمَامِ  
اہلسنت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرَّحْمَہُ کَا عَقِیْدَہِ بَیَانِ فَرَمَاتے ہُوئے لَکھتے ہِیْنِ  
قَالَ الْاَشْعَرِیُّ اِنَّہُ تَعَالٰی  
نُوْرٌ لَیْسَ کَا الْاَنْوَارِ وَ النُّوْحِ  
النَّبَوِیَّۃُ الْقُدْسِیَّۃُ لَمْعَةٌ مِّنْ نُّوْرِ  
وَالْمَلَائِکَۃُ شَرُّ رُتَلٰکِ الْاَنْوَارِ  
وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ  
وَمِنْ نُّوْرِیْ خُلِقَ کُلُّ  
شَیْءٍ

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی  
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چمکے ہیں  
میں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان  
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا  
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں  
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسترات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴ مطبوعہ مصر)

۱۔ امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوو اسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد  
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس تک پہنچی ہے۔ آپ ۲۷ھ میں بصرہ میں پیدا  
ہوئے اور ۳۳ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَنْبِطِينَ عِنْدَ الْإِيْمَانِ  
لَا مَرَكُنْ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ  
اللَّهُ نُورِي -

(تفسیر نیشاپوری صفحہ ۸ ج ۱ بر حاشیہ  
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر)

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيْ يَضِي فِي الْجُدْرِ أَحْسَبُ  
لِشَاقِ نُورِهَا عَلَيْهَا إِشْرَاقًا  
كَاشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

(مواہب اللدنیہ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حنور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۱۔ دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہر تہ تہ (سیرت النبی ص ۱۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل، جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مفتی محمد شفیع کی مصدقہ بھی ہے کے صفحہ پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابریہ مثلاً اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع، شبلی نعمانی، ابراہیم میر سیالکوٹی، سلیمان منصور پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔



امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ شَدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ  
يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

ہے کلام الہی میں شمس وضعی تیرے چہرہ نور فرزا کی قسم  
(زرقانی شریف ص ۲۱۳)  
قسم شب تار میں از یہ تھا کہ جب اُس کی زلفِ دما کی قسم

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُسْرُوا بِالتَّجْوُدِ لِآدَمَ  
لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مِنْ جَبْهَةِ آدَمَ۔  
فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۳ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

مَدْخُلِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَدِدَهُ الْحَدِيثُ  
بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

اے فخر الدین ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد محترم حائل لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صلیب جو مختلف علوم عقیدہ و فقہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(تفسیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عنہ)

(المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

الفتحیح - (حلیقہ نذیریہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔  
**سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی  
 قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

لے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام  
 ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذاتِ گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی  
 ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں  
 ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی  
 زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۱۹۵۹ (۱۹۵۹ء) محدث الوہابیہ  
 عبدقدوس پٹری لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید  
 اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی  
 کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی  
 شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم المحدث لاہور ص ۱۲۰  
 ۱۳) (نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھتا  
 ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ  
 السرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیہ صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے  
 نابغہ روزگار علماء و فحول اساتذہ اور کبار فقہار سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی  
 تھی۔ (الاعتصام ص ۱۱) (دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و  
 اسرار کے خزانے بہنا ہیں۔ (الاعتصام ص ۲۲) جون ۱۹۵۵ء امام الوہابیہ والیانہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب  
 علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیومِ زمانی جیسے معزز العاقب لکھے ہیں (صراطِ مستقیم فارسی ص ۱۲۲) قاضی سلیمان منصور  
 پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۲ ج ۱۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف  
 ثانی مجددِ وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی غرابوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح  
 کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنا بریں حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار  
 سوالات کیے اور ثنائی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲۱) جون ۱۹۱۲ء (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارک کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ  
 خلق سایر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی  
 اللہ علیہ وسلم با وجود نشا عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشته است کما قال علیہ  
 وَ عَلَىٰ آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُلِقَتْ مِنْ نُورِ اللَّهِ وَبِحُرِّهَا بِرَأْسِ دَوْلَتِ  
 میسر نشده است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش  
 دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے  
 ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ  
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا  
 ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۲۱۱ مکتوبات شریف  
 علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر البیتمی

### علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے  
 آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے  
 تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ  
 کشف شئی کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی  
 پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی  
 کثافتوں سے متبر اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا  
 خاص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں  
 ہوتا تھا۔ (فضل القری از ابن حجر مکی)

أَنَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ لَوْرًا  
 أَنَّهُ إِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ وَ  
 الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ لِأَنَّهُ لَا  
 يَظْهَرُ إِلَّا لِلْكَثِيفِ وَهُوَ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعَهُ  
 اللَّهُ مِنْ سَائِرِ الْكثَافَاتِ الْجَسْمَانِيَّةِ  
 وَصَيَّرَ لَوْرًا صَرًّا لَا يَظْهَرُ  
 لَهُ ظِلٌّ أَصْلًا. (شرح قصیدہ ہمزیہ)

۱۱ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے  
 مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ کمال الشیم ص ۲۱)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب

مستطاب وقائق الاخبار کی ابتدا ہی میں بابِ بنی  
تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا  
عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی  
علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشُّهُودِ عَلَى  
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ  
نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا  
اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم  
السلام کو پیدا فرمایا۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ  
الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ  
ابن سبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

نے مفسرِ دو بابیہ محمد ہادی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی ہادی ص ۱۹۴) وہابیہ نجدیہ کا آرگن  
الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ابن کی عبقریت سے نابغیت کا پوری دنیا علم میں شہرہ ہے۔  
اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوہا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکما مغرب و مشرق نے انگریزی  
اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵)۔  
نہ وہابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا نور و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون  
۱۹۵۶) علامہ شعرائی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ پچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص ۱۱۱) (باقی اگلے صفحہ پر)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ  
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ  
نور تھے۔

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ  
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱)

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ  
النورانی فرماتے ہیں کہ

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ  
میرا نور ہے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لنوری  
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکارِ محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک  
نور الانوار اور ابوالواہح رکھا گیا ہے۔

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ  
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرٌ  
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغْوِيِّ وَبِهَذَا  
الِإِعْتِبَارِ سَمِيَ الْمُصْطَفَىٰ بِنُورِ  
الْأَنْوَارِ وَبِأَبِي الْوَاوَا حِ -  
ذرقانی شریف ص ۲۷۱ ج ۱ مطبوعہ مصر

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کُنْتُ أَوَّلَ الْبَنِيَّةِ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں  
سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَخْلِقَ نُورِي قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا  
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (ذرقانی شریف ص ۱۶۲ ج ۱۳)  
أَبْسَزَ الْحَقِيقَةَ الْمَحْمُودِيَّةَ مِنَ الْأَنْوَارِ الصَّمْدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّورِ الْأَحْمَدِيِّ لِمُشَارِ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
مَرْفُوعًا يَا جَابِسُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ  
نُورِيهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علما کی صف میں شمار کیا ہے۔  
لہذا وہ یہ نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بکو کی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں  
شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۱۶۲)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی ہر فوراً  
حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور  
کو پیدا فرمایا ہے۔ (نور قانی ص ۲ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب

وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے  
يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ  
الْمَقْصُودُ مِنَ الْوُجُودِ وَأَنْتَ النُّورُ الَّذِي  
مَلَأَ إِشْرَاقَهُ الْأَرْضِينَ وَالسَّمَوَاتِ -  
اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات  
کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس  
کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

(افضل الصلوات ص ۱۱۵)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکھیں پناہ سالتاب | شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اسلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةَ  
الْأَصْلِ النُّورَانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُورِ الْاَلْوَارِثِيْنَ الْاَسْرَارِ -  
تَرْيَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبِنَارِ - سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ  
الْاَطْهَارِ وَاصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَافْضَالِهِ -  
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و

(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

۱۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین و بابیہ کے نزدیک بھی مسلم محقق ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب  
شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء و راہنما اور برابر میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف  
لکھیں (طبقات البکر اے عربی ص ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲۔ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری  
تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا ذکر لکھا ہوں۔ (طبقات البکر اے عربی ص ۱)

شیخ العارفين سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود  
**سيد احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ  
 وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰى اٰلِهِ صَاحِبِهِ وَسَلِّمْ (افضل الصلوات ص ۱۱۳)

سند المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ  
**ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | هُوَ صَلَاتِيْ بِاَمَلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِقَلْبِيْهِ وَقَالَ بِهِ

نُوْرٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْوَادُ وَيُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَنْسَادُ سُرُوْرٌ كَانَتْ عَلَيْهِ  
 افضل الصلوة والتسليمات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے اور جملہ نور اسی نوری سے روشن اور  
 مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور مجید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص ۱۱۳ بر حاشیہ نسیم الریاض)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء شریفہ میں سے ملا  
 بھی آپ کا اسم شریف ہے اور ملا کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ چھویں رات  
 کے چاند کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهَةٌ فِيْ غَايَةِ النَّوْرِ پس نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوة والتسليم کے چہرہ  
 مبارک کو نور ملا نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۳ ج ۱)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیرہ میں فرماتے ہیں اَمَّا النَّوْرُ بِعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 فَهُوَ كَيْفَ غَايَةِ مِيْنِ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعَسُ بَادَاً اَدَلُّ مَا خَلَقَ اَمَلُهُ لِنُوْرِ نُوْرٍ  
 سَمَّاهُ فِيْ كِتَابِهِ نُوْرًا لِّبِكْرِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ مِصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ شَرَفًا اَدْرَعًا خَيْرًا خَيْرًا

۱۔ اسے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور  
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم  
 السلام پر۔

۲۔ دیوبندی مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقہیہ و محدث  
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۱۱۳)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

**علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**  
 علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الالف ص ۱ ج ۱)

**قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**  
 علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شرح شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

**علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**  
 علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ اَوْ فِي الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهٗ ظِلٌّ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت جلیہ ص ۳۸ ج ۳ مطبوعہ مصر)

**علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**  
 علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهٗ لَا ظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

**علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ**  
 علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِهَةِ اَبَائِهِ مِنْ اَدَمَ اِلَى اَبِيهِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلِ الظُّلْمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسنی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

(شرح شرف شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)



علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کان لُوْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
الأصلُ في تكوِينِ جَمِيعِ الأَشْيَاءِ -  
تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل  
(سبب) ہے۔ (جواہر البحار شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات  
شریف میں ارگاہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں درود شریف کا ہدیہ ان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ لُوْرِ الأَلْوَارِ  
اے اللہ ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

لے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد بلا دوس میں آپ کی قبر میں سے نعت مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔  
تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا  
تھا۔ مراد ڈاڑھی کے بالوں میں خط بزنانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز  
آپ نے خط بزا یا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہا گیا۔ جب  
انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زفہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برتی  
ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بھرت پڑھتے ہیں اور پائے ثبوت کو  
پہنچ چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو  
آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیاء فضائل درود شریف ص ۱۸)

لے حاجی امداد اللہ بھاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم لو دلائل  
الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المصنوع ص ۱۹ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہمہ شاہ ولی اللہ کو اجازت  
ہمارے شیخ ابوظہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادیس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔  
انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے  
مؤلف سید شریف محمد بن سلیمان اعجازی علیہ الرحمۃ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۲)

دستِ الانسار۔  
علیہ وآلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں

دلائل الخیرات ص ۵۹ مطبوعہ مصر  
کے بھید میں درود بھیج۔

علامہ لیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالک ہر دوسرے محمد مصطفیٰ علیہ التمجید والثناء کے اسماء  
شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات ص ۲۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
شیخ الحدیث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی  
رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر درغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بسے طریق قرب و اصول  
و روشن شد بجمال و کمال و بسے البصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں۔ حضرت  
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے  
کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوئے۔ اس سرور سے طریق قرینہ اور وصول۔ اور اس جناب کے  
جمال و کمال سے البصار اور بصائر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ  
تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۶ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدائیکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی  
اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر مخلوقات علوی و سفلی ازاں  
نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک ہی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ  
اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے فخر الوہابید ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل  
اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کلماتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میر سے  
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہم حدیث ص ۳۹)

و ابراہیم عبدیہ کے مشہور اسرار مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائبریری کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت  
نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر  
سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو سازی کر دیا۔ اسلام کے عقائد کو رہائی دے کر صفحہ پر

نے سب سے پہلے جو چیزیں یاد فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۲)

آنحضرت تمام ازرق تا قدم بہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سر سے لے کر پاؤں  
مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور کے از اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی  
کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسماء شریفہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا  
(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا  
عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا  
فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(الابریز ص ۱۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو دلی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے بلکہ سو کہ بے نقد  
کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور وہ اسگان کیا گیا کہ ان کے احوال اس قابل آؤں کہ انہیں جبر سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔  
لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں آپ کا باز نفوس  
نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے  
یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم شیخ احمد بن عبدالحق  
جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء) و ہامیہ نجدیہ کی اجماعت کانفرنس  
دہلی کے خطاب استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت  
قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (الجمعیۃ امیرتہ ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ کہا ہے۔

(فیض قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرپوٹی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عمر بن احمد خرپوٹی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ  
بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔  
(صحیفۃ الشہدہ ص ۳۷)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ برودہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار  
اس طرح فرماتے ہیں کہ

إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِإِفَاضَةِ فَيْضِ  
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ  
الْأَوَّلِ فَوَجُودُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول  
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام  
علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ برودہ از شیخ زادہ بر حاشیہ صحیفۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں  
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نورِ حق را کس بخوید زاد و بود  
خلعتِ حق را چه حاجت تا رپود!  
(مثنوی شریف ص ۱۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
نورِ حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعتِ حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے  
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اس کے

لے وہابیہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہوانی کی زیر اداوت شائع ہونے والی ہجرت دہلی میں لکھا ہے  
کہ مولانا روم الجہدیت تھے یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک بڑی درست عارف باشندہ اور باکمال انسان تھے باقی کے گھوڑے

بناو اجداد تھوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کتریں خلعت کہ بدہر در ثواب! بر فرزاید بر طراز آفتاب!  
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے  
بہر جاوے تو بجلا بھر زور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔  
(کلید مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کا شفی  
مصاب تفسیر حسینی علیہ الرحمۃ

بقیہ صفحہ ۵۲۴ بحر تصوف کے شاندار تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظم شکل  
مشریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرسرا اہل توحید  
نہ الہدیت اور صاحب تحقیق تھے۔ (الہدیت دہلی ۱۲ محرم ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی  
مازوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
ذی مولوی معنوی بہت قرآن در زبان پہلوی نیز حاجی امداد اللہ ہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ  
ریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر  
والتواؤس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اُس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکیر ص ۱۶ حصہ سوم امداد المشتاق  
ص ۱۲۰-۱۲۱) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے رس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ)  
صاحب یوں فرمایا لکھتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کر لیں۔ (ازار ثلاثہ ص ۲۲۶)

سے سرسرا انویا بیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیخہ حضرت کی تردید کہتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ تحت کے طور پر پیش  
کیا ہے۔ دیکھئے اخبار الہدیت امرتسر ص ۲۷ اگست ۱۹۰۰ء۔ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے علامہ حسین واعظ کا شفی  
علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَهُ نُظَیْرٌ فِی النُّجُومِ وَ الْاَنْشَاءِ وَ لَهُ مَشَارَکَةٌ  
فِی سَائِرِ الْعُلُومِ مَعَ الْفَضَلَاءِ وَ لَهُ لِصَانِفِ کَثِیْرَةٍ مِنْهَا جَوَاهِرُ التَّفْسِیْرِ  
(العوائد البیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز جو حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کردہ عدم بوجود آوردہ نور وے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے ظہور او موجود گردانید۔ اس حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمتگاہ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے واسطے موجود کیا۔

نور او چوں اصل موجودات بود !

ذات او چوں معطی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ص ۱۲۱ مطبوعہ نوکشور)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ انورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَاءِيَا حِينَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور میں جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ الْبَيْتِ۔ (جو اہر البحار ص ۱۲۱)

جن کے آگے چہرے قر مجمل لائے ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۰ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ عربیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی

چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے

آپ کو جو دلہانہ عشق تھا۔ اس کی حرارت آپ کی تحریروں میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت

کا اعجاز تھا۔ جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر

کرتے۔ (شمال رسول ص ۱ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ نجفانی علیہ الرحمۃ جو اہل البخار شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ  
 أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا  
 ظِلَّ لِشَخْصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ  
 لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا. (جواہر البحار ص ۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک  
 کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا کیونکہ  
 آپ کی ذات خود نور تھی۔

جواہر البحار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ  
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَ الْعَالَمِينَ. (جواہر البحار ص ۶۱)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نور تھے جن  
 کی روشنی سے سارے جہاں روشن ہو گئے۔

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے!  
 ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب افضل الصلوات میں درود شریف  
 لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالک ہر دو سرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے نذاکی ہے  
 جن سے علامہ نجفانی کا عقیدہ بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یا نُورَ الْحَقِّ يَا مِسْرَاجَ  
 الْعَوَالَمِ عِنَى اے نور حق۔ اے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص ۱۶۹)

علامہ یوسف نجفانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔  
 الْمَقْدَمُ الْمَخْلُوقُ نُورُهُ مِنْ  
 نُورِكَ قَبْلَ جَمِيعِ الْخَلْقِ -  
 (الدلالات الواضحات ص ۷۲ مطبوعہ مصر)

تمام مخلوق سے پہلے ان (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم)  
 کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا  
 کیا گیا ہے۔

علامہ نجفانی اسم شریف الفاتح کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَهُ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

علامہ نجفانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا فَكَانَتْ إِذَا مَشَى بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
 لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ. (وسائل الوصول ص ۱۱)

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عنقرنہ)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهُا - اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے  
(الدلالات الوضحات مشہورہ برماشیہ دلائل الخیرات ص ۲۵) کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ رحمان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ احمد ذہبی دحلان مکی علیہ الرحمۃ بارگاہِ مصطفوی  
میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار رہے ہیں۔

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ وَثَمًا  
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ  
آدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ  
(افضل الصلوات ص ۲۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش موعظے اُس  
جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبدقتد تک منتقل ہوتا گیا  
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ یہاں  
کرتے ہیں کہ

کلمے کہ چرخ فلک طورِ اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !  
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے سب نور آپ کے نور مبارک  
کا عکس ہیں۔ (بوستان فارسی ص ۱۷ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں  
پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا

علامہ جامی قدس سرہ السامی کامرہونِ منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔  
فَصَلَّى اللهُ عَلَى النُّورِ كَزَوْشِدِ نُورِهَا بِسِيْدَا  
زَمِيْنٍ وَرَحَبِ اَوْسَاكِنِ فَلَكَ وَرَعِشَقِ اَوْشِيْدَا (کلیات جامی)

اے علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے متقدم مولوی عاشق الہی میرٹھی نے  
لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر بحکمہ میں شیخ المشائخ مولانا اشیح احمد دحلان  
مفتی شافعیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۵)



جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس  
نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تقابہ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت اور سیر کا مدحی  
نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے ۔

آفتاب شرع و دریائے یقین !  
نور عالم رحمتہ للعالمین !  
آنچہ اول شد پدید از حبیب غیب  
بود نور پاک او بے بیخ رییب  
(عقائد الاسلام ص ۷۷-۷۸)

علامہ محمد غفریم الممالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
علامہ محمد غفریم بن محمد الراغزی المالکی  
الاشعری علیہ الرحمۃ فالتقدیر نور

يَدُلُّ وَيَكْلَأُ شُعْرُكَ تَشْرِيحُ كَرْتِي هَوْنِي اِنِّي اَنْطَبَارُ اس طَرَحُ فَرَمَاتِي هِي -  
فَالْتَقَدَّ هُمْ خَلَصَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ نُوْرٌ  
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذْ مِنْ اَسْمَاءِهِ  
النُّوْرُ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنْ اَمْرِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ  
فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اَمْرِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى  
لَهُ ظِلًّا فِي شَيْءٍ وَلَا تَمَّ يَدُكَ  
ذَلِكَ النُّوْرُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
وَيَكْلَأُ يُحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ  
وَالزُّرِّيُّ الْمُحْمَدِيُّ بِذَلِكَ النُّوْرِ  
(النوايح العطرية ص ۱۹ مطبوعه مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور  
تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسم  
شریف میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے  
پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب  
آئی ہے! اور حدیث شریف میں ہے کہ بیشک  
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سوج اور  
چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور  
ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ  
دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت  
کرتا ہے۔ جو اس نور سے ہٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفریم علیہ الرحمۃ النوايح العطرية في عمل الفاظ العشرية في مدح خير البرية في

كُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ !

## بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضُ ظُلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
فَكَانَ ضِيَاءٌ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ  
الْكَائِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءٌ دَهْمَةٌ  
ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السُّوَادِ بَدَا ذَلِكَ  
النُّورُ الْمُسْتَمْتَعُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس ہر روشنی اس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز  
سے لگے آگے بالکل ہیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا  
ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
(النوافل العطرية ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقَاقَتَرَيْتَهُ عِنَايَةً كِي تَشْرِيحٍ فِي كَلِمَتَيْهِ  
كَانَ بِنِي وَفَتِ الْإِسْمَاءُ عَبْدًا نُورًا خَالِصًا بِرَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى  
کے عبد ہیں۔ آپ معراج کی شب خالص نور عبد تھے۔ (النوافل العطرية ص ۲۵-۲۶)  
نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرَيْتَ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامٌ دُنْيَا زُحْرُورٍ نُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي نُورِ پَاكِ سِي زِينَتِ مَاعِلِ كِي هِي۔ (النوافل العطرية ص ۲۷)

قصیدہ میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ  
سعد السعودی مدح سید الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!  
صَحَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُومُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک  
موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوافل العطرية ص ۲۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُرْدًا نُورًا  
يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قَدْ وَدَّعَهُ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ  
ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوافل العطرية ص ۲۹)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مُنُورًا بِنِي پَاكِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا

جسم شریف منور تھا۔ (شجر الاولیاء ص ۱۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | تَقِيلُ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا  
تَلَا لَأَعْنِي جِبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔  
(المقامات السندیہ ص ۱۲، مسالك الحنفیہ ص ۲۵، الدرر المنیضہ ص ۱۲)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی  
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت  
مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ  
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِزَكَاةِ  
ذَلِكَ النُّورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے  
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۲۳۸، مسالك الحنفیہ لیسوی ص ۲۱۰، الدرر المنیضہ ص ۱۲  
التعظیم والمننہ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اِنْبِقَالَ النُّورِ الَّذِي كَانَ فِي دَجْبِهِ  
عَبْدُ اللَّهِ وَالِدُهُ إِلَى وَجْهِهَا حَضْرَت

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ  
کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اسان الراغبین علیٰ حاشیہ نور الابصار ص ۱۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد  
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

۱۔ فخر الاولیاء ابراہیم میر سیکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے  
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج النبویہ ص ۲۵) ابراہیم میر نے  
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطلی مانع معزز و منزل و  
 باسط و قابض و رافع مناقض و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد مستعدہ از اعلیٰ و ادنیٰ  
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی لذلہا حقیقت محمدی است  
 و قول رسول مقبول علیہ السلام **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي خَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ  
 اللَّهُ نُورِي وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ  
 لَمَّا أَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ** پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس  
 طرح ہادی - مضل - معطلی - مانع - معزز - منزل - باسط - قابض - رافع - مناقض اور اسماء غیر متقابلہ اور  
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد مستعدہ اعلیٰ - ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور  
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں - اور رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے - **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَخَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ  
 اللَّهُ نُورِي** سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پھر کیا اللہ تعالیٰ نے جو  
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ **لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ** اگر آپ  
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ **لَوْلَاكَ لَمَّا  
 أَظْهَرْتُ الرَّبُّوْبِيَّةَ** آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا -  
 (الفاس رحیمہ ص ۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علمی کے ساتھ ایک مقدس  
 بزرگ مانے جاتے تھے - (تاریخ الہدیت ص ۴۴)

سہ الفاس رحیمہ غیر عقیدین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے - دیکھئے فخر الوہاب بیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی  
 کتاب سرجامیہ اخلاص پر الفاس رحیمہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں -  
 (فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سردار الوہابیہ مولوی شہارشد امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت الحمدیث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث فہمی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام  
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ  
جس نے سمجھائے نکات دین ختم المرسلین  
جس کے دم سے تازہ گوارا حدیث مصطفیٰ  
چشم حق بین میں فردین اولیں کی یادگار

پاکباز و خوشخصال و باکمال و خوش کلام  
جس کا نور جاوداں جانِ دل و روح و مانع  
جس کا سینہ دولتِ مسلم لدنی کا امین  
جس کو کہیے رندِ میخوارِ حدیثِ مصطفیٰ  
گنجِ فیضانِ خدائے پاک کا سرمایہ دار  
(اخبار اہل حدیث امرتسر، ۱۹۲۱ء، جنوری ۱۹۲۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
القوی اپنے قصیدہ الطیب النغم میں

شانِ مصطفیٰ علیہ التیمۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مَلْهُتِدِ  
وَصَمَّامُ تَدْمِيْبِ عَلَى كُلِّ نَاكِبِ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی تلواریں تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی، غیر متعین کے سخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمرده میبود (تحائف النبلاء ص ۴۳) سردار الوہابیہ شہارشد امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور حجامان بین میں صرف کر دی۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۴۲، اکتوبر ۱۹۲۱ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب سے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (دو لوہیوں) کے لیے مایہ نماز اور جائے فخر بنایا۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کرنے والی تھی۔

(اطیب النعم ص ۱۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ اور وقت تولد ایساں نہ

(بقیہ صفحہ ۱۳۳ کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفان والکاملین اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ  
 دہلوی مستقیم مگنا شمار اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب ائمہ شیخان ہند کے اساتذہ اعلیٰ ہیں۔  
 (المجذبات امرتسر ص ۱۲، فروری ۱۹۳۷ء) غیر قلد و لابیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی واسے رقمطراز ہیں کہ ائمہ  
 شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک اہل حدیث کا مجدد و اعظم اور موسس اول سمجھے جوتے ہیں۔ (تاریخ تعلیم ص ۱۵)  
 سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ تعلیم ص ۱۴) و لابیوں کی اہل حدیث  
 کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے  
 درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ و ممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے اس  
 وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب  
 شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہتی ہوتا ہے۔ (المجذبات امرتسر ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی داؤد  
 غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت  
 شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ  
 مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعصام لاہور ص ۲۵ جنوری ۱۹۵۹ء) و لابیہ کے  
 مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب اہل حدیث  
 خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے منتقلی کو قائمہ پہنچا وہ یہ ایک نامعلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲  
 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء تبلیغی جماعت) جو کہ دیوبندیوں و لابیوں کی ہی جماعت ہے، کے مولوی ذکریا سہارنپوری  
 نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں و فضائل درود شریف ص ۱۵  
 مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ حسن العزیز ص ۲۶۔  
 قصص الاکابر ص ۱۱، الاعصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث  
 (باقی صفحہ ۱۳۳)

مشعشع شد کہ بہ سبب آں شہر ہائے شام ماورائشاں را نمودار شد۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے سرکہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳۴) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور اسیٹولوجی امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیا کے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ اپنے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی تجدید لکھا ہے۔ (تاریخ اہم حدیث آثار العیاریہ ص ۱۳۹)

امام الوابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہ واعزنا دسائر المسلمین بمجدہ و علائہ (صراط مستقیم فارسی ص ۱) وہابیہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے ہزار اطلباء نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار اہم حدیث امرتسر ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) فخر الوابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے۔ (سراج منیر) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور محنت رسی مسلم کل ہے۔ (وضع البیان ص ۲۶) وہابی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۲۵) وہابیہ کے مولوی ابوبیہ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اہم حدیث کی علمی خدمات ص ۱۴)

یا صاحب الجمال ویا سید البشر من وجهک المنیر لقد نور القمر!

(تفسیر فتح العزیز ج ۲، مجموعہ کمالات عزیزی، مطبوعہ دیوبند)

قدیرِ حضراتی! یہی شعر سردارِ الہامیہ مولوی ثناء اللہ ام تیری نے بھی اپنے اخبارِ اہدیت ام تیری میں درج کر کے مسلکِ اہل سنت و جماعت کی حمایت اور تائید کی ہے۔ (دیکھئے اخبارِ اہدیت ص ۱۴، ۱۳ و ۱۲)

حاجی امداد اللہ ہاجری کی کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ ہاجری جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین کے پیرو مرشد بھی ہیں۔ رسولِ معظمؐ کو محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی نعمت شریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ ہاجری ہی لکھتے ہیں کہ

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور  
(جہادِ اکبر ص ۲ دیوبند)

یہ دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حاجی امداد اللہ ہاجری کے یہ القاب لکھے ہیں۔ حجتہ الاصفیاء تلخ الاویاز زبدۃ المقربین عمدۃ الواصلین شمس الحقیقۃ والعرفان۔ بدر الطریقۃ والاحسان حجتہ اللہ تعالیٰ البانۃ برہان الملت المستقیمہ مرجح العالم منبج الغیض الاتم۔ بحر الحقائق والاسرار معدۃ العلوم والانوار صاحب المقامات العلیۃ ذوالافضال والدسبجات الرقیعہ الصدیق الاظم والعقب لائق مولانا وسیدنا الحاج شاہ امداد اللہ الفاروقی طہیسی (براہین قاطعہ ص ۲۶) مطبوعہ دیوبند، مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے طفوفات میں مرقوم ہے کہ (حاجی امداد اللہ صاحب) فن تصوف کے امام تھے مجدد تھے مجتہد تھے محقق تھے۔ (اناضات الیومیہ ص ۲۴ ج ۵ مطبوعہ تھانہ بھون) غیر مقلدین واپی حضرات کے ترجمان الاحصام لاہور میں حاجی امداد اللہ ہاجری کو ان بزرگوں میں شمار کیا ہے جو آسمانِ طہت پر دینِ ہدٰی کے دُور درخشندہ ستارے تھے۔ جنہوں نے اپنی صنوفِ ثانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے میں۔ انوارِ رحمت کا دُور اُجالا کیا کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خُدا نے راہِ مستقیم پائی۔ ہزاروں نے ان سے استفادہ کیا اور سینکڑوں نے ان سے شرفِ تلمذ حاصل کر کے دُنیا کے علم و ادب میں شاندار مقام پایا۔ (الاعتصام لاہور ص ۹، مارچ ۱۹۵۶ء) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ صاحب کو شیخ العرب والعجم کہا ہے۔ (ادراج ثلاثہ ص ۲)



نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو وہ نور شید کی تنویر عبث  
(گلزارِ معرفت ص ۷)

رودشنی عرش نور لامکاں شیخ بزم عالم کون و میکاں  
(مشنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حسد افزا ہے  
(نالہ آمد ادغریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبیل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا  
(نالہ آمد ادغریب ص ۲۲)

**علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | مصوٰر پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعر مشرق کے معزز القاب یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو متام خویش دیدم  
(ارمغانِ حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادی ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ طبع حصہ اول میں راج ہے۔

غیر مقلدین و مابی حضرت کے مولوی ثناء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ مومند تھے۔ (اہدیت امرتسر ص ۱۳، فروری ۱۹۱۹ء)

غیر مقلدین کے مولوی عبدالمجید سوہبڑی علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفایت رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷۵)

بنور تو برائے روزِ نگرہ را کہ بنیم اندرون بہر و مہ را

(ارمغان حجاز ص ۱۲۶)

عرب خود را بہ نورِ مُصطفیٰ سوخت چراغِ مَرُوہِ مشرقِ برافروخت

(ارمغان حجاز ص ۱۲۶)

یا ز نورِ مُصطفیٰ اُورا بہا است یا سیزو ز اندر تلاشِ مُصطفیٰ است

(اسرار و رموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ امت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چشمِ ہستی صفت دیدہ اعلیٰ ہوتی دیدہ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیر

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ

میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف کتاب سیف الملوک کے مصنف بھی ہیں اور مقام ولایت

میں بھی آپ کا بہت ادنیٰ مقام ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ عجیب و گمشدہ انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہ آدم جہد ہوں نہ ہویا اول آنخرد و میں پسین او ہوں کھلویا  
کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سوچ چن تا سے تھوں وی نور محمد و ملا دیند اسی چپکارے  
ستھے نور او سید نور دل اوسد نور حضوروں اُسوں تخت عرش اطلیا موسے نون کوہ طوروں  
(سیف الملوک ص ۱)

قاری فیض کرام: مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر مقلدین و لابی اور دیوبندی) کے مسندِ سندِ محدثین، مستشرقین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مسندِ کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گئے کہ حضراتِ نبی مکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ما راکہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۸۱، مرقات باب لا اعظام۔ رد المحتار ص ۱۸۵ ج ۳۔)

ص ۲۳ ج ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص ۱۰۔ اعلام اللوہیین ص ۲۹ ج ۱ لابن قیم البدیۃ  
والنہایہ ص ۲۲۸ ج ۱۰۔ الزلیعی ص ۱۳۳ ج ۲۔ ریاض النفرہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ کتاب الموفق ص ۹۵ ج ۱۔ مستدرک  
ص ۳ ج ۳۔ الوداد و طرابلس ص ۲۲۔ موطا امام محمد ص ۱۰۰۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹۔  
بستان العارفین للسر قندی ص ۹۔ عمدۃ التحقیق للشیخ ابراہیم المالکی ص ۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل  
للنجدی ص ۲ ج ۱۔ اخبار الہدیث امرتسر ص ۳۔ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص ۲۳۔ مقاصد الحسنۃ  
امام الہادیہ مولوی شہار اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے  
ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً ادب الہدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی  
چاہیے۔ (الہدیث امرتسر ص ۱۰۰، اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الہادیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور  
گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کریں  
قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش ہے پھرنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔  
(اہل حدیث امرتسر ص ۴، فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ داناے غیوب  
دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ  
بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہو گا۔  
ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

## دہلیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام، محدثین کرام اور سلف صالحین علیم الضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔  
اب مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے  
پیش کی جاتی ہے جو صرف ہٹ دھرمی اور ناقبوت اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صابہ  
الصلوٰۃ والسلامات کا انکار کرتے ہیں۔

## اسماعیل دہلوی قاتل

دہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل رکھتے ہیں کہ: "وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالمات است کہ چون نور او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدر رود و آنچه در محاذات آفتاب ہے محجب واقع است بتابش او تا بناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچه اندرون خانہ ازد محجب است بہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریخی شب تار از معدوم چہ نور لطیف او در رگ و ریشہ تاریخی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض بر کشیدہ۔"

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالمات کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی حد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲۱)

دہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفتر اور مجذوب نواب  
**نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی** صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ

مگفتہ کہ سلول نور محمدی در ہند بقیاس مسادات منطقی ثابت میشود چہ از روئے امامیت صحیحہ نور محمدی در صلب آدم و ولایت بود و از جنین مبین رد میثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے تعلق دہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آف گوجرانوار لکھتے ہیں کہ، وقت نظر و وسعت مطالعہ زہد و اعتوائے کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدما سے بھی ان کی رائے صاحب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات ابنی ص ۳۶-۳۷)

دہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں الحمدیث مسلک کے علمبرار ہیں اور وسیع النظر محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۲۹) مولوی داؤد خزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اعظام لاہور نے نواب صدیق حسن خاں شہناشاہ امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اخیر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ پر)

وَمَنْهَا نَعَىٰ آلَ عَرْبٍ وَكَفَىٰ بِذَٰلِكَ لِلْهُنْدِ مَشْرِفًا وَفَضْلًا وَتَقْرِيبًا مَسَاوَاتٍ اِیْنَ  
 اِسْتِ نُوْرٍ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ بِاَدَمَ حَلَّ بِالْهُنْدِ وَتَحْقِیْقُ اِیْنَ قِیَاسٍ وَرُكُوبُ مَنْطِقٍ بَیْدِ حَبِیْتٍ  
 كَانَتْ بِاَدَمَ اَرْضُ الْهُنْدِ مِنْهُبَطًا..  
 وَفِیْهِ نُوْرٌ رَسُوْلِ اللهِ مَشْعُوْلٌ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات  
 سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں  
 امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی  
 جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے  
 ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علیٰ صاحبہ  
 الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطلق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش  
 کر لو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہل حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتصام ص ۶، دسمبر ۱۹۵۶ء) نواب صدیق حسن خاں  
 آسمانِ بخت پر دینِ بُدای کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضروفِ ثنائیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے  
 میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ مستقیم پائی۔ (الاعتصام ص ۶۹، سچ  
 ۱۹۵۶ء) دہلیہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں ولایتوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و نامشہ  
 سنت سید نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و  
 ہند کے اہل حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تعنا  
 کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتصام ص ۲۶، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی شہار احمد قسری نے لکھا ہے کہ  
 نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پتے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۸، سچ ۱)۔ ابو یحییٰ امام خاں نوشہری  
 لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہل حدیث دو سامیں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار  
 تو رہتی دنیا تک تاہم بیخ عالم فرہوش نہ کر سکے گی۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۹، سچ ۱۹۴۲ء) بھوپالوی کو سردار  
 اہل حدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۵، جنوری ۱۹۴۲ء)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص ۳۷)

مفسر الوہاب بیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از اُنق ہند بودہ سنت زیر اگر آدم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود ازو سے با صلاب و بجز بدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بہ دست غایت و منہتی و مظہر وجود و محضی و مجلائے او عرب و کفی بالہند شرقاً و فضلاً در کعب بن زہیر حیث قال ۔۔۔

ان الرسول لنور لیستضاء بہ مہند من سیوف اللہ مسلول جوہری گفتمہندیخ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گو یاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نوبت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد در خزارہ عامرہ گفتمہ استنباط عجیبی کہ کردہ ام کہ حمل نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس این ست نور محمد حمل بآدم و آدم حمل بالہند نور محمد حمل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطوق باید جست ۔۔۔

ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص ۲۱۶ تا ۲۱۷ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینا آدم علیہ السلام سے لے کر سینا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت در پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

شک نہایت کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در منہ ظاہر گردید و این نیز کیے از فضائل بعیدہ ہند است و نعم ما قبلہ ۔۔۔

کانت لآدم ارض الہند منہبطا! و فیہ نور رسول اللہ مشعول!

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱۱)

وہابیہ نجدیہ غیر متقلدین کے مفسر اور مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔  
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ اَنَّهُ سَبَبٌ لِعَلْقِ الشَّيْءِ وَتَسْمَاءُ  
 نُورِ الْهَيْ تَجَلَّى رَحْمَةً حَتَّى اَنَارَ حُنَادِ سِ الْغَبْرَاءِ  
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان  
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے  
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (نفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہدین لکھتے ہیں کہ:  
**ثنا اللہ ام تسری** ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

نے مولوی ابراہیم میر سیاحوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو ربو ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش  
 ابوالوفاء) مولوی ثنا اللہ ام تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا  
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۲۲ فروری ۱۹۵۹ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثنا اللہ) بلاشبہ بڑے صغیر ہندو  
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفاء) وہابیوں  
 کے مولوی ابوسعود قمر بناری نے ثنا اللہ ام تسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۱ ج ۱) مولوی  
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب ام تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرورائے ثنا اللہ کے عالی مقام، اے فقید وقت اے گنجینہ علم و عمل  
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۲۰ ج ۱) اے سیما آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے ہری، اے فقید وقت اے گنجینہ علم و عمل  
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۳۰ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۳)  
 ثنا اللہ ام تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش  
 ابوالوفاء) سیرت ثنائی ص ۱۴) حضرت اعلم ام تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی  
 تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسدین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت  
 مولانا ثنا اللہ صاحب ام تسری ہندوستان میں جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں  
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔  
 (الاعتماد ص ۱۵ جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالد بزمی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے نگار تھے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ)

کے پیدا کیے ہوئے فور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

(ترکِ اسلام ص ۱۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ

اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الوارِ حق

شمع توحید

کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا سٹمس روشن وہ الوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمع توحید ص ۱۵ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار 'المجلیث امرتسر' کے ٹائٹل پیج پر حضور

بقیہ صفحہ ۱۲۱) ادب کے قلم ذخارتھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ مدفخران کی ہستی تھی + وقار و نماز کے کہار

تھے ثناء اللہ (الاحقاص ص ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارہ انگ

عالم میں شہرہ ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ ہے۔ (الاحقاص

ص ۲ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعظیم حیدر آبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی

رفتار سے واقف اور ایک واضح الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں۔ (المجلیث امرتسر ص ۵۵ جمادی ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے

مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائیہ جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (المجلیث امرتسر

ص ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء) مولوی ابراہیم میرسیا کھٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان جتنی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ

امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (المجلیث امرتسر ص ۲۵ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری

اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔

(المجلیث امرتسر ص ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمع توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، مجمع اصناف،

مغز، محدث، فقیہ لکھا ہے۔ (شمع توحید ص ۵)

لے فخر الوابیہ ابراہیم میرسیا کھٹی اخبار 'المجلیث امرتسر' کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ)



پُر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ دہا بی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والہیات والتسلیمات کو نور مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا  
کہ جس کی نور پاشی سے جہاں بھر دو بر چمکا (المجديت امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)

اسی اخبار المجدیت امرتسر میں مولوی محمد خلیل خاں جو پوری دہا بی نے سردار الہا بیہ ثنار اللہ امرتسری کے اخبار المجدیت کی تعریف کرتے ہوئے نور مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردار الہا بیہ ثنار اللہ امرتسری نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔

عجب ہے نور مصطفیٰ سے صنوف کن المجدیت (المجديت امرتسر ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء)

جو کہ مولوی ثنار اللہ امرتسری کی زیر ادارت میں شائع ہوا تھا۔

**اخبار المجدیت امرتسر** میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخي دے کر نعت شریف بھی ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد ولبر میرا وہی ہے  
(المجديت امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المجديت امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

**حافظ محمد لکھو کے والے** جن کی تفسیر محمدی دہا بیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور دہا بیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۲ اخبار المجدیت امرتسر ۲۶ جون ۱۹۱۵ء۔ المجدیت ۲۹ جون ۱۹۱۴ء۔ المجدیت امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۳۸ء۔ نیز میر سیکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار میز طیب و نجیب (المجديت امرتسر ۱۲ جون ۱۹۱۴ء) نے مفتر الہا بیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں کے تعلق دہا بیہ کے آرگن الاعتصام القاب لکھا ہے۔ اب ان کے سفر پر

دو ہا بیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں، نور مصطفیٰ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبید ان خوبیاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

اوہ نور نبی و آپے دیند لوکانوں روثنائی

بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۱ منزل چہارم)

مفسر الہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والدے نبی سعید ان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النبیۃ کی ولادت باسعادت کے وقت جو نور سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

تے جمن دیلے مائی ڈٹھا نور کنوں چسکارا

جو شام ولایت شہر سیاوے اس نوروں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۱)

دو ہا بیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور پوری

پوری جو کہ رحمتہ للعالمین کتاب کے مصنف ہیں حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس

پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی

بھی آقا کے نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۳۴) کہ عایبہ مقبول بارگاہ مجدد پنجاب حافظ الحدیث و الکتاب محل الاعقاب عابد و زاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی دہلیس اول جامعہ محمدیہ والا مقام ص ۸، اکتوبر ۱۹۵۰ء

مولوی شہار اللہ امرتسری کے اخبار بھدرت امرتسر میں ہے کہ نجد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع قمع پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسر، مارچ ۱۹۲۱ء)

سہ سزا الہابیہ شہار اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (امجدیٹ امرتسر، نومبر ۱۹۴۲ء)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بنڈیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ (الاعتماد لاہور

ص ۲۱، جولائی ۱۹۶۰ء) مولوی محمد لوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (اخبار محمدی، دہلی،

۱۵ مارچ ۱۹۵۰ء)

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے رُوح پر در اشعار یہ ہیں :-

پیدا ہوئے محفلِ نشیمنِ عالمِ تمام چمکا !  
 روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل  
 بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا  
 چمکا وہ نورِ عالم سدرار ولدِ آدم  
 شانِ محمدی سے اندھے ہیں اہلِ ظلمت  
 حقِ صریح چمکا صدقِ دوام چمکا  
 جب تیر رسالت بر خاص و عام چمکا  
 مصر اور ہند ایران سپین و شام چمکا  
 چشمانِ حورین پر جس کا ہے نام چمکا  
 وہ نورِ حق ہے جس سے ارسلنا محمد  
 (سید البشر ص ۳)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شانِ رسالت بیان کرتے ہوئے

فارسی میں نورِ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ :-

احتشام او ہویدا از کلامِ ذوالجلال !  
 نور او پیدا وہم نہاں آیاتِ مسبین !  
 (اجمال و اکمال ص ۳۵)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں 'رحمۃ للعالمین' کتاب

میں اسماؤ الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ایک اسم شریف

نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی رُوح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے فرج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے

وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فَهوَ عَلَى النُّورِ مِنَ رَبِّهِ (ذمر ع ۲) کے نورانی خلعت سے

ممتاز ہے۔ اُس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي اُنْزِلَ

مَعَهُ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ

میں نور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اُمَّلِهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ خازن و معالم میں

نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوحِ امر اور تبیینِ نبوت میں نور ہیں اور

حضور ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے ذیل پر غور کرو

اور دیکھو کہ عجیب الدعوات سے روزانہ کس شے کا سوال ہے؛ کیا ذاتِ سبحانی کس کا سوال رو

بھی فرماتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ

نُورًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَفِيْ سَارِيْ نُورًا وَفَوْقِيْ نُورًا وَتَحْتِيْ نُورًا

وَأَمَّا نِي لُورًا وَخَلَقِي لُورًا وَاجْعَلْ لِي لُورًا وَفِي بَشَرِي لُورًا وَفِي دَمِي لُورًا  
 وَفِي شَعْرِي لُورًا وَفِي بَشَرِي لُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي لُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي لُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي لُورًا  
 لِي لُورًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لُورًا - الہی میرے میں لُور ہو۔ میری آنکھوں میں لُور ہو۔ میرے  
 کانوں میں لُور میرے داہنے لُور میرے بائیں لُور میرے اوپر لُور میرے نیچے لُور۔ میرے آگے لُور میرے  
 پیچھے لُور لُور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں لُور ہو۔ میرے خون میں لُور ہو۔ میرے پھولوں میں لُور  
 ہو۔ میرے بالوں میں لُور ہو۔ میرے چہرے پر لُور ہو۔ یا اللہ مجھے لُور عطا فرما۔ یا اللہ میرے لُور کو بڑھا  
 یا اللہ مجھے لُور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانس سعاد میں کہتے ہیں کہ  
 إِنَّ التَّسْوِيلَ كُنُورٌ لِيَسْتَضَاءُ بِهِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری ص ۱۱۱ حضرت سے! قاضی صاحب مضمون پوری نے کیسا روح پرور اور وہابی کش سرور کائنات  
 مغز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب  
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف لُور لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت  
 واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا نام احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لُور ہونے کے منکرِ دارۃ  
 اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف  
 منہ نام کنین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاسوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے  
 ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم لکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ  
 دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیر ہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجانے پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے  
 اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (الجمہوریت امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے  
 الجمہوریت امرتسر ص ۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ الجمہوریت امرتسر ص ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرہ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ مسنتم انبیتین بھی آتدے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!  
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباءے اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نثر انور محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۸ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب مستیہ البشریہ میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سرخی دے کر وہابی کٹس جملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا ساتھی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محس، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درد مند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پیکر، نور نور عالم، سردار ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۱)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضیاء پاشی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کٹس عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور بہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افزو زو بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۵۸ ج ۲)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی | وہابیہ نجدیہ کے عوام جن کو اپنا بہت بڑا عالم شمار کرتے ہیں  
اپنی شہرہ آفاق کتاب 'واضح البیان' میں رقمطراز ہیں

کہ نبی صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) آفتاب عالمات ہیں۔ اور صدیق و شہید و صالحین جو آپ سے  
نور حاصل کرنے والے ہیں۔ آپ کے خلفاء ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسبت فرمایا یا ایہا  
النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَاٰءِیَاتٍ اِلٰی اُمَّةٍ بِآٰیٰتِنَا  
وَسَيَاٰجَاتٍ مُّبٰیِّنٰتٍ سِرَاجٌ كَالْفَلَجِ اِسْمُ آيَةٍ فِيْ اَنْحَضَتْ صَلَّعُمُ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات  
اقدم کی نسبت فرمایا ہے۔ (واضح البیان ص ۳۳۹)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نور محمدی کی برکت اور نور پاشی کا  
تذکرہ کرتے ہیں کہ (حضرت عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور تھا۔  
جس کے دیکھنے کے لیے ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی علامہ محمود شکاری آلوسی کی عبارت کی تائید کرتے ہوئے علامہ  
شکاری کے اور اپنے عقیدہ کا اظہار سیرت المصطفیٰ کتاب میں اس طرح کرتے ہیں۔ مسجد منات کو اس کے  
حسن و جمال کی وجہ سے قمر البطار (سنگستان مکہ کا چاند) کہتے ہیں۔ آپ بتوں کو بڑا جانتے تھے اور

اے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے مرجع نے پر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کی مجلس عامہ کا اجلاس مولوی داؤد  
غزنوی کی صدارت میں ہوا جس میں وہابی مولویوں نے کہا کہ مولوی ابراہیم کا شمار جماعت اہل حدیث کے معتد علماء میں  
ہوتا تھا۔ (الاعتماد ص ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء) اخبار الامتصام میں ہے کہ ابراہیم میر کوہ علم و عمل اور پیکر علم و عمل اور  
پیکر فن و تحقیق تھے۔ جامع معقول و منقول اور منبع علم و فضیلت ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ذہین اور  
طباع تھے۔ (الاعتماد ص ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء) وہابی مولوی احمد سعید بنارسی لکھتے ہیں کہ (ابراہیم میر شکر  
و بدعت اور کفر و الحاد کے استیصال میں مولانا سیالکوٹی نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک جو اہم اور ناقابل فراموش  
خدمات انجام دی ہیں۔ وہ عالم اشکار ہیں۔ (الاعتماد ص ۳۲ فروری ۱۹۵۶ء) محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی  
اپنے وقت کے فاضل مشہور مناظر اور کامیاب مصنف تھے..... بنارس قدامت سری کے دست راست تھے ذاتی لکھے صوفی

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکارا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ جھوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی اور عبدالمطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱) مولوی ابراہیم میرسیا لکھتے ہیں کہ (عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی سمکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۵ ج ۱ اہم حدیث امر تسلیم اکت ۱۹۲۱ء)

مولوی نور حسین گرجا کھی جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!  
بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!  
بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!  
بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!  
بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!  
بَلْ كَانِ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَايَ لَنَا  
سَوُجٌ وَانْجَمٌ مَحْدُورٌ مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ تَائِبٌ!

جلوہ دیکھ کے نور محمدی و اکفر شرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جھتے بد زمینرو نور چمکے اوتھے رہندیاں کدوں سیاہیاں نی

نور نبی و اجنھاں نوں نظر آوے ہویاں دنباں تے قلب صفایاں نی

اوپرناں چھڈ اوال رجال سارے نبی نال مجتہاں لائیاں نی!

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۱۵، ۱۱۵، ۱۱۵)

راسخ عرفانی | جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا لڑکا ہے نسبت مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ نسبت شریف وہابیہ کے مشہور آراگن

الاعتصام نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشک ضیائے مہر میں انوارِ مصطفیٰ وجہ سکون ہے حسبہ زینبہ مصطفیٰ

(الاعتصام بحکم مارچ ۱۹۵۷ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمانِ احمدیہ  
لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوج اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چاند سوج اور ستاروں  
سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جبے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمانِ احمدیہ لاہور فروری ۱۹۶۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی جو کہ غیر مقلدین و دہلیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر  
نگرانی شائع ہونے والا الارشادِ جدید جس کے ٹائٹل پیج پر

ترجمانِ احمدیہ کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس  
سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز صرف خدا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء  
کو پکارا ہے۔

اے نورِ خدا صلی علی صاحبِ قرآن دی عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان!

(الارشادِ جدید ص ۲۲ بحکم مئی ۱۹۵۶ء)

مدتِ الوداہیہ عبد اللہ روپڑی (حافظ عبد القادر روپڑی کے چچا جان)  
کو بھی اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سرکارِ الوداہیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبد اللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار  
(تنظیمِ احمدیہ روپڑی) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک نغمہ (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر  
بطور نمونہ یہ ہے۔



أَنْتَ الَّذِي مِّنْ نُورِكَ الْبَدْرُ اِكْتَسَى !

وَالْمَشْنَمُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بِهَا ك !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اورٹھا ہے۔  
اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۳۴ مطبوعہ امرتسر)

سرکارالوہابیہ شمار ائمہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالمصاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند  
رسول ائمہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی ص ۳۴ مطبوعہ امرتسر)

حافظ عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول ائمہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی  
کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی ص ۳۴)

صورت پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ علیہ شریف

مولوی مصمصاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آوے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سرلیاں پھرلیاں ماردا اے  
کوئی مٹر آکھے کوئی بدر سمجھے چند چوڑھویں رات شماردا اے

نیکے ایڈمشعاع سبحان اللہ پر تو کندھتے پوسے رخساردا اے  
کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار

مٹھا ہسدا نور خلیق چوڑا غصتے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے  
اماں عائشہ قربان حیران ہوتی مڑھکا مستھے وح نور اُبھاردا لے

چوڑی پیشانی سجدی ! اک لاٹ نور دی وجدی

نک پتلا چمکاں ماردا مرکز گویا انوار دا !

جے سقوڑا تبسم آگیا ! ویہڑے نوں چپانن لاگیا

نوری شعاواں وجدیاں بھڑکاں نہایت سجدیاں

مدثر وں سدرشار سدا ! واللیل نور انوار سدا !

قدینہ کرام :- غیر مقلدین ولابی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

## دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے دہلیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام دہلی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہم حدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے متفرق تک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہم حدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرسہ ہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرسے تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ شرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں۔ یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرسے کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتح پوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹، فروری ۱۹۵۲ء)

دہلیہ کا مشہور اخبار اہم حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باہل مولانا محمد قاسم صاحب کا تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور بزار لاک تعداد میں طلبہ علم و ایمان سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲، فروری ۱۹۱۵ء)

غیر مقلدین کے البریعیے امام خاں نوشہری دہلی کے مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا گفتمہ آید در حدیث دیگران "ہورا ہے (تراجم علماء حدیث ہند ص ۹۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار حذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۲۰، جنوری ۱۹۵۹ء)

سزاوار الہادیہ مولوی شاد اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہم شیوخ) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۵، نومبر ۱۹۴۲ء) حافظ عبدالقادر دہلوی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہم حدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ علماء میں سب سے مقلد (دیوبندی) غیر مقلد، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲، ج ۲)

## دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نالوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نالوتوی نے بھی مسلکِ حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقلِ نارسا اپنی  
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدہ زار  
اگر قبر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور  
تو راتِ دن ہی اور آگے اُسکے دنِ شبِ تار  
(قصائد قاسمی ص ۱۵ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نالوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اول تھے اپنے قصیدہ میمییہ در رحمت سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم

طرازیں۔

خدا نے نور کیا وہ بہت سارا نورانی  
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانتِ عرض  
وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں  
کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ ظلام  
سما و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام  
کہ جیسے غمت سے کسرہ کا کیجے اشمام  
(بیاض یعقوبی ص ۱۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ مستحقِ تعالیٰ در شانِ حبیبِ خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتابِ مبین و مراد از نور ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بہ حق تعالیٰ نے

پروفیسر غیر مقلدین و لایہ کار زبانِ الارشاد جدید لکھتا ہے کہ ان سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نالوتوی کی روحِ پاک (۱۵۵) پر مولانا عبدالقدوس گنگوہی کی روحِ پرچہ کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نورِ رحمتِ نبوی کریم اس پر اعظم نہیں پھیلتا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ)

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہِ نداشتند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص۔)

جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

### مولوی اشرف علی تھانوی

نبی خود نور اور تارنِ طلا نور!

نہ ہو کیوں بل کے پھر نور علی نور  
(اشرف المواعظ ص ۱۲۱ تصحیح الصدور ص ۱)

اپنی شہرہ آفاق کتابِ نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چنین یاری کند

تا کہ نورش چوں مددگاری کند  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور

مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۷۵ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ (نبی

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ص ۱)

اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے

باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۱ ج ۲)

سے سزاوار الٰہیہ ثناء اقدس امر تشریح لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث

کے ہمزوات تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۲۰ جولائی ۱۹۳۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی

کو سراہا افضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۵) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخ بازہ لکھا ہے: پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باذلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اذلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۶۵)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب **مولوی انور شاہ کشمیری** عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب  
دید بشنید آنچه جزوے کس نشنید و ندید  
(عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

**مولوی ذوالفقار علی دیوبندی**

اور تشریح کرتے ہوئے انوار محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتِي الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا!  
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِم

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں۔ اول ما خلق اللہ نورہ۔ (عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ

نور تو دروے نبوی گرو دل بیت اے ہدی  
کے ملک کردی بہ پیش آدم حسا کی سجود

انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت بڑے مقہر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توگہ مخفی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات ایومیہ ص ۷ ج ۷)

اسے ہادی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔  
(عطر الوردہ ص ۲۸)

**مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی** دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی

لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیدہ اعتقاد رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام سے کروہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہوتا اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمحیۃ

لے دہلیہ نجدیہ کا میگزین الاعتصام لکھا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفیظ الرحمن سیواری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آردی، مولانا سید تقی رضا احمد سیواری افتاد مسائل حجت و سند ہیں۔ (الاعتصام ص ۵، ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی دادو غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے مدح حال اور لاتحہ میں رشتہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی نے علم فضل میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ اور تہذیب و انصاف میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی دادو غزنوی نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعتصام ص ۱۳، دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق دہلوی لال پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعتصام ص ۱۳، دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور صفت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱، اپریل ۱۹۵۸ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دورِ حاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱، اپریل ۱۹۵۸ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی (حسین احمد) کا ثانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱)

واسطہ حمد کلمات عالم و عالمیاں ہے یہی معنی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَوَّلَاكُ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ لُوْزِي وَ اَنَا نَبِيُّ الْاَوَّلِيْنَآءِ وغيرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب مطبوعہ دیوبند) دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم

### مولوی عاشق الہی میرٹھی

علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے عظمت کہہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رُسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیت انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱)

جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نالوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نور عقل کو پیدا فرمایا۔

### مولوی محمد طاہر قاسمی

جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے نہجک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد درجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نور عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نور محمدی بجاوہ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بجاوہ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نور محمدی کا اول و آخر نور خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نور نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲ مطبوعہ ادارہ تاج المعارف دیوبند)

دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادیس صاحب کا ندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

### مولوی ادیس کا ندھلوی

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَبَّاحٌ مُّبِينٌ كَشَمْسِ الصُّحُفِ ! خَيْرُ الْبَرِّ اَيُّهُ لُوْزٌ قَدِيْمٌ

عزیز مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم صغریٰ کے سورج کی مانند چراغ روشنی دینے والے ہیں۔ تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نور قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات صریح ص ۱)

مولوی اور سیس صاحب کا نذہلوی حضور پر نور نور علی نور مصطفیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک  
وسلم کی لوزارج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک جہوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان  
جہوں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی  
بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کیا ہے۔

يَا بَدِيْعَ الدَّلِّ وَالْعَجْمِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُهْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دونوں پر ہے

اِنْ بَيْنَنَا اَنْتَ سَاكِنُهُ غَيْرُ مُحْتَاٰجٍ اِلَى السُّجِ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ مصطفیٰ ص ۲۶۲ ج ۱)

کا نذہلوی صاحب عقائد الاسلام کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین! نُوْرُ عَالَمٍ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بُود نور پاک او بے بیجِ ریب

(عقائد الاسلام ص ۷)

مولوی اور سیس صاحب کا نذہلوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نور مبین

کہا گیا ہے۔ (بشارت النبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

**قاری محمد طیب دیوبندی**

صاحب بہتم دارالعلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آتا۔ نبی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے



بند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بعض حدیث گائے الشمس  
تجربہ بینی و جہہ گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر  
نوریت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۹-۴۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی  
اور ستاروں کی روشنی مانگ ہی ستمی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۱۱)  
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب آفتاب نبوت کی ابتداء میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق  
اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَ شَمْسِي خَيْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی (جن کی  
کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب  
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہلسنت و جماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنَى الْعَرَبِينَ لَهُ نُورٌ يَعْلُو (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بی بی مبارک  
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح۔ ہم پہلے  
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سردار کائنات علیہ  
الصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زنان قریش کی طبیعتوں کا  
میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۲۵ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لے مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے  
آدی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت  
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف ثمنی اردو ص ۳۵ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (ذکر المغرّب)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۱۱)

سید وسرور محمد نور جاں  
بہتر و بہتر شفیق مہر جاں

۱۔ مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعریف اور تائیدات درج ہیں۔ محقق  
کفایت اللہ دہلوی، مولوی نور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی بشیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی  
زیادتی، مولوی عبدالشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد نصیر اللہ قادری غفرلہ)

## ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

**سوامی لکشمین جی بہاراج** | ایک ہندو سوامی لکشمین جی بہاراج نے اپنی معرکہ الآرا کتاب عرب کاچاند میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ اسنو س ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ ناران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

لے امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کاچاند کے متعلق تعریفی کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمین جی) کے قلم حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ صد تحسین و اکرمین ہیں۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (المحدث امرتسری ص ۱۹، کالم ۲۰۲ مئی ۱۹۳۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کی پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے (المحدث امرتسری ص ۲۹، مارچ ۱۹۳۸ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ عرضند قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (المحدث امرتسری ص ۲۹، اپریل ۱۹۳۸ء)

جنگا دیا۔ (عرب کا چاند ص ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی کشمن ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم، عرش و کرسی بھی کتبہ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی مذاک کا نور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا۔ پھر حضرت شیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح آچکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا چاند ص ۳۹)

**کوشن پر شاد شاد** | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نور انیتِ مصطفویٰ کی ضیا پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

رُوپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !  
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا کا نور ہے نورِ پیسر !  
خدا کی شان ہے شانِ محمد

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۷)

**شکر لال ساقی** | ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے  
ہوئی کافر نور احمدی سے شرک کی ظلمت  
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۲۷)

**گرونانک** سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختار الملک محمد مصطفیٰ علیہ التہیۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول ! ..  
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جانور محمدی جو خاصہ یار کہائے  
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جانور محمدی جس چانن کیتا آ  
(جہنم ساکھی بلا ص ۲۲۷)

**پروفیسر جی ایس دارا** جو کہ بیرسٹریٹ لارڈ ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ایڈیٹر  
”انڈیا“ لندن جو کہ سکھ میں اپنی شہرہ آفاق کتاب ”رسول عربی“  
میں محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التہیۃ والثناء کے نورانی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے  
کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

”اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا  
ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسول عربی ص ۲۷)  
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ”وہ  
احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مستم  
بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔“ (رسول عربی ص ۳۵)

لے دہائیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں  
کہ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے صرف  
صرف سے عشق و محبت کے آب کو شکر کی بوند ٹپکا۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے اخیر تک پڑھا اور ایک  
رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (عربی ص ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

# ہندوؤں کے ائمہ وید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے ائمہ وید کے ایک منتر میں سرور کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

اَدْمُ جَنّٰہِ اَبِ اَشْرَتِ مَرّٰشَنَسَ اَسْتَوِشِیْتِ کورم ششٹیم سہسرہ نو تیم ز شیشو آدو ہے  
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نو  
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (مخاطبت میں) لیتے ہیں۔  
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدْمُ : یہ	ششٹیم : ساٹھ
جَنّٰہِ : اے لوگو	سہسرہ : ہزار
اَبِ : احترام سے	چھ : اور
اَشْرَتِ : سنو	نو تیم : نوٹے
مَرّٰشَنَسَ : محمد	ز شیشو : دشمنوں میں
اَسْتَوِشِیْتِ : تعریف کیا جائے گا	آدو ہے : ہم لیتے ہیں یا پکارتے ہیں
کورم : ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے	
اِہ گاوہ پرجاید ہوم اِہ استواہ اِہ پروشہ اِہ سہسر وکشنا اِہ پوٹان شیدی	
لفظی ترجمہ:	پرجاید ہوم : بڑھوتری کرو۔
اِہ : یہاں	اِہ : یہاں
گاوہ : ایسے گایو (قدسی لوگو)	استواہ : اے گھوڑو (بہادر)
اِہو : یہاں پر	اِہ : یہاں
سہسر وکشنا : ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔	پروشہ : اے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

آپی : ہی

پوشاہ : عزیز نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جگجو بہادرو) یہاں اسے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ عزیز نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے

رنہ : شریعت

پتوہ : رب سے

پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پانچھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صداقتوں کا

ذکر ہے۔

(۱) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

لے سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک غلص فوقیت

رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، بکھیوں کی بھینٹا ہٹ اور گیت کے ہیں۔

(فقیر الہیاء منیاء اللہ تعالیٰ غفرلہ)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دیتے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مرتبی۔ (۲) عدو اللہ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۳) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالامال گڑھے کو پھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آتے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۴) انہوں نے دُعا کے معجزوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عینتے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچواں بستم ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار برودھا مطبوعہ ودیاسا گر پریس برودھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء۔)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے ان خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنبل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت لغت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنی ملک عرب کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی انہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام امستی ہوگا۔ امستی کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ جس کے معنی امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو داس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور داس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں



اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کھلی پوران میں بکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پہاڑ کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبواً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آگیا ہوگا کہ پہاڑ کے اندر بندگی سے مراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

آخر میں سری کرشنن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔ (میلا ڈنار صفحہ ۲۵، ۲۴)

قارئین کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجتہم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِّ اکرم، مدنی تا جدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طہنات اور مفسرینِ عظام کی تفسیرات مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار ازواجِ مطہرات، تابعین سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور مہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

# تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر  
وہی فرقاں وہی قرآں وہی لیسین وہی طہ ا

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ  
الصلوة والسلام سے ہوئی مگر سرورِ کائنات، مغز  
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا  
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مغنیرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفسیر  
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام  
نے فرمانِ خداوندی وَاذْخُرْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِثْلًا قَوْمًا كِي حَقِيقَتِ بِيَانِ كَرْتِي هُوَ فَرَمَا يَا۔  
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاخِرُهُمْ  
میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة  
والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے  
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱ بقاصد الحسنہ ص ۲۲۴) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور میوطی ص ۱۸۴ ج ۵ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۵ ج ۱۵ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ ج ۵ خصائص الکبریٰ ص ۹  
دلائل النبوت ص ۱۱۱ ج ۱ از ابو نعیم۔ جوہر البیہار ص ۶۹۱ ج ۱۰ انوار المہدیہ ص ۱۰۱ ج ۱ از نبھانی، شفا شریف ص  
مواہب اللدنیہ ص ۱۱۱ ج ۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للفریوقی ص ۱۱۱ ج ۱ آفتاب نبوت ص ۱۱۱  
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف  
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و اگنیا فضل تے شرف دھایا  
جو دج پیدائش اول حلقیا پچھے دنیا آیا  
(تفسیر محمدی ص ۲۱۰ منزل نمبر ۱)

قادری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدیم مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تغافل اور ذوق مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔

بَلَدَكَ التَّوَسَّلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَا  
یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مرتباً ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین و انبیاء کرام علیہم السلام، باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مرتباً اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں موضح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مرتباً ہیں۔ ویسے ہی جنہوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مرتباً ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہو اور آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصف خالص کی ابتدا بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہا بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہاتے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کرتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبداء بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی اذلیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اَدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ  
وَالْجَسَدِ -

میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ (یعنی ان کا خمیر ہی کیا جا رہا تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت

بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

و آفتاب نبوت مثلاً تاملاً از قاری طیب دیوبندی)

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی

ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد

کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا

اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا

بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت)

کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناموتی عالم میں تشریف لانا ہے۔

اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف

نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۵۔ ۱۲۵)

غیر مقلدین و ہابی حضرات کے مولوی و حید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی

اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوتے ان کی خاطر سے پیدا سبھی

(حیات و حید الزمان ص ۱۲۵)

سید الشافعیں، امام الاولین و الآخِرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صماۃ کرام  
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا  
گیا مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ..

وَآدَمُ مَبِينَ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ  
آدم علیہ السلام ایسی روح اور جسد کے درمیان  
(مقامد الحسنہ للسخاوی ص ۲۲۷، آفتاب نبوت ص ۱۱۱)

الاسرار النبویہ

تفسیر درمنثور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱، ترمذی شریف ص ۲۱۲، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی

ص ۲۳، عرائس البیان ص ۲۳۸، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۲۲، جوہر البحار ص ۲۹۱،

انوار المحمدیہ ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱، لقطات زرقاتی شریف ص ۱۱،

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے

لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے

اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(نشر الطیب ص ۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ

فِي طِينَتِهِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۳، مولاتل النبوت بہقی ص ۱۱۲، کتاب الوفا ص ۲۲۷، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱،

مستدرک ص ۲۱۸، مقامد الحسنہ ص ۲۲۷، اشعۃ للعات ص ۲۹۹، تفسیر محمدی ص ۱۱۱)

سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب

اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

لے مولوی ثناء اللہ کسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث

کے ہنوائے۔ (اخبار اہل حدیث ابر ۲ ص ۱۰، جولائی ۱۹۲۳ء)

مولوی محمد الحسن دیوبندی نے ان کو سراہا افضل و کمال معدن عنات و خیرات جیسے معزز العبادات کہے میں دیات اخرن

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ لِمَ كُنَيْتَنِي اَبًا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعْ دَاسْتِكَ اِپْنِ سِرْمُبَارِكْ كُو اُطْحَا كُرَا وِپْر دِكْمِو فَرْفَعْ رَاسَهُ اِپْسِ اُنْهَوْنِ نِ سِرْمُبَارِكْ كُو اُطْحَا يَفْرَاي نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَمَاءِ اِدِقِ الْعَرْشِ تُو اُنْهَوْنِ نِ نُوْرَ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى اَصْلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُو عَرْشِ كِے پائے مُبَارَكْ پْر دِكْمِا۔ تُو اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِ بَارَكَاہِ خَدَاوَنْدِي مِيں عَرْضِ كِيَا مَا هَذَا النُّوْرُ يِه نُوْرُ كِيَا تُو اللّٰهُ تَعَالَى نِے فرمایا هَذَا نُورٌ مِجِي مِيْن ذُرِّيَّتِكَ اِيه مِيْرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمَةُ فِي السَّمَاءِ اِسْمُهُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ اِن كَا اِسْمُ مُبَارَكِ اَسْمَانِ مِيں اِحْمَدُ وِرْزِيْنِ پْر مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِي۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا  
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرنا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص ۷۰ لنبغالی، جواہر البحار ص ۷۷، مواہب اللدنیہ للقططانی ص ۹، زرقانی

ص ۲۲، مدارج النبوت فارسی ص ۲۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و بزمِ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
**اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي** واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي

لے اللہ تعالیٰ نے سرکاریے علیہ السلام کو وحی فرمائی لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاصْطَبَ فَكُتِبَتْ عَلَيْهِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَسَكَنَ الْبَيْتَ جِبِّ مِيں نِ عَرْشِ كُو پَانِي پْر پِيْدَا فرمایا تُو وہ بننے لگا تو میں نے اس پْر لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ لِكْمِ دِيَا تُو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۹، کتاب الوفا ص ۳، مستدرک ص ۶۱۳، زرقانی شریف ص ۲۲)

لے وہاں کے سرور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہی مخلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج

کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۱۴، اپریل ۱۹۰۹ء، الحدیث امرتسر ص ۵ فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

تفسیر نیشاپوری ج ۱ ص ۵۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱ ص ۲۲۸، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۵۲، زرقانی شریف ج ۱ ص ۲۷، مدارج النبوت ج ۱ ص ۲، مطالع المسرات ص ۷، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۳، شرح بدأ الامالی ص ۲۵، عطر الوردہ ص ۲، از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹، (بخیر السالی ص ۱۷)

جو کہ امام العارفین اور حجۃ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

پیدا فرمائی وہ سینہ نامحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابریز ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورُ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کائنات کی اصل اور روح حضور

پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنسار

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

ہیں۔ محدثہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس

وقت نہ پانی تھا۔ نہ مٹی تھی۔ نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲۲ از محدث ابن جوزی)

أَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُودِ الْعَالَمِ

وَلَا مَاءَ وَلَا طِينًا وَلَا جِسْمًا وَلَا آدَمَ

لہ محدث ابن جوزی کے تعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کان من الاحیان و فی الحدیث من الحفاظ ما

خلقت ان احدًا من العلماء وصف ما صنع هذا التجل۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بنی حدیث

میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں کسی

کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ ج ۱) ولہذا بیہ کے ماہنامہ الاسلام ادلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و

ایمان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے

اس ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دینِ رحمت میں آپ کے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۲۰ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ  
والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے  
کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي  
خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ -  
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا  
فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(الميلاد النبوي ص ۲۲)

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے  
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سر زمین پر سرور عالم اگر پیدا  
تعمیر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ نُوْرًا نَّبِيْنَا عَلَيْهِ  
السلام قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ - بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے  
علامہ عزمین احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصيدة الشهداء ص ۷۷)  
از علامہ خرلوقی

علامہ محمد المہدی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرماتی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ  
اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ -  
(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و  
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ نُورٌ نَبِيَّتِكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ  
خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ  
شَيْءٍ -  
اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب  
سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی  
اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البھاری فی فضل النبی المآثر ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۸-۹۹)

نبی مکرم شیخ معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی



حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الفطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُساذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں مشیت خداوندی تھی دورہ کرتا رہا۔ جب کہ لوح قلم جنت - دوزخ - فرشتے - آسمان - زمیں - سورج - چاند جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ بَيْتِكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ بَدْوَرًا بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَلَا قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا جِبْتٌ وَلَا إِنْسٌ.

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔

فَسَمَّ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْعَرْشَ.

پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

پھر اس چوتھے حصے کے چار حصے کئے فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

وَمِنَ الثَّانِي الْكُرْسِيِّ وَمِنَ الثَّلَاثِ  
بِاقِي الْمَلَائِكَةِ.

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو  
پیدا کیا

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔  
فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ  
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْجَنَّةَ  
وَالنَّارَ.

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور  
تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

پھر اس کے چوتھے حصے کے چار حصے کیے

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورًا أَبْصَارِ الْمَوْتُومِنِينَ  
وَمِنَ الثَّانِي نُورًا قُلُوبِهِمْ وَهِيَ  
الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّلَاثِ  
نُورًا أَنْسِبَهُمْ وَهُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ.

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے  
سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی  
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے حصے سے ان کے  
اس و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ  
محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس کی تفسیر

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۷۱، از ابن جریر، مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱، زرقانی شریف ص ۱۷۱،  
انوار المحمدیہ ص ۱۷۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۷۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۷۱، مدارج النبوت ص ۱۷۱، مطالع المستشرقین ص ۱۷۱  
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا  
وجود دوسرے دین سے وجود ملک ہستی ہے

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ  
مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ  
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا

اول الخلق ہونا باوقیئت حقیقی ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوقیئت کا حکم  
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نشر الطیب مطبوعہ دیوبند)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث  
کے ہمنوا تھے۔ (انہما اہل حدیث امرتسر ص ۲۰، جون ۱۹۳۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنے قصیدہ میں اسی لیے لکھا ہے۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْ نُهْتَدِ وَصَمُّصَامٌ قَلٌّ مِيْرٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ابنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

بدان کہ اول واسطہ صدور کائنات دو واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَسَاءَةَ كَوْنَاتِ عَلَوِي وَسُغْلِي اِزَالِ نُورِ اِزَالِ جَوْهَرِ پَاكِ پیداشدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و مسائر مخلوقات و در کیفیت صدر این کثرت ازال و وحدت و بروز و ظهور مخلوقات ازال جوہر عبارات و تغیرات غریب آورده اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ کونات علوی و سغلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت، دوزخ، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدر اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

۱۔ غیر معتدین کے مستند عالم ابراہیم میرسیا کوٹی رقمطراز ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے (محمد عاجز) ابراہیم میرسیا کو علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے سُنِّ حقیقت ہے۔ آپ کی کچھ ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (ماہنامہ اہل حدیث ص ۱۲۳) خیر متعلین کے عزیز مولوی محمد صاحب دہلوی کے انہما محمدی مہلی میں شیخ کورسیدی خاتم المستبین والحمد للہین علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ الہدی گلابی (انہما محمدی دہلی ص ۱۵) جوفانی ص ۱۱۳

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔ (مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)

اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء  
**علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ** میں نفا بیان کیا ہے۔

دَهُو نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبَرَابِيَا  
 هُوَ فَرْدٌ بِاللَّهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ  
 مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ  
 مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلَاكِ كَانَتْ وَمَا دَا  
 حَيْثَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ  
 لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ  
 قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَا وَحْ وَ مَا  
 رَتُّ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ  
 عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے  
 چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے  
 فرشتے خدام رسول شتم تمام اُمم عن سلام کرم  
 وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں حیاں تمہارے لیے

جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابسیہ عارف بانی  
**حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ** عالم حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

لے مولیٰ اسماعیل دہری قتل نے شرط مستقیم فارسی ص ۱۲۱ پر امام زبانی قیوم زمان جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد  
 سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اولیاء عظام میں شمار کیا ہے۔

مک من علی بامعی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دوا اور فتن مجاہدین فاروقی خاندانہ کا ایک پاک باطن شرف نگاہ  
 عالم زبانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی معلقہ علماء میں جید عالم مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید  
 کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لا وینیت کی جڑ  
 پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ اور موثر اسلوب بیان اور دلآویز طریقہ ادب کے ساتھ اپنے دوستوں میں بیچ

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ بائیدانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشار عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگران را این دولت میسر شدہ است۔

ترجمہ، جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۱۳۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی من نورہ کے معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

**من نورہ کا مطلب**

(بقیہ صفحہ ۱۸۰)  
اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱)  
حضرت مجذوبہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشاروں اور کلمات میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجذوبہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجذوبہ کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی نمایاں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز جھگڑے ٹٹائے جاسکتے ہیں۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱۲)

۳۔ حضرت عظیم البرکت، مجذوبہ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں ذات الہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل تکھنہ اور کھولے ہوئے کسی کے ساتھ ساتھ جو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصفا۔ فی نور المصطفیٰ ص ۱۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے

حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفًا عَامًا میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنجان ص ۹، سیرت حلبیہ ص ۱۱، زرقانی ص ۱۱، جواہر البھار ص ۱۱، نشر الطیب ص ۱۱)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کر کے اپنے عقیدہ تمند دیوبندیوں اور وہابیوں کو تلقین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند)

فاظریضے: فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

مدنی تاجدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سر

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَّرْتَنِي مِنَ السِّنِينَ تمہاری عمر کتنے سال ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ  
مَرَّةً رَأَيْتَهُ اثْنَيْنِ فَسَبْعِينَ  
أَلْفَ مَرَّةٍ -  
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ  
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار  
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

یہ سن کر حضور پر نور علیہ افضل الصلوة والتحيات والتسليمات نے فرمایا۔  
وَعِدَّةٌ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَنَا  
ذَلِكَ الْكَوْكَبُ -  
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی  
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت حلبیہ ج ۱، جواہر البحار ص ۷۷، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ج ۹)

محمد ستر و عدت ہے رمز اس کی خدا جانے  
شرعیات میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں | مندرجہ بالا مستند روایات صحیحہ سے اظہر من الشمس  
ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوة والتسليم  
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت  
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو  
ابو البشر کہتے ہیں۔

رحمتِ عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والنار  
وسیلہ مصطفیٰ سے لغزش معاف | کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام  
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں  
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد  
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا عَفَرْتَ لِي اے میرے پروردگار  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے تو اللہ  
تعالیٰ نے فرمایا کَيْفَ عَفَرْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے سہانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَعَائِمِ الْعَرْشِ  
 مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تَصِفْ إِلَى اسْمِكَ  
 إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ۔ اے رب تعالیٰ جب تر نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا  
 فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے  
 اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا  
 اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ خَفَضْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَكِّكَ مِنْ نَبِيِّنَا لَعَزَّزْتُ مَعَا  
 فَرَادِي۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ اگر محمد مجھے علیہ التمجید والثناء کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی  
 نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ج ۱، الرفا باحوال المصطفیٰ علیہ السلام لابن جریری۔ بیان المیلاد النبوی  
 طبرانی شریف ج ۲، ۸۲، ۸۳، مستدرک ج ۱، ابن عساکر ج ۲، شواہد الحق للنبغاتی ص ۱۲، انوار المہدیہ  
 ص ۱۹، زرقانی شریف ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۲، تفسیر عزیز ص ۱۸۲، افضل الصلوات ص ۱۱۷)  
 امام الاممہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ  
 مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا سَأَلَ آدَمُ  
 مِنْ ذَلِيلَةٍ بِكَ فَازَوْهُوَ أَبَاكَ  
 آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا تو نسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ  
 وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد درانیاورد کے شفیع آدم!

نہ آدم یا فتے توبہ نہ نوح از غرق بخت!

مولوی اشرف علی تھانوی | کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں



تم کو پیدا نہ کرنا۔

نشر الطیب ص ۱۸ مطبوعہ دیوبند

حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر  
لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی  
 ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب  
 لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعث ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وَقَالَ اللهُ تَعَالَى  
 مُخَاطَبًا لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَوَرَدَ اَيْضًا لَوْلَا لَمَا  
 خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔  
 (عطر الوردہ ص ۱۸ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حنور پر نور صلی  
 اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے  
 کہ خود دنیا کا وجود ان در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے بارخ عالم میں بہار!

گروہ نہ ہوں عالم نہ ہو گروہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بومیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضُرُوْرًا مِّنْ

لَوْلَا لَمَا تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(تصیہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ اور کیزکر دنیا کی

طرف مزید تیں ایسے نفس نہ کی کو بلا سکتی ہیں۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افزوی نہ فرماتے  
 تو دنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو دہرین میں روشنائی نہ ہوتی

طیب الوردہ ص ۱۸

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا لَمَّا خَلَقَ اللهُ** **سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَّا أَظْهَرَ التَّبْوِيَةَ**۔ اگر حضور

پُر نُوْرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات نے اس عالمِ دُنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ مکتوبات شریف مد مکتوب نمبر

جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جدید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ **مولوی ذوالفقار علی دیوبندی** میں نے بھی حدیثِ قدسی اس طرح درج کی ہے۔

**لَوْلَا لَمَّا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَالْأَنْفَالِ وَالْأَنْفَالِ** یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے

(عطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند) تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو

یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ **محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی** ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

لے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق دو بابیہ کے ترجمانِ بہت روزہ تنظیم اہم حدیث، جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے ہیں درج ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس حد تک سے نشان دہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا سہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (بہت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) بہت روزہ الاعتصام جس کے سرپرست داؤد غزنوی تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں (بہت روزہ الاعتصام ص ۱۲ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوہرانوار لکھتے ہیں کہ مکتوباتِ علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مسافرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیماتِ مجددیہ ص ۱۱)

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

لَوْ شَفَعْتَ الْيَنَابِطُ مُحَمَّدٍ فِي أَهْلِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَشَفَعْنَاكَ .  
اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ  
بارکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین  
دلوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری  
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

ریان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۱۰۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۰۱، انوار المحدثین ص ۹  
سرکارِ سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر تھا۔ جس کا  
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری  
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالسُّجُودِ  
لِأَدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ آدَمَ .  
بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ  
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی  
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۱۰۱، جواہر البحار ص ۱۰۱، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۰۱، شرح مقصدہ از شیخ زادہ ص ۱۰۱)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں  
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُرَى فِي وَجْهِهِ آدَمَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ  
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكَ وَكَنُورِ  
الْقَمَرِ الْمُضِيئِ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَمَازُجِهِ  
سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور  
قبۃ الفلک پر سورج کی طرت اور آسمان کے دریاں  
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم  
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نور تھا۔ بیشک  
اسی نور مبارک سے آسمان اور اس کے

وَسَطَ السَّمَاءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ  
پائے۔ عرش اور کرسی منور تھے۔

السَّمَوَاتِ وَالسَّرَاقَاتِ وَالْعَرْشِ  
والکرسی۔

والانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱۹ مطبوعہ بیروت

نور محمدی کی تسبیح کی آواز | رأس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور  
اللہ مرقد ہمارا روایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ فِي ذَاكَ النُّورَ

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو

فِي صُلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَسِيثًا

پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ

والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

كَنَثِيثِ الطَّيْرِ۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم

علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَذَا السَّبِيحُ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی

أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعُهُ

آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر

ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک گھروں

میں ودیعت رکھوں گا۔

فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ

میں ودیعت رکھوں گا۔

الزَّاهِرَةِ۔

ریان المیلاد النبوی ص ۱۱۱ الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱۹

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے

سراج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الملتہ والدین ایوبی  
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

بَيْنَ كَتْفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ

حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان

محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

**حضرت خوا کی پیدائش** | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جہنمی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ اور اس خواب نے اس خواب سے خواہش سے حضرت خوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام خوا اس لیے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔

(مدارج النبوت ص ۲۲)

**حضرت خوا کا مہر** | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت خوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت خوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیجنا چاہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(نشر الطیب ص ۱۷۰ از اشرف علی تھانوی۔ سلوۃ الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۹۱)

مدارج النبوت فارسی ص ۲۲، بیان المیلاد النبوی ص ۱۹۱،

مواہب اللدنیہ ص ۱۷۰، زندقانی شریف ص ۲۲، انوار المحمدیہ ص ۹

**کرامت محمدی** | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت خوا سے جب عقدہ گیا تو حضرت خوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نور محمدی ان کے رحم صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نجفانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

جب حضرت خوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن خوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے دو

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوًّا بِشَيْثٍ اَنْتَقَلَ  
عَنْ اَدَمَ اِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ  
فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ اِلَّا شَيْثًا  
فَاِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحَدَّثَتْ كَرَامَةَ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کتاب الفبا ج ۲، انوار المحمدیہ ص ۲۰۵  
الذریعہ - المیلاد النبوی ص ۱

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیت  
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت  
کی وجہ سے تھا۔

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک  
السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابو الحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ  
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

فرشتے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور  
ان کو شیت علیہا السلام کی مبارک دیتے تھے جب  
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت  
حوانے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور  
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور  
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل  
علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان  
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت تک ایک  
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال  
کا بعید عرصہ تھا عاکل کر دیا تھا۔ اور اس مدت  
کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا دوسرہ  
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیت علیہ السلام  
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
يَأْتُونَ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ  
نَهَا بِشَيْتٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا  
وَضَعَتْهُ رَأَتْ حَوًّا بَيْنَ عَيْنَيْهِ  
نُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ  
وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
بَيْنَ حَوًّا وَبَيْنَ ابْلِيسَ جَابًا  
مِنَ النُّورِ غَلْظَةً مَسِيرَةَ  
خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ  
ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشَيْتٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَمْ يَذَلُ  
ابْلِيسَ لَعْنَهُ اللَّهُ مَجْبُوسًا  
بَيْنَ حَوًّا عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ  
بِشَيْتٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (الانوار و مصابح السرور والافکار ص ۱ مطبوعہ بیروت)

پیشانی شیش میں نور محمدی کی چمک | جب شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔ اور اس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بَلَّغَ سَبِينِیْنَ وَالنُّوْرُ کَیْشُرُقٍ مِنْ عُنُقِیْهِ اِلٰی السَّمَآءِ۔ جب وہ بالغ عمر کے ہوئے تو اس وقت بھی ان کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔

(الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱)

راس المحدثین عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی ثناء رقمطراز ہیں۔

حضرت شیش سے عہد نامہ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند شیش علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے نعت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

فَلَمَّا اتَّقَنَ آدَمُ مَرِيَا الْمَرْوَةَ أَحْضَنَ بَيْدًا وَلَدًا سَيْثًا وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَ بِي أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّوْرِ الَّذِي أُوِي فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا فِي الْأَطْهَرِيْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے جھرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت شیش علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

لَمَّا رَبَّكَ يُعْذِرُكَ السَّلَامُ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى سَيْثٍ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَاهَدَةِ هَذِهِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ جَاءُوا الْمَلَائِكَةَ السَّمَلَاتِ۔

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی تلے (بوسے) جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے **وَزَوْجَهُ اِلٰهُ بِمَخْوٰ اَمَلَةَ اَبِيضًا كَانَتْ فِي طُوْلِ حَزَاءٍ وَحُصْنِهَا وَجَمَالِهَا**۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی مخوٰطر بیضا سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت خوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔  
(بیان المیلاد والنہوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۳۴)

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت **زوجہ شیث کو آسمانی مبارک** انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ

مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو روایت رکھا ہے۔  
**هٰنِيَا لَكَ يَا بِيضًا قَدْ اسْتَوَدَعَكَ اللهُ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

(بیان المیلاد والنہوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۳۴)

سرکار سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے حضرت انوش سے عہد

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (انوار و مصباح السرور والافکار ص ۳۴) قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ انبیاء کرام رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

دنیا نے علمیت کی بہت بڑی شخصیت علامہ **انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا** آوسی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا كَيْ تَفْسِرَ كَرْتِي هُوَ لِكَلِمَةٍ هِيَ كَقَد :

قِيلَ رَاٰی مَكْتُوبًا عَلٰی مَسَاقِ الْعَرَشِ  
حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلّے کے پائے



محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو اس اسم مبارک کو طے بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشْفَعُ بِهٖ وَاِذَا  
اُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلٰی عَيْسَىٰ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ فَلتَطْلُقُ الْكَلِمَاتُ عَلٰی الرُّوْحِ  
الْاَعْظَمِ وَالْحَبِيْبِ الْاَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَيْسَىٰ بَلٌ وَمَا مُوسَىٰ  
بَلٌ وَمَا الْاَنْبِيَاءُ اِلَّا بَعْضٌ مِّنْ ظَهْرٍ  
الْوَارِثِ وَزَهْرَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ  
الْوَارِثِ۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۷، مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید  
الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان  
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی  
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ  
(اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے) ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو  
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعِيْهِ حَيْثُ يَخْتَصِفُ الْوَرَقُ  
اَنْتَ وَلَا مَضْعَةَ وَلَا عَلَقُ  
اَنْجَمَ سُرَاوَا اَهْلَهُ الْغَرْفُ  
اِذَا مَضَىٰ عَالِمٌ بَدَا طَبَقُ  
فِي صُلْبِهِ اَنْتَ كَيْفَ يَخْتَرِقُ  
خَنْدَفٍ عَلِيَاءَ مَحْتَمَا النُّطْقُ  
الْاَرْضُ وَضَاعَتْ بِنُوْرِكَ الْاَفْقُ  
وَسُبُلَ التَّرْمِيْنِ اِدْحَانُ

مِنْ قَبْلِهَا طَبَّتْ فِي الْغِلَالِ وَفِي  
ثُمَّ هَبَّتْ الْبِلَادَ لَا بَشْرُ  
بَلْ نَطْفَةٌ تَرْكَبُ السِّفِيْنَ وَقَدْ  
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبِ اِلَى رَحْمِ  
وَرَدَتْ نَارَ الْخَلِيْلِ مُسْتَبْرَا  
يَحْتَمِيْ اِحْتَوٰى بَيْتِكَ الْمُهَيْمِيْنَ مِنْ  
وَ اَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقْتَ  
فَنَعْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ

(کتاب الوفا ص ۳۵ - خصائص الکبریٰ ص ۹۷ - مواہب اللدنیہ ص)

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفتی مولوی  
مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی

کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف  
 علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی  
 مد نظر رکھئے۔

ترجمہ - زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز و ولایت گاہ  
 میں جہاں (جنت کے درختوں کے پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔) یعنی آپ صلب آدم علیہ  
 السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور  
 ولایت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے  
 ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے  
 تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے، اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف  
 نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علقہ (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے  
 کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتقال ظاہر ہے۔ اور یہ نزول  
 الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ  
 (صلب آبا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور  
 حالت یہ تھی کہ نسبت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔  
 (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ)  
 نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زجودش گر گشتی راہ مستوح بگردی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رجم تک نقل

ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں منجی تھے تو وہ کیسے بچتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہدِ ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور سلقے (یعنی دوسرے خاندانِ مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جبل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بو صیری

شرف الدین بو صیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ | جو کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورٍ بِهَمَّ

وَكُلُّ اِيْ آتَى التُّرْسِ الْكِرَامِ بِهَا

يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ

فَاِنَّهُ شَمْسٌ فَضِلْ هُمْ كَوَاكِبُهَا

(قصیدہ برون شریف)

مولوی شرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بو صیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی

میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے

ترتیب میں کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بو صیری) کو مرضِ نالغ کا ہو گیا تھا جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔

تو یہ قصیدہ بقصد برکتِ تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہ آپ نے

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اور اول

وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غیوبت شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوض ظاہری و باطنی روح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجود خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر اللوردہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عمر بن احمد خرلوطی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔ اِنْ كُلِّ اٰی وَصَلٍ اِلٰی سَامِرِ

الْاَنْبِيَاءِ فَهُوَ مِنْ نُوْرِكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ كُلَّ مَا فِي الْكَوْنَيْنِ مِنْ نُوْرِكَ لَبَسَ شَكَّ جَوْكُجٍ سَبِيْ كَمَالَاتِ اَنْبِيَاءِ كِرَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَيْلِيْ هِيَ۔ وَهِيَ نَبِيْ كَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمُ كَيْ نُوْرِ مَبَارِكٍ كِي طَفِيْلِ هِيَ۔ اَوْر كَامَنَاتِ هِيَ جَوْكُجٍ سَبِيْ هِيَ وَهِيَ سَبِ اَيْ كَيْ نُوْرِ پَاكِ كِي بَدَوْلَتِ هِيَ۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ اِنْ نُوْرَ الْاَنْبِيَاءِ اِسْتَدَّ مِنْ نُوْرِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (عمیة الشہدہ ص ۱۸)

فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْكُوْنَاتِ تَكُوْنَتُ بِاَفَاضَةِ نَبِيِّ شَيْخِ زَادِهْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ نُوْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيْعُ مِنَ النَّفْيِ الْاَوَّلِ فَوْجُوْدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ مَوْجُوْدَاتِ هِيَ جَوْكُجٍ سَبِيْ وَجُوْدِ هِيَ اَيَا هِيَ۔ وَهِيَ نَبِيْ پَاكِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ نَبِيِّ هِيَ۔ كَيْونَكَ وَجُوْدِ اَوَّلِ اَيْ كَيْ نُوْرِ مَبَارِكِ سَبِيْ مُسْتَفِيْعِ هِيَ۔ اَوْر اَنْبِيَاءِ كِرَامِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَا وَجُوْدِ هِيَ اَيْ نُوْرِ سَبِيْ هِيَ۔

(شرح شیخ زادہ بر ماشیہ قصیدہ الشہدہ ص ۱۸)

اسی مسئلہ کا تفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی  
سما تو تسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا  
آدم علیہ السلام کی لغوش انہیں کے وسیلہ سے  
قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں  
کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح  
علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور  
حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ  
پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام  
انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام  
نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ  
ٹھہرایا۔

كُنْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اِلَىٰ رَبِّهِ مُسْتَجِيرًا  
فَاذْمُرْ مَيْبَ عَلَيْهِ وَاذْرُسْ بِسَبَبِهِ  
رَفَعَهُ اِلَيْهِ وَذُوْا حُرِّيَّةً فِي الْفُلْكِ  
تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِي الدُّعَاوِ عَلَيْهِ  
عَوَّلَ وَالْخَلِيْلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ  
اَيُّوبُ بِهِ تَضَرَّعَ.

(الميلاد النبوی ص ۱۱۱ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع  
مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں ہر ذریعہ عرض گزار ہیں۔

اَنْتَ الَّذِي تَوْلَاكَ مَا خُلِقَ اَمْرٌ كَلَّا وَلا خُلِقَ النُّورُ لِي كَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ

کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

اَمْتَ الَّذِي مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشن ہے۔ اور سورج آپ

ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ مَعَانِعًا دَتُ نَارُهُ  
 آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیل نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر  
 ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُوبُ بِضِيٍّ مَسَّهُ! فَأَدْرَيْكَ عَنْهُ الضَّرْحَيْنِ دَعَاكَ  
 اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے  
 پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 کما ورد في الحديث الصحيح۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور  
 سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر  
 کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ  
 مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ  
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ  
 أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهْوِدِ عَلَى أَنَّ  
 اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ  
 مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَكَمْ يَنْقُصُ  
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔

بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرتے  
 جاتے ہیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع  
 نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجاہد اہل ظاہر اور شہود  
 کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام  
 کو پیدا فرمایا اور حضور علیہم السلام کے نور مبارک  
 میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۹)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العراب والعم  
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں لکھتے ہیں۔

إِذَا مَا أَلْوَانُهَا وَمُوسَى وَإِدْمَا  
 وَقَدْ هَالَهُمْ الْبَصَارُ بِمَلِكِ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۚ  
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ يَخْوَلُ رَبَّهُ  
بَنِي وَلَمْ يَطْفُرْ هُمْ بِالْمَاءِ رَبِّ  
سَفِيحًا وَفَتَا حَا لِبَابِ الْمَوَاهِبِ

(اطیب النغم ص ۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبجانی  
نور محمدی کی برتری اور عظمت

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است  
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے  
انوار انبیاء علیہم السلام امر کرو اور اپر و رگارتعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد  
آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے  
انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ این نور محمد بن عبد اللہ است اگر آرید لوسے میگردد انم شمارا  
انبیاء گفتند ایمان آوردیم یا رب بوسے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جل جلالہ  
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ  
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔  
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم  
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔  
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر  
غالب آ گیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مسبین!

سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا، اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۳۲، ۳۳، مواہب اللدنیہ، الوار المحمدیہ ص ۳۳ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل

وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیب کریمؐ کی طرف سے ہیں۔ ان کو جو کچھ تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتساریٰ کی نورانیت اور ذات باریکات کی وجہ سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی بلا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم المبرکت، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

جدا نبیاری ستیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگار عالم کی بارگاہ

میں دعا مانگی۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول

انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے

اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور

انہیں خوب متعرفرادے، بے شک تو ہی ہے

غالب حکمت والا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(پ ۱۵ ع ۱۵)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کیوں ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ



دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعْوَةُ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ یعنی میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ از محدث بہیقی)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا  
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے نماز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑھے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دعا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔ رحمت للعالمین ص ۲۹۸ ج ۲

بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

وَدَعْوَتِ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ بَنَائِهِ !  
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيهِ نَبْلُ الرَّغَائِبِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

سرور کون و مکان، رسول انس و جہاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت باسعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اَحْمَدُ يَا ع

اے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ (اعتصام ص ۳ کمرہ لافنی ص ۱۹۹)

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں  
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت  
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۶۹، ۷۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -  
شواہد النبوت للجہانی ص ۸۷ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ۲۴ - شفا شریف ص - جواہر البحار  
ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۴۳ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۶ -  
مولوی ابراہیم میرسیاکوٹی - نشر الطیب ص ۱۲ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر عالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلے آمنہ سے ہویدا

دعاے خلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعث تخلیق کائنات، سرور کائنات حضور پر نور نور علی نور  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب مہربان  
سیاح لامکاں، سید رسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ  
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو  
کہ درج کیا جاتا ہے۔

## کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستمی چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گٹھے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (پ ۹ س اعراف رکوع ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے کار کوغ کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَاهُمْ رُكْعًا سَجِدًا ابْتِغَاءَ فَضْلٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا مِمَّا هُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَشْرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

۱۔ حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ ص ۱۴۷ سے فتح ۱۴۷ اور ان کی صفت انجیل میں۔

## احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو سے سنا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا  
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا  
لِلْأُمِّيَّةِينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي  
سَمِيَّتُكَ الْمَتَوَكِّلُ لَيْسَ لِفِطْرٍ  
لَا غَلِيظٍ وَلَا سَعَابٍ فِي الْأَسْوَابِ  
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَ  
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْفَحُ وَلَنْ  
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّىٰ يُقِيمَ بِهِ  
الْبَيْلَةَ الْعَوَجَاءِ بَانَ يَقُولُوا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَ تَعْبُدُونَنَا  
عُمِيًّا وَآذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کروے گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بنا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری - داری شریف ص ۱۴۷ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصائص الکبریٰ ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳  
۱۱۵  
ایک روایت میں جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف و سبج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَبْدِي  
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ  
وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ اُمَّتُهُ  
الْعَمَادُ وَنِ اَللهِ فِي السَّرَّاءِ وَ  
الضَّرَّاءِ وَفِي كُلِّ مَنَزِلٍ وَ  
يُكَبِّرُوْنَهُ عَلٰى كُلِّ شَرْفٍ  
وَعَاةٍ السَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ  
اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوْا رَاْسِ  
كَنَاسَةٍ وَتَوَقَّرُوْنَ عَلٰى رَوْسَا  
يَهُمْ وَتَوْضُوْنَ اَطْرَافَهُمْ وَ  
اصْوَاتَهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ  
كَاصْوَاتِ النُّجْلِ -

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے امتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کا جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بندہ بندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

(سنن دارمی ص ۱۱۱، خصائص لکبری ص ۲۸، کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲، شواہد النبوت ص ۹)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی | جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے نے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اپنی اُمّتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لئے ہوتے صحائف اور اُن کے کلمات طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے حرف و مہمل صحائف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے نبوت سے ذی علم اور سمجھ دار اہل کتاب خلوص اور نیک طہنتی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحف سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہوگا۔ میں نے کتب

سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ تشریف لے گئے تو وہاں نسطور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزمان ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکین قلب میسر نہ ہوتی چنانچہ یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نخاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم کیا اور مسلمان ہوا۔ کھ کے ابتداء میں قیصر روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام مختاراً ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

**مولوی بدیع عالم دیوبندی** | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدیع عالم صاحب قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کھینچ دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ عجد و نہ مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے

بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کوئی واقعہ اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردید کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب سیرت تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گراہی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنہ ص ۴ ج ۲)

**ابراہیم میر** | غیر مقلدین و لابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا ہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحیحہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد عہد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جو اہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ کے ظہور پر یہودی آپ سے پوچھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت عیسیٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (بخاری و ابن ماجہ)۔ وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استنبات اب اورس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹوٹا آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى (الاحقاف ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ امتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصل کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (تیسرے المصطفیٰ ص ۱۲۹ تا ۱۳۱ ج ۱)

**ابن قیم** | یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو مسج)

تاریخ حضرت:۔ اللہ تبارک تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سفر مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و النبیۃ کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى  
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ  
عَنْ قَوْمِ كُفْرًا وَاٰیہ۔ (پ ۱۱)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں  
پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے  
پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے۔



اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے  
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ  
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجَدُ نَعْتَهُ  
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ -

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وسیلے سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جاتے ہیں۔  
جس کی نعت اور صفت ہم توراہ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۲۲ تفسیر فیثا پوری ص ۲۲۶ ج ۱، سراج المنیر ص ۲۲۶، مدارک مشکج، ابوالسعود ص ۹۲ ج ۱ جامع البیان ص ۱۲۱)  
علامہ فخر الدین ازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا دَانَصُرْنَا  
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ - (تفسیر کبیر ص ۲۲۸ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے  
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ  
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ  
يَسْتَفْتِحُونَ وَيَسْتَنْصِرُ وَنَ  
بِهِ عَلَى النَّاسِ -

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام  
کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان  
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلے سے لوگوں  
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۲۱۳ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي  
نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يُعَذِّبَ  
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ - (تفسیر ابن جریر ص ۲۱۳ ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث  
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔  
تا کہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ مفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ  
الْأُمِّيِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ -  
(تفسیر ورنہ مشور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلے سے  
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے  
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

إِنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتُونَ عَلِيَّ  
الْأَوْسَ وَالْخَزْرَجَ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ يَهُودٌ تَسْتَفْتِيهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ  
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ  
ابْعَثِ النَّبِيَّ الَّذِي نَحْنُ كَافِرِي  
الْتَوَارَةِ مَعَهُ بِهَمِّ وَقَتْلِهِمْ (کتاب التفسیر ص ۱۱۱)

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے فتوح طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس کی تعریف ہم تورات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان کو قتل کریں۔

شہاب عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ اور طریق معتدوہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب بنی اسد اور بنی غطفان جبینہ۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دعا رکھائی۔

أَلَيْسَ رَبُّنَا أَنَا فَسَلِّحْ بِحَقِّ أَحْمَدَ  
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْنَا أَنْ  
تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ  
بِكِتَابِكَ الَّذِي تَنْزِلُ عَلَيْهِ  
آخِرَ مَا يَنْزِلُ أَنْ تَنْصُرَنَا  
عَلَى أَعْدَانَا. (تفسیر عزیزی ص ۱۱۱)

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی دؤمی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے سوال کرتے ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ بر ماشریہ قرآن پاک تاج کبیری)  
 فرزا اللہ ابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں  
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو طرم گردانا ہے کہ آپ کے  
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعا میں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ پر فتح  
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔  
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱)

سزا اللہ ابیہ مولوی شامی اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ  
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ مَيْسُتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ آخِرَ الزَّمَانِ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ  
 والسلام کے وسیلے سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الزمان ص ۱۱)  
 شیخ ابیہ عافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آجے استخیں پیش یہودی طلب فتح کرے  
 جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر مرت اس بندے  
 آ فتح انہاں توں طری وچ معالم لکھ دسیا یا  
 آپر انہاں جو کافر ہوئے بد تہاں ترون طرون  
 جو وچ زمانے آفر جمدی صفت تو ات پڑھنے  
 تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی سن آیا  
 (تفسیر محمدی ص ۱۱ ج ۱)

جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے  
**مولوی محمد علی کاندھلوی** اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف  
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ  
 بخاری مستدک حاکم، دلائل سہقی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے  
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں  
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سن سن  
 کر اوس وغزرج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بد آہت  
 کا باعث بنی۔

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دعا کرتے کہ ہم کو نبی احمد الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کا ندھلوی صاحب لیست مستحون کے لفظ کے معنی بیان کرتے ہوتے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنی یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنی کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَلَّمَ نَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكَ الْمُهَاجِرِينَ غَرِيبَ مِهَاجِرُونَ كِي دُعَاؤُونَ كِي ذَرِيْعَةِ اللّٰهِ سِي مَدُوْجَا هَتِي تَقِي . حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دُعا کا سہارا لیا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ النَّبِيَّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اَخِيْرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔ (قرطبی ص ۲۶ ج ۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دُعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کا ندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ اس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دُعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے، وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ

اس بات کے شاہد تھے کہ بعثت محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیا کرتے تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کرے جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔

(معالم القرآن ص ۳۹۲ تا ۳۹۶)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ تعزیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودند این یہودیاں قبل از نزول این کتاب معترف و مقررہ نبوت این شخص و بزرگی او بر جمع انبیاء زیرا کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام این پیغمبر و میدانستند کہ نام او اینقدر برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام این پیغمبر امقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ این پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم شکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جنابت سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک شکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۲۱۹)

شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ اجداد نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۵۷ ج ۲)



کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

**مولوی بدیع عالم** | یہی لکھتے ہیں کہ  
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا تھا وہ شاہانِ تخت نشین ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے بنا بجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و تعریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

**ابن تیمیہ** جو کہ دیوبندیوں اور دہلویوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدیع عالم ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا محور اس تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ص ۴ ج ۲)

قاری فیض کرام :- اب آپ کے سامنے موجودہ معروف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھنے اور محبوب رب العلا کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

## موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی اور تورات سفر پیدائش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۱۲) یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۰) یہود اہل سلطنت نہیں چھوڑے گئے اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیلوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں بجز نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی۔ جیسا کہ قرآنے بنی نضیر اور خبیر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کے قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سید مرزا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ  
كَارِئِمْ لِي سَبِّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ  
كُلِّ لَيْلٍ وَنَهَارٍ  
کام رسول ہوں۔ (پ ۱۰ ع ۱۰)

توریت کی کتاب استنثار میں حضرت سیدنا  
موسے الیکم اللہ علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور یہودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استنثار باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے



بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس نبی کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت نبی آخر الزمان شیخ مجرمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھینکا اور اُس راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی مشرق اور مغرب، سیاح لامکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے میں اقمہ معراج شریف کا ذکر ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکان پر بلایا اور قرب کا بیان دئی اَفْتَدَىٰ اَفْكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اِذَا دُنِيَ سَعِيْدًا مِّنْ اَرْضِ اٰلِ اٰرَامَ۔ اور اختیار کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا دُوْبَكَ لَا يُوْمِنُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجُوْكَ فَيَمَّا شَجَعَتْ بَيْنَهُمْ اُوْرُوْمًا رَّسَلْنَاكَ الْاَرْمٰتَةَ صَالِمٰتٍ اٰيٰتٍ شَرِيفَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ فَيَسْئَلُوكَ النَّاسُ اَنْ يَّخْبُرَهُمْ فَبَشِّرْهُم بِرِسْوَالٍ مِّنْ لَّدُنِّكَ يَوْمَ تُمُوتُ وَاُولٰٓئِكَ يَفْتَنُكَ اُولُوْٓا۟ الْاَبْصٰرِ۔

صحیح بخاری شریف سے مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پھینکا کرتے ہوئے ایسے دشوار ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عورت والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اُتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہر چیز پر قادر ہے۔

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغِيظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ط وَانزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُواهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَّاصِيهِمْ وَكَذَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَنَافِقًا تَقْتُلُونَ نَافِسُونَ فَسَيْقَاهُ ط وَأَذْرَكُمْ أَرْضَهُمْ وَوِيَارَهُمْ وَآمَوَّالَهُمْ وَارْضَائَهُمْ تَطَوَّعَاتًا ط وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا كُلِّ شَيْءٍ تَدْبِيرًا (پط ع ۱۹)

تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مکر سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ

**ہجرتِ مصطفیٰ**

نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی باہمت بار نبوت کی سُرخ کی تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اسے دو اینٹوں کے قافلہ تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سر زمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے نکلے تو اسے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری شمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرا نڈازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار کے ہو اور تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۷)

مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ

عرب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا ذکر ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلال کو پرطہیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں ہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان دایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں دو بیویوں اور ۴ بیٹوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں دو انی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دو ان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یمنان کے بیٹے کا نام ہے۔ دو ان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دو ان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اس اور خزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں ہاجرین کی ہجرت قریش کی تواریوں اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا ذکر ہے۔ اور ان کے انصار نسل دو ان سے ہوں گے کا بھی ذکر ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیسرا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا ذکر کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار والے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا۔ جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشارے پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۲۲ میں موجود ہے قیدار کے آباد گاہوں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں

سے حکاریں۔ (یسعیاہ باب ۲۲ آیت ۱۱)

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام منع ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ منورہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب تورات مرو بہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔  
**حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم خداوندی** | اس سے سرور کائنات، فخر موجودات

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استنار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استنار باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام  
**کوہ فاران** | موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استنار میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔

اور لاکھوں تدریوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتش شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استنار باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

نه طلع البدر علينا - من ثنيت الوداع - وجب الشكر علينا - ما دعى الله داع

اور فاران سے کوہِ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہِ حرا کہا جاتا ہے جہاں شہنشاہِ رسولان، شیخِ مہربان، وسیدِ بکیاں محمد مصطفیٰ علیہ التھیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآنِ پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہِ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآنِ پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ آتشِ شریعت سے احکامِ شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شرابِ خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو سزا دینا اور عالمِ صلوات اللہ

علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتقامی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔ 'اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یرشلیم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اُس (حضر مسیحی) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام:۔ اب علماء یہود نے سردیہ کائنات منفرج موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان اور نعمت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل سیر اور محدثینِ عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ پیش کی جاتی ہیں۔

## شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

ابراہیم بن عبد اللہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی مین کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار سو جید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھہر جانے کی اجازت دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے صحائف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو وہاں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ انْسَامُ !

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْ مَدَّ عُمَيْرُ إِلَى الْمِغْدِرَةِ لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهُ وَابْنُ عَسَمٍ !

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں منوران کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءَ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَنَمٍ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر عنم کو دور کروں گا۔

تب نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال

کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمتِ اقدس میں میرا یہ عزیز

پیش کر دینا۔ وگرنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی

آخر الزمان کی خدمتِ بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تب نے عزیز دیا

تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرورِ کائنات،

مغز موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التبارک کی اونیسی ہجرت کے موقعہ پر رک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ

رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تب نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔

بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کبہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔ تریحجانہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرقانی شریف ص ۳۱۳، وفاروقنا للسمودی ص ۱۳۱، وروض الائف للسبیلی ص ۱۳۱)

**بنو خزرج کا قبول اسلام** | بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی عالم تھے۔ اور بنو خزرج بت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قح کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اردو ص ۱۱۳ ج ۱)

امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں مندر تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآن پاک کی حقانیت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و افضل التسلیم کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ لیتے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری بھیبسی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیرہ۔ کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا** جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشر

فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے جتنی ملتی تھی۔ میں نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اس نے کہا ہاں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ الحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ ان کے پاس آئے کعبہ نے وہ کتاب ان کو دی تاکہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آگئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غصہ آگیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطر پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا  
فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ  
الْخَاسِرِينَ۔  
جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے گا تو  
اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ آخرت میں  
خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُسی روز احبار یہودیوں سے بیابیس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سینہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۳)



حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا | خارجم بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کہ تغیر و تبدل را بدان رانیت یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اُس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر | حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیتِ ابراہیم یعنی مکہ مکرمہ سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دینِ حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُؤْتِيكَ أَنْ

يُظَهِّرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

دکتاب الوفال ابن جوزی ص ۱۶۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۱، دلائل النبوت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا

محمی کر دیا گیا۔ خود نعتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیکے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آگئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پالنے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ج ۱، خصائص کبریٰ ج ۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

**کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا** | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَى غَفْلَةٍ يَا نَبِيَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ فَيَخْبِرُ أَخْبَارًا صَدُوقٌ خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور مجرموں میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ج ۲، ج ۱، شواہد النبوة للعلی بن ابی طالب ج ۱)

**تورات میں سیرت مصطفیٰ** | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرد

کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّحُوفِ الْقَتَالِ مِثْكَابِ الْبَعِيرِ وَيُدْبِسُ الشَّمْلَةَ وَيَحْتَوِي بِالنَّكْشَةِ سَيْفَهُ حَلَا حَاتِقَهُ ضُحُوكَ كَمَا مَسَّحَى بِهِ سَهْمٌ بِمِثْمِثِهِمْ نَظْرًا مِثْمِثًا

گے اور کریم انفس ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی

ایسا ہوگا کہ قسم فرماتے ہوئے ان کے آفری دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ علیہا السلام کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلواریں برداش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷)

ابن ابی عمیر نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا

قَبِيلَهُمْ يَدْرُسُونَ ذِكْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُونَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِرِهِ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ الْوَالِدِ الْوَالِدِ وَانْتَكَبُوا وَانْتَكَبُوا - بنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا جو ان کے کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۷، طبقات ابن سعد ص ۱۷، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں یحییٰ میں اس کی زبان سے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ کے یہود کے پاس آیا تھا۔ اجماعاً فتد اکروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو وہ سب یہود بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۷، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مسوٹ ہوگا جو اس

نبی کو دیکھے گا اس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے۔ لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۶۶ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۷ ج ۱)

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ کے یہود کے پاس آیا تھا۔ اجماعاً فتد اکروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو وہ سب یہود بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۷، خصائص الکبریٰ ص ۶۵ ج ۱)

ابو عامر راہب کا نشانِ مصطفیٰ بیان کرنا

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِينٌ عَلَىٰ دِينِ الْحَنِيفَةِ مِمَّنْ سَبَّحَ دِينِ يَوْمَئِذٍ - اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ يَنْتَظِرُ خُرُوجَ الْبَنِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا  
انتظار کر رہا تھا۔

(کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص لکبرائے ص ۶۱ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص)

مہودی ہمسایہ کا بیان

سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبدالمشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔ قَالَ نَبِيٌّ يُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هَذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِسَيْدِهَا نَحْوِ مَكَّةَ وَ الْيَمَنِ. تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

۱۰ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غنیل الملائکہ ابو عامر کے رط کے تھے۔ مدارج النبوة۔

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کتہ پتہ بجائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب التوفیق ص ۱۲۸-۱۲۹ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ط ۱ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

### یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ تباہیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھریے ان کی آنکھوں میں سُرخی ہوگی۔ مہر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور انہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد منہاج، تاریخ طبری منہاج، ج ۱، تاریخ کامل ابن اثیر منہاج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزہل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیہبان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر میزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خصوص اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب کبھی بارشس کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارشس کے لیے دعا کرتا تو بارشس ہوجاتی جیسا کہ موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

یا معشر یهود ما ترون اخرجنی الی  
ارض الجوع و البؤس۔  
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس  
بھوک اور تکلیف الی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

اِنِّی قَدِمْتُ هٰذَا الْبَلَدَ  
اَلْوَكْفُ خُرُوجِ نَبِیِّ قَدْ اَظْلَمَ  
زَمَانُهُ فَلَا نُسْبِقَنَّ اِلَیْهِ  
یا معشر الیہود فانه یبعث  
بِسَفْکِ الدِّمَاءِ وَ سَبِی  
الدَّرَارِیِّ وَ النِّسَاءِ مِمَّا  
خَالَفَهُ فَلَا یَمْنَعُکُمْ  
ذٰلِکَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا کہ یہ شہر اس  
نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے جو عنقریب ہجرت  
فرمانے والے ہیں مجھے امید تھی کہ شاید وہ میری  
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان  
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب  
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان  
لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو  
لپٹنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان  
کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ سکے۔  
یہ کہہ کر وہ مر گیا۔

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا

یا بنی قریظہ واللہ انہ النبی الذی  
عہد الیکم فیہ ان الہتبان .  
فنزکوا فاسلموا واخسروا واما  
ہم واما الہم واما الہم .

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشبک یہ وہ نبی ہیں جن  
کے متعلق تم نے ابن البیان سے وعدہ کیا تھا۔  
پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور  
اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرنے لگے۔

(کتاب الوفاۃ ج ۱، طبقات ابن سعد طبع ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

محدث بیہقی اور ابن حجر  
عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا علیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت حارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سنا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سنتے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مشرف باسلام

مے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی ادوہ میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام یحییٰ تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ ج ۱ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فتاویٰ رضویہ دار الفکر لاہور)

ہوا۔ اور وہ پس آکر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۰۱)۔  
 ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مروی ہے جب  
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر  
 سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ  
 لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے  
 کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا :  
 أَيُّهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ  
 اے لوگو! آپس میں سلام پھیلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا  
 اَطْبِعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا  
 کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ  
 الْآرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ  
 لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے  
 نِيَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔  
 ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۰۰ مدارج النبوت ص ۱۲)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے  
 كَانَ وَجْهَهُ نُورٌ يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ  
 سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچے کی نرالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز  
 کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آ کر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین  
 و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔  
 لَنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ لِيَخْرُجَنَّ  
 اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)



مِنْ صُلْبِهِ وَكَذَلِكَ يَصِيرُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا۔  
کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزندِ جبارِ جبارِ ظاہر ہوگا  
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البکری للسیوطی ص ۱۲۱ ج ۱ حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲)

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب  
کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت  
خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب کبریا، شہنشاہِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ اصلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا۔ کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی  
اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں  
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی  
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعۃ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔  
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب  
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو اُنہوں نے کہا۔ یا اخی ان ہذا الامر  
يَكُونُ مِنِّي بِنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اسے برادر! یہ نور بنو عبدالمطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد  
مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔  
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا محنت جگر حضرت خالد حبیب  
مشرق باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ  
خواب عرض کیا تو نبی غیب وان محمد مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وَاللّٰهُ اَنَا ذَا لِكَ  
النُّورُ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(کتاب الوفا ص ۱۸۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں شہانا پھول پھولا نور کا  
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

## یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفویٰ کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابومخرا عقیلی فرماتے ہیں کہ لوہا بیل  
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا  
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

والشہار ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رحبر تھا جس میں تورات  
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔  
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اوہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت  
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُنِي تُوْرَاتِكَ نَعِيْتِي وَصِفَتِي  
وَ مَخْرَجِي كَمَا تُوْنِي اِس تُوْرَاتٍ مِيْرِي نَعْتٍ وَصِفْتٍ اُوْرَبْعَتٍ كُوْپَايَا هِيْ؟ اُس  
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَللّٰهُ  
اَشْهَدُ بِالَّذِيْ اَنْزَلَ التُّوْرَةَ عَلٰى مُوْسٰى اِنْ لَنْجِدُ نَعْتَكَ وَرَمَانَكَ  
وَصِفَتَكَ وَ مَخْرَجَكَ فِيْ كِتَابِهٖ لِيْكُنْ مِيْنْ كُوْرِيْ وَيَتَا هُوْن اِس ذَاتِ كِيْ قِسْمِ كِي  
ساتھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی  
کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو  
پایا ہے۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. تو حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَقِيْمُوا اِلَيْهِوْ دِيْ عَنِ صَا حِبِكُمْ وَ قَبِيْضَ  
الْفَتٰى اَفْصَلٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اس یہودی کو اپنے ساتھی  
بیٹے سے بٹا دو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۲۳، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر  
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التوراة صفة

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ يَدْفَنُ مَعَهُ تُوْرَاتٍ مِيْن  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ  
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۰۰)

خصائص الجبرئیل ص ۱۲۱ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

علامہ یوسف بن اسماعیل النجفی قدس سرہ  
الزبانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں  
جیسے تورات میں ذکر ہے!

بے کر یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس  
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورہ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم  
نے عرض کیا يَا مُحَمَّدُ مَنْ عَلَّمَكَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ  
کو اس سورہ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا۔ جب وہ یہودی عالم اپنے  
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰهِ اَنْتَ مُحَمَّدًا  
لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا اَنْزَلَ فِي التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراہ میں نازل  
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے  
کنڈھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ  
حضرت فلکان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری

بیٹے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم نے فرمایا اَلْقُرْآنُ التَّوْرَةُ  
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟  
تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا بَشَدَةُ هَلْ تَجِدُنِي فِي التَّوْرَةِ وَالْانْجِيلِ كَمَا  
تَوْنِي تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ تَجِدُنِي  
نَعْتًا مِّثْلَ نَعْتِكَ وَمِثْلَ هَيْئَتِكَ وَمِثْلَ مَخْرَجِكَ ہم نے آپ کی صفات تورات اور  
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَ إِنَّا هُمْ لِأُمَّتِي وَإِنَّهُمْ لَأَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنہجانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات | علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم، علامہ علی، علامہ یوسف نہجانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفتخرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ (روٹی۔ کوڑا کرکٹ والی جگہ) پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ تو مبنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

إِنَّا أَنشَأْنَا التَّوْرَةَ وَنَظَرْنَا إِلَىٰ اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَىٰ عَيْنَيْهِ وَصَلَّىٰ عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَالِكَ وَغَفَرَتْ ذُنُوبَهُ وَرَدَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوریں

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(مختصر البکری ص ۱۳۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۴ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بودور انجیل نام مصطفیٰ آل سرغیبداں بحر صفا!

بود ذکر علیہ ہا و شکل او بود ذکر غزو و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیاں بہر ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نام شریف رو بہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲۲ دفتر اول)

لے نو ہابیر کے آرگن الہدیت دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے جو تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت بحال کسی

مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار الہدیت دہلی ص ۱۱۱ کالم ۱)

مے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی

بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ

صاحب مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف

و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا

تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکیر ص ۱۱۶ جلد سوم۔ امداد المساق ص ۲۲-۲۷)

فاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہ، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبدالغنی پھولپوری دیوبندی

کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۲۰ مولوی محمد اختر دیوبندی)

(فقیر ابوالخیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں  
کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

## مولوی اشرف علی تھانوی

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں  
مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اگل و شرب کا۔ ان  
سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس  
مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم  
شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زخماں ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ  
نصرانیوں کے اس عمل کو نام محمد

## اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت

صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس  
کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شہ امیران و وزیر  
نسل ایساں نیز ہم بسیار شد

در پناہ نام احمد مستجیر  
نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف ص ۱۷)  
اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی  
رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (مخار بہ امرار) سے مامون  
رہے۔ نہ امرار کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا) ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک  
روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔  
اور ان سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق  
ہو گیا۔

(کلید مثنوی ص ۱۱۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند  
تا کہ نورشس چوں مددگاری کند

نام احمد چوں حصار سے شد حصین تاجہ باشد ذات آل روح الامین

(مشنوی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کا ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرمہ کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید مشنوی ص ۱۵۵-۱۵۶

۱۱۵

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا  
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

نام احمد داستندے مستہاں	واں گروہ دیگر از نصرانیاں
از وزیر شوم راے شوم فن	مستہاں خوار گشتند از رفتن
گشتہ محروم از خود و شرط طریق	مستہاں خوار گشتند آل فریق
از پئے طوبار ہائے کثر بیاں	ہم محبط دین شان و حکم شان

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منحوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے منہوٹ ہو گیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا) (کلید مشنوی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا افسار  
نور محمدی کو کوئی ستم نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان جعفر  
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے  
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوتے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور  
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وہ نور ان کو گراں  
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا  
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردار وتم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا  
بَكَوْنَا وَحَزُنْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَطْهَرُ بَهَارًا رَوْنَا اور غمگین ہونا  
اس ہستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا ان هَذَا الرَّجُلِ يَطْهَرُ  
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص  
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی  
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام  
ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا  
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے

جواب کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ  
اس پر آسمان سے وحی نازل فرمائے گا۔ (کتاب الاذکار و مصباح السور والافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا  
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت  
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں  
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔



تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا۔ **أَتَعْلَمُ آتِي رَسُولُ اللَّهِ كَمَا تَعْلَمُ كَيْفَ تَعْلَمُ** کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوایا نے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ **إِنَّ الْقَوْمَ لَيَعْرِفُونَ مَا أَعْرَفْتُ وَإِنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ مُبَيَّنَّتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَكِنَّهُمْ حَسَدُوكَ**۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں۔ آپ کی صفات اور تعریف کا توہریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوایا کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے امید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔  
(تیسس ایلیس سنہ ۹۸۰۹۶)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ  
محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ  
تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤساء قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا یہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تا کہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ **فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي طَرِيقِ الْبَرِّيَّةِ وَإِذَا بَعَثَكِرْمِنَ الْيَهُودِ شَاهِدِينَ مُبْتَدِعِينَ فِيهِمْ وَهُمْ نَحْوُ سَبْعِينَ فَارِسًا**۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلواریں سونٹے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے ذہنی ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا: **نَقَلْنَا عَبْدًا لِلَّهِ هُمْ عَبْدُ اللَّهِ كَوَقْلِهِ كَمَا يَأْتِي**۔

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْاَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حِيَةً لَجَمِيعِ الْمَلَلِ فَخَنُّ نَقْلُ عِبْدِ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ قَبِينَا مَخْنُومٌ وَإِيَّا هُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بَعَسَكِرْمِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ بِهَمِّ أُنْ مِنْ سِمْ مِ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا۔ اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲۷ تا ۲۸)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و ہیئت اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی میں نے بحیرہ کی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بَنَ أَخِي أَهْوَى النَّبِيُّ التَّيُّ كُنَّا نَخْبِرُ بِهِ أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ (دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی | **بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے** جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ

لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وَلِدَ هَذِهِ لَلنَّبِيِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ

آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے

جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا

میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکارِ سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب

اُس نے حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي

اسرائیل اَفْرَحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَيَسْطُوْنَ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ

خَبْرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ خُذَا كِي قَسَمَ بِنِي اسْرَائِيْلَ سَ نَبُوْتِ چلی گئی۔ اسے

گر وہ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو! سو بجز اتم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص البکری ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، زرقانی ص ۱۲۰ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ سچ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ بَجْمٍ أَحْمَدُ الَّذِي يُؤَلِّدُ بِهِ  
 آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ  
 هَذِهِ اللَّيْلَةَ - طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

کتاب الوفا ص ۹۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بیہقی ص ۱۱۱، البیہر حلبیہ ص ۱۱۱، المصاب اللدنیہ ص ۱۱۱، انوار المحدثہ ص ۱۱۱، حجة اللہ  
 علی العالمین - زرقانی شریف ص ۱۱۱، ما ثبت من السنة ص ۱۱۱

عیص نامی راہب کا ولادت بعثت اور انتقال کا بتانا

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی  
 علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عربوں  
 شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ  
 هَرَّ الظَّهْمَانِ فِي اَيِّ شَامِي رَاهِبٍ رَهْبًا تَقَى - جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے  
 صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا  
 تھا کہ اے اہلبیان مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع  
 ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ  
 کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور  
 جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس  
 کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خون کی زمین کو اختیار کیا  
 ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم  
 حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سردی کائنات علیہ افضل  
 الصلوة والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس  
 گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

بے شک وہ راکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں  
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے  
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔  
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی  
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَاكَ الْمَوْلُودَ الَّذِي  
كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ  
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتَجْمَعُ عَلَّعَ الْبَارِحَةَ  
(خصائص البحر ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس  
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی۔ بلکہ اُس  
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی سترگنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب  
اس درخت کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ  
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو  
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت  
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔  
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس  
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی  
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس  
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے  
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنَّ  
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَحْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يَهْدِيكَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ  
وَيَدِينُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے ٹھک جائیں گے یعنی اُس کے  
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۹۸-۹۹ ج ۱، ذوقانی شریف مسج ۱، کتاب الوفا)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ  
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے  
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو  
کافروں نے شہید کیا تھا، وہ جامہ صوف خون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا  
کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہو جائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی  
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی  
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل  
کے درپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱، خیر المونس ج ۱، ج ۲، موارد المغنیہ ص ۵)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں حضور  
پُر نُوْرٍ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ مُحَمَّدٍ مَصْطَفٰی اَصْلٰی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک  
یمن تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پر ٹھہرا تھا اُس نے مجھے  
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نتھنے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں میں نے اس کو  
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نتھنوں کو نور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُہِیْ  
اَجِدُ مَنَعَدَیْکَ مُلْکًا وَفِی الْاٰخِرِیْنَ نَبُوۡۃً۔ میں نے تمہارے ایک نتھنے میں بادشاہت  
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے  
شادی کر کے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو اپنے والد بنت وہب  
بن عبدالمنف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔  
(کتاب الوفا ص ۸۴-۸۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے ادا کا بیان | علامہ یوسف بن اسماعیل  
البنہانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ  
کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب  
کہہ رہے تھے قَدْ قَرَّبَ مَبْعَثُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا يَأْكُ صِلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک رستی  
ظاہر ہوئی اور میں نے اس رستی کو پھرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس  
رستی کو نہ پھر سکا۔ فَأَوَّلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَآتَهُ لَا

يُذِرُكُهُ تَوَأْنُهُمْ نَعَى اس کی تعبیر یہ بتائی کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔  
اور یہ شخص اُن کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔  
وَأَمْرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكَوْهُ أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت  
کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے  
زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول  
کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی  
شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت  
للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱)

امتِ محمدیہ کی شان | شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی  
تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابونعیم بروایت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرنے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی امت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر امتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ ساتھ چلنا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موتے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر موتے کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ کیا تم نے ایسا کہیں پرٹھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پرٹھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی امتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پرٹھا ہے۔

(مدارج النبوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان

ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں کہ جب حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گفتگو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا چچا نے دریافت کیا کہ بھرا کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب تک جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ص ۳۹۸ ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)



غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن  
تورات میں مدینہ منورہ کے نام | خاں محبوباوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن بطائف

ابیان میں لکھا ہے کہ سہیل کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ  
طابہ، طیبہ، جلیڈہ، حابرہ، مجبہ، مجوٹہ، قاصمہ، مجبورہ، عددا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۶۸ ج ۱۱)

کعبہ احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب  
کر کے فرماتا ہے۔ يَا طَيْبَةَ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ اِرْفَعِ اجَا جِرْكَ عَلَيَّ  
اجاجیر لقری۔

(ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام | حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں:- تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں  
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱، حجة اللہ ص ۱۲۵)

سیدنا موسیٰ کا امت محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا | حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسَى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ  
التَّوْرَاةُ كَرِهَ حَضْرَتِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرُتُوْرَاتِ نَازِلِ هُوْنِ اُنْهَوْنِ نِي اِسْ مِ اِسْ اُمْتِ  
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہِ الہی میں عرض کیا یا رب انی اجد فی الالواح امۃ ہم  
الاحیدون السابقون اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت کا  
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي  
اس کو میری امت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحْمَدُ وَ اَحْمَدٌ مَحْتَبَةٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى  
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ كِي اُمْتِ هِي بِمَعْرِضِ كِي يَادِبُ اِنِّي اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمُ السَّابِقُونَ  
الْمَشْفُوعُ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِي۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی امت  
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس اس کو

میری اُمت بناوے تو اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بناوے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوتے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاہِرًا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التبا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْفِیْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فی کھانے اسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التعمیة و النسار کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بَطُوْنِهِمْ و یُوْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھانے کی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بناوے تو جواب بلا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُنِیْ الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبْ لَهَا حَسَنَةً وَّ اِحْدَاةٌ فَاِنْ عَمَلْهَا کَتَبْ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ لیا جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بناوے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوة والسلام

کی اُمت ہے پھر عرض کرنے لگے يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُم بِسِيْتَةِ وَّلَمْ يَعْمَلُوْا بِمَعْمَلِهَا تَكْتَبُ وَاِنْ عَمَلُوْا عَلَيْهٖ سَيِّئَةً وَاَجِدُهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ. اسے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد

مجتبے علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیٰمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ يُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَاْلْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الصَّلَاةِ الْمَسِيْحِ الدِّجَالِ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ. اسے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے سب سے بڑے مرکز دجاں کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنا دے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةٍ اَخْتَمَدُ اسے رب کریم! پس مجھے نبی احمد مجتبے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی بنا دے۔ (جو اہر البحار ص ۲۷۷ ج ۱، خصائص البکری ص ۱۰۶ کتاب الوفا ص ۲۹ ج ۱،

جلال الافہام ص ۱، الصلوٰۃ و السلام ص ۱۰۶، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۰۶)

## موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے نجات رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶) ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ اَوَّلِيَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (پا ع ۱۷) یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ۔ (پا ع ۵) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت والے

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

۱۔ دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ اَوَّلِيَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو دیکھتے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قُرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتقرب ہو جب بھی یہ بات لازم آئے گی کیونکہ اجنبیت اولویت بالتقرب کے لیے اقربیت تو دوجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا (تحدیر الناس من مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس نکل کی ہے سواری کس کی ہے انتظاری!

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے!

**شوکتِ مصطفیٰ** | پُرانا عہد نامہ کی کتاب 'طالک' کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہونا گہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کار رسول جس کے تم آزر و مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تابی۔ اور جب اس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طالک باب آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اس کے آنے کے دن کی کس میں تابی ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیراٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ مہینت لزوم سے کائنات کو بقعہ نور بنایا۔ بت زرنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرند چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ طائفہ اور حوریں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے مملات کے کنگرے گر پڑے آتش کہہ فارس جھک گیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا

**فاتح رسول** | انجیل کی کتاب یوحنا عارف کا مکاشفہ کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا کہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب آیت ۲)  
 یہ پیشگوئی بھی سرد کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ  
 کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی  
 کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارمو افان ابکم کان رامیا کے  
 حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرداری کا تاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا فخر۔ آپ کے اسما شریفہ میں سید آپ  
 کا اسم شریف ہے۔ فتح کا ذکر رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (پہلے)

بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا

سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسولِ اعظم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۲ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف  
 ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور  
 ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (انجیلوں باب آیت ۸ تا ۱۰)  
 مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی  
 تشریف آوری کا ذکر ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے بلکہ ہمہ گیر  
 رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیم  
 جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ  
 تعالیٰ کا رسول ہوں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ  
 اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پہلے ۱۰)

اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے  
 اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے  
 تمہیں بھیجا سامنہ وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر  
 سنانا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

فَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ  
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِدًا  
 وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى  
 اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسَيَّئِرًا

(پ ۱۳۷)

چمکا دینے والا آفتاب۔

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے  
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا  
اور ڈر سنا تا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً  
لِلنَّاسِ مَبَشِّرًا وَنَذِيرًا۔

(پ ۱۳۷)

کیا خبر کتنے آسے کھلے چھپ گئے  
سارے اچھوں ہے اچھا ہے سمجھئے  
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!  
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے  
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے  
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک  
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا  
ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۱۰ تا ۱۱)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ  
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ  
مِنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورِ قُرْآنٍ دِیَاہِ۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ  
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًا وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَالٰی نے میرے نور کو پیدا  
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیث قدسی بھی ہے۔ لَوْ لَآكَ لَمَّا  
خَلَقْتُ الْاَفْلَآكَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نورؐ علیٰ نور کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح

حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔

**غیب کی خبریں دینے والا نبی**

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي حَبَّأَ بِالصِّدْقِ وَصَدَقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لاتے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈرو اسے ہیں۔ (پطالع ۱) اور

لَيْسَيْنِ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ  
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
پر بھیجے گئے۔ (پطالع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا  
وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پطالع ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

توہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اسی شفیع بوماں نیدر سلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ  
اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب ال محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا  
(تحذیر الناس من مطبوعہ دیوبند) ہوں۔

انجیل پڑھتا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔  
دُنیا کا سردار | کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۲ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دُنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المنین علیہ افضل الصلوات والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے مجلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم



سے یوم میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ  
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۶)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ انا سید ولد آدم اور انا سید المرسلین۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

تاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے

قوموں کے پیغمبر آ تو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ

سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کون و مکان باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التعمیر والنار کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریفِ آوری کی بشارت اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی

لئے ابنِ حجر نے شرحِ تصدیرہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فَمِنْ فَضْلِ النَّبِيِّ اسْتَعَارَهُ الْفُضْلَاءُ - !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے

مالک کر لی ہے۔

## موجودہ انجیل میں شانِ مصطفویٰ

تاریخِ حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نورؐ اور علیؑ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعمت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

ایک دن سینہ عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مائے یمین

### نجران پادری کا بیان

در کتب خود صفت پیغمبر کے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ این زمان ولادت اوست صفت وے چنی و چناں است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہ ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوسے نظر کرد و چشم و پشت و قدم وے را احتیاط نمود و گفت آل پیغمبر کے گفتم این است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی ص ۱۱۱)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں متوکلہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی بہانہ نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ

انْتِ فِي تَسْبِيَةِ اِبْدَا هَيْمَ  
ابنِ عَمِي يَزْعَمُ اَنَّهُ  
نَبِيٌّ فَاذَا قَوْمُهُ فَنَجَتْ  
بِسَلَا اَشْهَدَا اِلَيْكَ -

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکتومہ میں میرے  
چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان  
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر  
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے  
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس  
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے  
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان  
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آ رہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو  
غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ  
ہے۔ بس وہی قد و قامت، وہی جسامت اور وہی آپکے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔  
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں  
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوهُ وَّلَيَّقْتُلْتَب  
مَنْ يُبِيدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ  
لَنَبِيٍّ وَّلَيَّظْمَنَّهُ اللّٰهُ - (مصحح الزمّاد  
ج ۲۳ ج ۱، فتح الباری ص ۷۷، طبرانی شریف  
رہے گا۔

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۷۷ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۷۷  
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکتومہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں  
ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پوچھا۔

آمِنٌ أَهْلُ الْحَمَامِ أَنْتَ  
کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنَبَّأَ  
کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں  
فِيكُمْ۔ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔  
جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا  
غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی کسی  
النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ۔ کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے  
پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے  
کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر  
بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں  
نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں  
بھ آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ  
ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبِكُمْ وَ أَنَّ هَذَا  
ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔

الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔  
اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے

۵۶-۵۷، دلائل النبوت لابو نعیم شواہد النبوة  
بعد خلیفہ ہیں۔

فَارِسِيٌّ مِنْ تَرْجَمَانِ السَّنَةِ ۱۲۵-۱۲۶ ج ۲ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لاما م بھاری دلائل النبوت

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و ہابیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی  
لکھا ہے کہ، قَالَ الَّذِي أَرَاهُ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَمَا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيٌّ الْاَهْلَ ذَا النِّبِيِّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحيح ص ۲۳ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کی صورت بھی دکھائی جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحيح ص ۲۳)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُّسَلَّمٌ

وَلَوْ اَصَابَ الْقَبْطَ وَالسُّوْمَ اِتَّبَعُوْهُ بِسُكِّ مُحَمَّدٍ مَّصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر قبطلی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱۱ ج ۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت منگلوں ہوں گے

فرماتے ہیں کہ سطحِ عنسانی ایک ایسا کابن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی بڑی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شانوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس میں پائنتی سے لے کر بالیں تک جھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحالف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحالف کو اور اپنے حسبِ نسب کو اس سے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحالف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں اور آخر گفت کر دیا کہ جو انہوں نے پوچھا

عبدمناف کہ براہ راست خواند و اصنام را نگوئند گردانند و خدائے یگانه را پرستند و دوسے را خلفار  
باشند و نشان ہر یک را بہ تفصیل باز گفت و ہمچنین از طوکے کہ بعد از ایشان باشد خبر در دو تفصیل آن  
در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبدمناف کی نپشت سے ایسا ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو  
از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو رنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفار  
ہوں گے پھر ان خلفار کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا  
ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فایسی ص ۱۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۸-۱۶۹، خصائص البکری ص ۸۷ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تا قیامت ہوگی

بین کے بادشاہوں میں  
سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا۔ جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے  
اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب  
بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان  
کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سطح غسانی اور شق  
کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سطح آیا اور بادشاہ کا خواب  
خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر  
نکلے ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر عیشہ و اسے غالب ہو جائیں گے۔  
بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سطح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سطح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابی ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سطح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سَطِیحٌ نَبِیُّ زَكِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَسَلِيِّ  
 ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بندوں بالاک طرف سے  
 اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کن سے ہوگا؟  
 سَطِیحٌ رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي  
 قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت  
 اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟  
 سَطِیحٌ نَعْمَ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفِيهِ الْمُحْسِنُونَ  
 وَيُنْتَقَى بِهِ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک  
 اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سَطِیحٌ بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو توشیح کا ہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا  
 تذکرہ کیا۔ توشیح کا ہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سَطِیحٌ نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ  
 الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔  
 ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف  
 لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت  
 تک قائم رہے گی۔  
 کتاب الوفا ص ۷۲ ماہ شواہد النبوت ص ۱۶۱  
 خصائص الکبریٰ ص ۸۰ ج ۱

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب  
 اوس بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

**آلِ غَالِبِ كَيْ لِي دُعَامِ**

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عردسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا  
 کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں سپاری کہے





کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قیل کے پاس لے جائے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم انہی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں انہی سواریوں پر تلوا رہی حامل کیے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں درتچے کے نیچے بٹھرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درتچے ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گمشدے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرس پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درتچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امرار و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم! کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جو اب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درتچہ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درتچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جند ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے تو وہی جنبش میں آجاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کروایا گیا ہے۔ جہاں مجلہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرنا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھا اور ہم بھی اعادہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔ جو زر و جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔ اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سرواے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص اپنے محاسن اور محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھی گویا وہ زندہ تھا۔ اور سنس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر گریہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوب صورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔ نہیں۔ کہا یہ جیسے بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغربِ شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغربِ شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ اعظام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم ابراہیم بن عبدالمطلب اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضد بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضد بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اسے نضد! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ کہا تو آواز آئی اے نضد! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاَعِيْنِي ابْنِ مَرْثَمٍ وَكَلَّمَ رَاْسِي اُمَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَي الصَّلَاةِ کہا تو آواز

آئی طوبیٰ لمن مشى اليها وأطبب اليها۔ جب حتى على الفلاح کہا تو آواز  
 آئی قد أفلح من أجاب جب الله أكبر کہا تو آواز آئی اسے نضد! تو نے کلمہ  
 اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے  
 تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی  
 بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی اُمت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت  
 ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شکاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سفید  
 بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمة اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمة اللہ

کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کار حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ  
 اللہ علیہما کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی  
 کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں  
 کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے میری طلاقات نہیں ہوئی۔ میرا اسلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے  
 کہیے کہ لے عمر فاروق! سدا وقارب فقدنا اکامرا اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور  
 غائب ہو گیا۔ حضرت نضد رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت  
 سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ  
 ہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا  
 سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
 وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت کریں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 چار ہزار ہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان  
 کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد البیروۃ فارسی ص ۱۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ

شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایو عینس گرجا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تھن لے کر آتے اور وہ ان کے لیے دعائیں کرتا۔ میں نے اس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور اتہام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ كَمَا أَنْبَأَ كَرَامِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ كَيْسِيِّ نَبِيِّ كَأَنَّ بَاقِيَ سَبَّ؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسے علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَنَّا بِعَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو تیرا عیسے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ هُوَ النَّبِيُّ الْأَمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدُ اور اس نبی امی عربی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ لَيَفْدُونَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يُهَاجِرُوا إِلَى أَرْضِ ذَاتِ سَبَاخٍ وَنَحْلٍ يَدِينُ بَدِينِ ابْنِ إِهْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ سے اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک ہوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان كَرَامَةُ تَعَالَى اِيسَى خُصِيَتْ سَ نَوَازِي كَا جَرِيْلِي فِي مِيْن سَ كَيْسِي نَبِي كُو بِي عَطَا نِيْسِي هُوْلِي كَا نَ النَّبِي يُنْعَثُ اِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهٗ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا اَيْنَمَا اَذْرَكَتْ الصَّلَاةُ تَيْسَمُ وَلِيُصَلِّي وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يُصَلُّونَ اِلَّا فِي الْكَنَاسِ وَالْبَيْعِ وَهُ لَبَنِي قَوْمِ كِي طَرَفِ اَوْرَسَبِ لُكُوْنِ كِي طَرَفِ مَبْعُوْثِ هُوْنِ كِي اَوْرَانِ كِي لِيْسَ تَامِ زَمِيْنِ كُو سَجْدِهٖ كَا هٗ اَوْرِيْ كِي نِيَا دِيَا سَبَا نِي كَا تَا كَرِ جِهَانِ كِهِيْنِ نَمَازِ كَا وَقْتُ اَسْبَا نِي تُو تَمِيْمِ كَرِيْنِ اَوْرِي نَمَازِ پُرْطُو لِيْسِي اَوْرِي جُو لُو كِ اَسْبَ اَسْبَ اَسْبَ تَمِي اِنِ پُرْخِي تَمِي دُو كَرِ جُوْنِ اَوْرِي عِبَادَتِ خَانُوْنِ كِي عِلَاوَهٗ دُو سَرِي مَجْدِ نَمَازِ

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب النفا لابن جوزی ص ۱۱، شواہد القبرۃ ص ۱۱)

شاہ جلس اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ | علامہ عبدالرحمن عیالرحمہ ترمذی فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد عشرہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبدالمطلب و ہب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اسے مبارک بادینے کے لیے یمن میں منسار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح

اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس

بکلیا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دارالضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے مختص کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں بکالائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے

بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے

کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب مکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت

ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تمہارے یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور

دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور یہی اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔

اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمان قرآن فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عن ابن مسعود کہے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزین نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزین نے کہا اے جان برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزین بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مفرد فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سواریا یا زیادہ شرب جاتا اور اسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے احوان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر صنایع کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آہ کر تا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تعصیر نہ ہوگی یعنی تم اپنے فرائض سے ابھی عجز و غمڈ برا ہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دو دو چادریں۔ سو سو اونٹ

اور پانچ پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ اُن کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲)

حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن افضلت مجھ سے عقبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جوہنی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عقبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زور خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملک یمن میں جایا کرتا تھا میں امیہ بن ابی افضلت کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ ہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں نبی عبدمناف کے ایک رطل کے کی متابعت کرے گا۔ اور اسے ابو سفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی افضلت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے



حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر متنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ ان سے صورتِ حال بیان کی۔ ان میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسول خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (مشواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور  
 حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہِ رسالت میں  
 پوری نے خصائص الکبریٰ کے حوالہ

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تھے۔ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

ذَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ  
 وَجَدْتُ وَصْفَكَ فِي الْإِنْجِيلِ  
 وَ لَقَدْ بَشَّرَكَ بِنُ الْبَتُولِ -  
 (رحمۃ للعالمین ص ۲ ج ۲)

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ  
 مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل  
 میں دیکھا ہے۔ اور بتولِ مریم کے فرزند (عیسے)  
 نے آپ کی بشارت دی ہے۔

نہ جبار و بن عبد اللہ کا مفضل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

## حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نورؐ کے نور محمد مصطفیٰ  
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ  
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ زَمَلُونِي زَمَلُونِي مجھے کھیل  
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے  
بچپازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے  
تھے۔ آپ نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت  
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے ان سے کہا: يَا بْنَ عَمْرِو اسْمَعْ مِنْ ابْنِ آخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی  
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سُن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے  
کہا يَا بْنَ آخِي مَاذَا تَسْرِي اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ  
والسليم نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي  
نَسَّالَ اللهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ يه وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل  
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جو ان ہوتا کاش  
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے جلا رحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ یعنی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔

(روضہ لائف ص ۱۲)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ **وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمَئِذٍ الْفُتُكُ نَصْرًا مِّنْ رَبِّي** اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک نے مجھے زندہ پایا تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) ناظمیہ کرام: حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہ مصطفوی میں جو یہ عرض کیا: **هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَسَّالَ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ**۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکر سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین و بابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے کہ ورقہ کے موجد ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موجد تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موجد ہی رہے۔ نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حبیبی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری رطکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

آنحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ زبایا ہے جس وقت میں کہ حضرت یسوع کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور وہی کا زمانہ پایا ہے۔ عاقل ذہبی فرماتے ہیں کہ جب قدر احوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پتے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر ۷۰ سال سے تجاوز ہے۔ (فتاویٰ)

مجھ کو آتشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ ویر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار رکھنے کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو باپ نے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَنْ اَتَّخِذَ بِالْحٰثِیٰ غَیْبِیْ لَآخِجَلَّتْكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ (۱۹/ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا۔ کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو گیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ مجھے بتائیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لاپرواہ اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرا اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے سات

شکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات شکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خُدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پوری کو سُولی پر لٹکا کر سنسار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے برطو کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے مد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیب میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو تپہ بتاؤں۔

ابنہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وہ نبی دین ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین

پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔

ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ سدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان

مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا لگ گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لےجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرنیٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کر مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔  
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر  
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں  
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ وراہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصل قیمت کو کسی نے نہ پہچانا  
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔  
کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور  
خدمت کی وجہ سے علقاً علم نہ ہوا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف  
تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کرتا  
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا  
چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع  
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللَّهِ اِنْ هُوَ اِلَّا خَذَتْنِي الْعُرُوءُ وَاَعُوْ  
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔  
حَتَّىٰ ظَنَنْتُ اِلَيْ سَا سَقَطُ عَلَيَّ  
اور مجھ کو یہ غالب لگنا ہو گیا کہ میں ابھی اپنے  
صَاحِبِيَّ - آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے  
میں درخت سے اتر اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر لے  
بھی نہاؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہنا تجھ کو اس سے  
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہِ مصطفوی  
میں مانا ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشنیے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہربنوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشت مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی سچاں لیا۔ اور مہربنوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا ہے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیب کردگار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التنازل سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ۲۵۴، ج ۲، تاریخ ابن ہشام ۱۱۳، ج ۱، شواہد القبول فارسی ص ۲۱)

انجیل میں شہادت

اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین سیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص البکری ج ۱، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی اس حدیث میں سے ایک شخص مکرّمہ میں آیا۔ فَأَتَىٰ عَمَلًا لِّسُوْرَةٍ  
 قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمِ عِيدٍ مِنْ اَعْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک  
 مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کاج کی  
 وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرِيْبَاتِ افْتَدُ مَسِيْكُوْنٌ  
 فِيْكُمْ نَبِيٌّ يُقَالُ لَهُ اَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لائے  
 ولے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۱)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان  
 اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل  
 برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا  
 حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن  
 مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔



# انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ نبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء  
 مالک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے  
 متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

## نبیوں کا سرتاج

THEN ascended Jesus to the place whence the  
 saribes were wont to speak. And having beckoned with  
 the hand for silence, he opened his mouth saying. Biassed  
 be the holy name of God, who of his godness and mercy  
 willed to create his creatures that they might glorify him.  
 Blessed be the holy name of God. WHO created the  
 splendour of all the saints and prophets before all things  
 to send him for the salvation of the world as he spake by  
 his servant David saying. Before Lucifer in the brightness  
 of the saints I created thee. Blessed be the holy name of  
 GOD, who created the angels that they might serve him.

متب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فیقہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا  
 اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق  
 پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تجمید کریں۔

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول  
 کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے منہ سے

داؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدموں کی تابانی میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکر وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برنابا بس ص ۱۲)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرماوے  
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی اور پھر انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی  
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت  
سے یہ الفاظ چومے اور اپنی آنکھیں میس اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔  
(انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۲۹)

## مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری  
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے  
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا بس ۳۹ باب ۲۹)

## حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth from paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خُدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر بچاؤ پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رو کر کہا خدا کی مرضی ہو اسے میرے بیٹے کو توجہ آئے اور میں مصیبت سے چھٹکارا دوں۔  
(انجیل برنابا س ۱۱ باب ۴۲)

### شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں بکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو۔ جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو نے سقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟  
 یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کرتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ  
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلواتا ہوں جس کا تم  
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے  
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا  
 کلام لائے گا۔ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا ص ۵۰، باب ۴۲)

### باعثِ تخلیقِ کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant  
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I  
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)  
 is thy son, who shall come into the world many years  
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created  
 all things, who shall give light to the world when he shall  
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty  
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے  
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد  
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا۔ جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور  
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی  
 (انجیل برنابا ص ۴۹، باب ۳۹)

### نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابراہام تو نے بت پش پش کیا ہے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنابا ص ۵۲، باب ۴۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی امم الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشنے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے۔ عقل اور طاقت کی روح سے۔ خوف اور محبت کی روح سے۔ دانائی اور اعتدال کی روح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے۔ انصاف اور تقویٰ کی روح سے۔ شرافت اور صبر کی روح سے جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا۔ یقین جانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہر نبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اسے حمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا بس ص ۵۲ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبوبی | قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہوگا  
جو ابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا  
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا مگر بات نہ کرے گا  
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہوگا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول  
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں  
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد بہانوں یا شہد کی مکھڑوں  
کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک  
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آ کر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔  
خدا تمام برگزیدہ کو زندہ کرے گا جو پکار اٹھیں گے۔ اسے محمد! ہمارا خیال رکھو ان کی پکاروں



خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباں ص ۶۴-۶۵، باب ۵۴)  
 مقام محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التیمۃ والسنار کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا  
 عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,  
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a  
 friend, unto a friend when for a long while they have not  
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,  
 who shall say. I adore and love thee. O my GOD and  
 With all my heart and soul I give thee thanks for that thou  
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest  
 all for love of me, so that I might love thee for all things  
 and in all things and above all things.

اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے  
 (اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وہ بہت مدت سے نزلے ہوں۔ بولنے میں  
 پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا  
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور  
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب  
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباں ص ۶۶، باب ۵۵)

شفاعت کبرائے شفاعت کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباں میں اس طرح درج  
 ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.  
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask  
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger  
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when  
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

اور خدا اپنے رسول سے کام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے سو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جو اب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جاتا ہے۔ تاکر وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برنابا س باب ۵)

### رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them. O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM, ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than we are, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest to me is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confesseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمد اور وہ ادب کے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بگا۔ اسے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلائے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا اُن سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب مونسے کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جو تم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیریں کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ جلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تئیں اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناباس ص ۴۷-۴۸ باب ۵۵)

### انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whom shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب لکھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور لوگوں اور سب برگزیدوں کو بجائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے داہنے ہاتھ ہر ایک پہلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے زمین کا بجا کر اطمینان کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۶-۴۷ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ:

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

JESUS answered. LET not your heart be troubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD our creator who hath created you will protect you. AS for me. I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برناباس ص ۴۷-۴۸ باب ۵۷)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے بادل کا سایہ کرنا آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارات سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری مازر پاس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

تب اندریاس نے کہا! اُستاد! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جانیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا عدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تین ایماں دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رجم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل بچھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برناباں ص ۱۲)

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکار عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کنجبین میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا یا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خیر ار رہے۔  
(انجیل برنابا س ۵۷ باب ۷۲)

## مُبارک بادی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ جو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برنابا س ۵۷ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برنابا س میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں  
کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ:

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH. who shall come to announce.

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, we efore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, where upon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation.



of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتائے گا۔  
کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں منت کرتا ہوں۔ میں سچ بتا  
کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ  
مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے۔ رومہ بن اور  
قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر  
ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری رُوح تار ہے میں وہ سین  
ہمیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے۔ جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا  
کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے انبیا سے آواز دیا تو ابلیس  
نا پرہیز گاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ مٹا دیا۔ ہر سے  
سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب بیان دنیا میں آئے  
جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اُس نے سب چیزیں  
دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور سبوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔ اور وہ  
چھین لے گا جو آسمانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت ان کی نجات کے لیے آئے گا۔ جو  
اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ اور میں اُس سے نجات دلاؤں  
کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل متی، باب ۱۶، آیت ۱۷)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین بھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہم سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناسلستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

انجیل برناباس ص ۱۱۳ باب ۹۷

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose shall bless thee shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in so much that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the crowd lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!

تب کا بن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلاتے جائے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابل تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملکوئی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پرتیرا دین رٹکے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑنے اپنی آوازیں بند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔  
(انجیل برناباس ص ۱۱۳ باب ۹۷)

**دینِ محمّدی کا فائدہ** | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برنا باس ص ۱۳۸ باب ۱۳۸)

**میرا رسول چاند ہے** | حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد رشید برنا باس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ:

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں۔ جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برنا باس ص ۲۰۲، ۲۰۳ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برنا باس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سینا داوود علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

## زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزماں شاہِ مرسلاں محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی دلچ ہیں۔

میرے دل میں ایک نفیس مضمون جو شکار ہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے ہٹا کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصارہ اسی کا عصارہ ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت۔ اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسرؤں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراو اعود اور تاج کی خوشبو آتی ہے۔ لامتی دانت کے مخلوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ او ڈیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے ہانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام بُنے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اسی لیے اُمّتیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (ذبور باب ۲۵)

قارینصر کرام: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) صبح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان سپاہ کا شہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپکے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کاڑھیں اور سزا ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد دلانا۔ (۱۴) ابدالاباد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التناہ کی واحد ذاتِ بابرکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَّ عِیْسَى یَدْرِیضُنَا دَارِی !

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بکس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے      باغِ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے  
تیرے تو وصفِ عیب گناہی سے ہیں بہری      حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
لیکن رصفت نے ختم سخن اس پر کر دیا      خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت و سب سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی

بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّهُ سَيَاغِي مِنْ بَعْدِكَ  
نَبِيٌّ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ رَا  
صَادِقًا نَبِيًّا -

اسے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے انگوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرماؤں گا۔ اس کی اُمت اُمتِ محمود ہے ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اٰیۃ فَصَلِّتْ مُحَمَّدًا  
وَأُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ كُلِّهِنَّ  
اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی  
(خصائص اکبرے ص ۳۷ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲) اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَلْبَعَثْ مُقِيمِ الشُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَتِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت تورات کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنار کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت تورات کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۷)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد اٰیۃ اَسْمِعْ مَا اَقُولُ وَهَرَسِيْلِيْمَانُ فَلْيَقُلْهُ لِّلنَّاسِ مِنْ بَعْدِكَ اِنَّ الْاَرْضَ لِيٰ اَوْرَثَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهُ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲، خصائص الکبریٰ ص ۳۷ ج ۱)

علامہ یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ

مِنْ صَيِّفُونَ اِكْبِلًا فَمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکلیل (نبوت) محمود (محمد مصطفیٰ)  
صلى الله عليه وآله وسلم (حجة الله على العالمين صلاً)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک  
ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ  
نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درو دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُروردگار  
یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لِأَجْلِهِ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ  
وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ أَنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ لِي فِي الدُّنْيَا وَ آخِرَتِ آدَمَ وَ حَوَّاءَ جَنَّةٍ وَ دَارِ عَذَابٍ

(معارج النبوت ص ۱۲۱ رکن دوم)

پیدا فرمایا ہے۔  
ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ  
والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ  
پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التیمم والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و  
شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قالیبی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس  
فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں  
مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ  
جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے  
عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض  
کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ  
وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے  
خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱)



## انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے 'عہد نامہ جدید' میں ایک کتاب جس کا نام 'رسولوں کے اعمال' ہے، میں 'سچ' ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ 'ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔  
**حضرت آدم علیہ السلام** | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ سَيِّدَنَا آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَ وَنُونَ شَانُونَ كَ وَسَطِ مِ قَلَمِ قَدْرَتِ سَ لِكْهَاهُ وَ  
 ہے کہ محمد رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ شرح کتاب الوفا منسج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں مکرہ کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور واپس تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گروہ اولاد  
 بالوں سے لبیک پکارتے، تجبیر طنبذ آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس  
 خانہ کعبہ کی زیارت کو آتے گا اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا  
 کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحبِ خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا  
 مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں گا۔ اور محرم  
 نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے  
 ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کرادوں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے  
 تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث  
 میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام)  
 اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔  
 اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے  
 اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم  
 کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منظرین، ہتوتیوں اور حاجیوں  
 میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس  
 جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوتے گروہ اولاد ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور  
 نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۱۰۰ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عام شعبی سے راوی  
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّهٗ كَانَ مِنْ وَّلَدِكَ مَشْعُوْبٌ حَتٰى  
 يٰۤاَتٰى النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ  
 بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے  
 یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔  
 (خصائص الکبریٰ ص ۱۰۰ ج ۱، حجۃ اللہ علیہ وسلم) (مدارج النبوت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر ہجرت کی تو جب مکہ مکرمہ کی سرزمین پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی اَنْزِلْ يَا اِبْرَاهِيمُ۔ اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اتر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا حَيْثُ لَا ذَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ يٰهَا تُوَكِّيتُ بِيْهِ نَفْسِيْ اَوْ رُوْدُوْهُ بِيْهِ نَفْسِيْ تُوَكِّيلٌ عَلَيَّ السَّلَامُ نَعْرُضُ كَيْفَا هُمْ نَايْخُرُجُ النَّبِيُّ الَّذِيْ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْنِكَ الَّذِيْ تَتَمُّ بِهٖ الْكَلِمَةُ الْعُلْيَا۔ یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مسووث ہوں گے۔ جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دین اسلام) مکمل ہوگا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۶)

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکر مصطفیٰ  
سے مروی ہے :-

اَدْحَىٰ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَىٰ يٰعَقُوْبَ اِنِّىْ  
اُبْعِثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَلُوْكَآ وَاَنْبِيَاۗءَ  
حَتّٰى اُبْعِثُ النَّبِيَّ الْحَرَمِيَّ الَّذِيْ  
تَبْنِيْ اُمَّتُهٗ هَيْكَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ  
وَهُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاۗءِ وَاِسْمُهٗ  
اَحْمَدُ۔ (خصائص البکری ص ۱۲۱ ج ۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام  
محدث ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

مَنْ لَقِنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ  
اَدْخَلْتُهُ النَّارَ۔  
جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ وہ احمد مجھے اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم مَنْ اَحْمَدُ احمد مجھے اصلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ

اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ  
 الْجَنَّةَ حُرْمَةً عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وَ أُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ  
 میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام  
 زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں  
 داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے  
 پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین کتاب خصائص الکبریٰ ص ۲۳ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دَآيْتُ فِي التَّوْرَةِ اَنَّ  
 اللهُ تَعَالَى اَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَي  
 مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ وَمُوسَى اَخْبَرَ قَوْمَهُ اَنَّ الْكُوكَبَ الْمُعَسَّوْفَ عِنْدَكُمْ  
 اسْمُهُ كَذَا اِذَا تَحَنَّنَكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَادَ ذَاكَ مَا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.  
 میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر  
 سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ  
 فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلان ہے جب  
 یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف  
 آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام | اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔

اَنْ صَدِّقَ مُحَمَّدًا وَمِنْ اُمَّتِكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرمادو کہ ان میں سے کوئی ان کو پائے وہ ان پر ایمان لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ نہ ہوتے تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا فرمایا تو وہ متحرک ہوا۔ پس عرشِ معلیٰ پر میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ آتٍ  
يَوْمَئِذٍ يَدْعُهُمْ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا  
خَلَقْتُ آدَمَ وَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ  
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَ  
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاصْطَبَّ  
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کتاب لو فالابن جوزی ص ۱۱۳ ج ۱، شواہد الحق للنبھانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۹ ج ۱  
حضرت محمد بن زبالب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سن اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔ اور اہلِ سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر اور اپنے مبصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کر دو کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

يَا عِيسَى اسْمِعْ قَوْلِي وَ اطع يَا ابْنَ  
الطَّاهِرَةِ الْبِكْرِ الْبَتُولِ فَاِنِّي  
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَ جَعَلْتُكَ  
آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَاَيَايَ فَاَعْبُدْ  
وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ وَ خذِ الْكِتَابَ  
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَ بَلِّغْ  
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ أَخْبِرْهُمْ إِنِّي  
أَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّامِمُ وَ الَّذِي  
لَا يَزُولُ صِدْقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ  
الَّذِي أَبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .  
رحمة اللہ علی العالمین ص ۱۲۶ ، دلائل النبوت

وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں  
مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ  
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو  
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس سنبھلی کے اوپر سات چراغ تھے  
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے، سنبھلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے میں نے  
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّي زُرِّيَا بَالٍ  
يَعْنِي مُحَمَّدًا وَهُوَ يَدْعُو بَابِي  
وَإِنَّا اسْتَجِيبُ لَهُ لِلنُّصْحِ وَالنَّظِيرِ  
وَاصْرَبْتُ عَنِ الْأَرْضِ أَنْبِيَاءَ  
الزُّورِ وَالْأَرْوَاحِ النَّجَسَةَ -  
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ ص ۱۰۳

رب تعالیٰ کا ذریا بال یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمان ہے۔ اور  
وہ میری بارگاہ میں دعا کرتا ہے۔ اور میں اُس  
کی دعا کو اُسے پاک کرنے کے لیے قبول کرتا  
ہوں۔ اور روئے زمین سے میں جھوٹے نبی  
اور نجس رُوحیں ختم کر دوں گا۔

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اللَّهُ يَا الْبَيَّانِ مِنْ جَبَالِ

فَارَانَ اِمْتَلَأَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ امَّتِهِ . اللہ تعالیٰ بیان  
در سرِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔ جَبَالُ  
فَارَانَ ہئی جَبَالُ مَكَّةَ فَارَانَ کے پہاڑ مکرّمہ کے پہاڑ ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۰۴)  
کی کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِي يَنْظُرُ مِنَ الْبَادِيَةِ  
حضرت حزقیاہ علیہ السلام | فَيَكُونُ فِيهِ حَتْفُ الْيَهُودِ . بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہو گا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہو گا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین لعلامة النبھالی ص ۱۰۴)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
**حضرت ارمیاء علیہ السلام** ہے۔ کہ جب حضرت ارمیاء علیہ السلام کی قوم نے ان کی  
 نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاء علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں  
 سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک  
 کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صَلْبِ  
 هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ  
 اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔  
 تو نبی ارمیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو موت  
 قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے  
 آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ ارمیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے  
 ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت  
 معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد  
 کی نسل پیدا ہوئی۔  
 (حجۃ اللہ علی العالمین عند مطبوعہ مصر)

کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور نور علیہ نور محمد رسول اللہ  
**سلیمان علیہ السلام** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ بیچ ذیل

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔  
 اس کی زلفیں بیچ دربیچ اور کوسے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دودھ  
 میں نہا کر لبِ دریا مکننت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور مہسان کی ابھری ہوئی  
 کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑ پکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرد سے  
 مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ از بس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات)

ناظرین! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ  
 شیرِ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان  
 قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

اک ماہ مدینہ گوراسا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں!  
 دکھلا کے بچپن وہ سنا کے سخن مور اچھونک گئے سب تن من دھن  
 واقف امر رخصتی و جلی غوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گورادوی قدس سرہ القوی نے کیا  
 خوب کہا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَا مَا أَحْسَنَكَا مَا أَضَلَّكََا

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کتھے جاڑیاں  
 علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الجنان میں عربی شعر لکھا ہے۔

لَمْ يَخْلُتِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَا يَخْلُتُ!

میرے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض درجت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہادت سے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو بلے نہ کسی کو بلا کہ کلام مجید نے کھائی شہادت سے شہر و کلام بے کلامی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت، عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے بکھتے ہیں:

كَمْ يَأْتِ تَطْيِيرُكَ فِي فَظِّ مِثْلٍ تَوْنُهُ مُشَدِّدٌ بِإِجَانَا

جگ راج کو تاج تو رہے سر سوبے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الدین سیوطی  
 علیہ الرحمۃ نے ایک روایت

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الجبرائے میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی صورت پر نور

آقائے یوم انشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا۔



كَانَ لَفْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ دَلَالَةً  
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ -  
حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی  
مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | اہم المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین  
اہم جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے

حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخا  
علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَاعِثٌ نَبِيًّا أَمِيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانَ  
صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَعِينَا حَيْسًا مَوْلِدًا  
بِمَكَّةَ وَمُهَلِّجِدًا بِطَيْبَةَ (إِلَى أَنْ  
قَالَ) بِكُلِّ جَيْلٍ وَاهِبٌ لَهُ كُلِّ خَلْقٍ  
كَرِيمٍ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَ  
الْبَسَّ شِعَارَهُ وَالتَّقْوَى حَيْسَهُ وَ  
الْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ  
طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَ  
الْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ  
وَالحَقَّ شَرِيْعَتَهُ وَالهُدَى إِمَامَتَهُ  
وَالإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ هَدِي

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرماتے ہوں  
ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور  
خلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں  
گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش مکہ منورہ اور جائے  
ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور  
خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار  
ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال  
ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خیر حکمت  
کو ان کا بھید اور راز، صدق و وفا کو ان کی طبیعت  
اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف  
کو ان کی سیرت اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

لے علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الجکس ص ۴۴)  
متراد الوہاب مولوی شاعر اللہ امرتسری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام  
اہم الہام کے القاب لکھے ہیں۔ (اخبار المحدثین امرتسر ص ۱۶، ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔  
 ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔  
 اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد  
 ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گناہی کے  
 بعد رخصت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں  
 کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے  
 بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا  
 کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف  
 قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے  
 والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا  
 کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں  
 سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَاعْلَمُ بِهِ بَعْدَ  
 الْجَهَالَةِ وَارْفَعُ بِهِ بَعْدَ الْخِطَالَةِ وَ  
 اسْتَبِي بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَ اكْثَرُ بِهِ  
 بَعْدَ الْقِلَّةِ وَ اغْنِي بِهِ بَعْدَ  
 الْعَيْلَةِ وَ اجْمَعُ بِهِ بَعْدَ  
 الْفِرْقَةِ وَ اءَلِفْ بِهِ  
 بَيْنَ قُلُوبٍ وَ اَهْوَأِ  
 مُشْتَتَةً وَ اُمِّم مَخْتَلِفَةً  
 وَ اجْعَلْ اُمَّتَهُ خَيْرَ  
 اُمَّةٍ -

(خصائص الکبریٰ ص ۲۲-۲۳ ج ۱، کتاب الوفا ص ۱)

ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۱)

عرش پہ تازہ چھپر چھپا فرش پہ طرفہ دھوم دھام  
 کان بدھ لگاتے تیری ہی داستان ہے  
 حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا پر یروٹلم والوں کو فرمایا اے  
 یروٹلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الآن ذاکب الحجار یعنی جیسے و یاتیک بعد ذاکب  
 البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۱ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام

دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان  
 میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تھے  
 اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے  
 فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوفسانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۷)

**حضرت جبقوق علیہ السلام** | تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمنڈوں پر تصرف ایسا ہو گا جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی ہی کتاب لے کر آئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہو گا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۷، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱۷)

**حضرت انبیا علیہ السلام** | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور اُسرحدوں کو بلا کر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مذمت مدینہ تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور اُسرحدوں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت انبیا علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت انبیا علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر روایا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہو گا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لیے ایفاء عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سبک اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آنکھ سونے کی۔ مگر چاندی کی۔ چوڑا تانبے کے۔ پنڈلیاں لہے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں عور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اُس کے سر کے درمیان جھٹھے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آتا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح لہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن دانش بل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخواست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تاجے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لوسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ۷  
 ملک کوین میں انبیاء تاجدار  
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

## بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان بتوں نے بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا نے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربه رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دینے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ نَبِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ يَحْرِمُ الْمِرْنَاءَ  
وَالسَّبَاعَ وَذَبْنَةَ الْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءَ وَرَمَيْنَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ  
كُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی۔ تَرِكَ الصَّوْمَ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً  
أُخْرِجَ نَبِيُّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالسَّكَاةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

إِنَّ الَّذِي وَرَثَ النَّبُوتَ وَالْمُهْدَى

بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشِ أَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱)  
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۱ ح ۱۹۲ کتاب لوفنا ص ۱۷۱)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک

**عُتْمَانُ عَامِرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانٍ لَنَا**

دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اس کے چہرہ پر فیندا اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا۔ میرا نام عتسان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْأَنْبَاءَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَّتِ  
الدَّمَاءُ وَوَصَلَتْ الْأَذْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ. اے عصام  
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آگیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رحمی  
کا دور آگیا۔ جینفیت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی  
اپنی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الضَّادِ  
جَا بَوْحِي النَّاطِقِ مِنْ عَيْنِ بَيْنَا الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر  
تشریف لاتے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر  
خداوندی کہنے لگے اس کے بعد عتسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں میں  
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

**ضمار نامی بت کی گواہی** | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ  
اؤنٹ چرار ہاتھ ناگاہ ایک سفید شتر مرغ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوشش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس  
بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِي نَزَلَ بِالْبِرِّوَالِ الثَّقِيَّ - کیا تو نے اس سستی کو نہیں دیکھا  
جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔  
اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت  
سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَابِلُ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا + هَلَكَ الضَّمَادُ وَفَاذَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ  
هَلَكَ الضَّمَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً قُلِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ  
اَنَّ الَّذِي جَاءَ بِالنَّبُوَّةِ وَالْهُدَى بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ نَبِيَتْ مُهْتَدًا

سُلیم کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد داے کامیاب ہو گئے۔  
ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی  
سے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈرنا ڈرنا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور میں سب از آدمی  
لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو  
مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسے دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ  
کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر  
حلقہ مجلس اسلام ہوتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۰۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶، کتاب لونا ص ۵۱)

**دائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا** | حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت  
فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی صغیب دائل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرت موت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرتباً فرمایا اور اپنی پناہ مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اے اللہ تعالیٰ! دائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ دائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرت موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے۔ حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی اور میں اپنے ملک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تیرے بیچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَاٰلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت دائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیدہ کائمت تھا۔ میں دو پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بت تھا ایک آواز سنی۔ میں بت کے پاس آیا اور بت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ دائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترسے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بت سے کیا امید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرے۔ حضرت دائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو



میری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

يَدْخُلُ إِلَى يَثْرَبَ ذَاتِ الْخَمَلِ تَدِينُ دِينِ الصَّيَّامِ الْمُصَلِّ  
فَحَمْدِ النَّبِيِّ خَيْرَ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس مہستی کا دین اپنا دو سو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے میں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۶ء)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ

ایک ماہ پہلے ہم ایک بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بت کے پیٹ سے ایک چینی والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سُننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ لَنْبِي بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى يَثْرَبَ سَبَّ كَمَا سَبَّ نَبِي رَحْمَتِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كِي بَرَكْتِ سَعَى هُوَ اَهَى۔ جو کہ معجزہ معجزہ میں تشریف لانے

والے میں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ حجۃ اللہ علی

خولید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی

اچانک اس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتِرَاقُ الوَسْخِي وَرُمِي بِاَسْهَبِ لَنْبِي بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُهَاجِرًا اِلَى يَثْرَبَ يَا مُسْرُ يَا الصَّلَاةَ وَصِيَّامٍ وَابْرَ وَصِلَةَ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم منکر مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَجَ بِمَكَّةَ بَيْتِ اِسْمِهِ اَحْمَدُ۔ وہ نبی منکر مکرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ حَوْجَ نَبِيِّ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّيْنَةَ وَيَحْرِمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاوُ وَرُصِنَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

مِنْ سَدِطٍ يَجْلُو دُجَى الظَّلَامِ  
هَذَا نَبِيُّ سَيِّدِ الْاِنَامِ  
مِنْ هَاشِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ  
يُضَدُّعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَامِ  
اَعْدَلُ ذِي حَيْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ  
مُسْتَعْلِنٌ بِالْبَلَدِ الْحَدَامِ  
قَدْ طَهَّرَ النَّاسُ مِنَ الْاِثَامِ  
جَاءَ بِحَدِيثِ الْكُفْرِ بِالْاِسْلَامِ

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہے جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سرار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلکہ الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل دیے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنجھانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر پڑا | امام جلال الدین سیوطی اور امام یوسف النبھانی قدس سرہما الزبانی

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مڑی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقبن نوفل۔ زید بن عمرو بن نفیل۔ عبداللہ مجش۔ عثمان بن حویرث رات کو ایک بت کے پاس آئے تو انہوں نے بت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر تعجب ہوئے۔ اور اس بت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و

التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بت سے آواز آئی۔

مَرَدِي لِمَوْلُوْدِ اَنَارَتِ بِنُوْرِهِ  
وَحَرَاتِ الْاَوْثَانِ طَرًا اَدَاعَدَتْ  
وَنَارِ جَمِيْعِ الْفَرَسِ بَاخَتْ وَاظْلَمَتْ  
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُهَانَ بِالْغَيْبِ جَنْهًا  
فِيَا لِقَصِي اِرْجِعُوْا عَن صَدَائِكُمْ  
جَمِيْعُ فَجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ  
قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ طَرَامِنَ الزُّعْبِ  
وَقَدَّ بَاتِ شَاهُ الْفَرَسِ بِيْ اَعْظَمِ الْكُوْبِ  
فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّ وَا لَا كِذْبِ  
وَهَبُوْا اِلَى الْاِسْلَامِ الْمُنْزَلِ الرَّحْبِ

بت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب

بت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزار دی۔  
 کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رُک گئے ہیں۔ اب اُن کو گوئی  
 سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اسے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور  
 اپنی واضح منزل کی طرف آجاؤ۔ (نصیح البکری ص ۱۱۳) جلد اول حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا!

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اعصابِ حرمِ ٹوٹ گئے | علامہ جمال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء

بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن

فضیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرصہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ  
 کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے  
 پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس  
 کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو  
 اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے  
 ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور عورتی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب  
 اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس  
 بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت  
 کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وَلِدَ النَّبِيِّ فَذَلَّتِ الْأَمْثَلُ

وَنَاعَى الضَّلَالُ وَأَذْبَرَ الْإِشْرَاقُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

ظرفِ جنتی بدرِ منیر دال نور چلے اوتھے رہندیاں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے

انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابوقیس پر آیا۔ اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے وہ جبل ابوقیس پر اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے جھانک کر کہا۔ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتْ الْأَوْثَانُ وَ وُلِدَ الْإِسْلَامُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا بت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین ذی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۳۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

عزیز میری آمد تھی کہ اصنامِ حرم ٹوٹ گئے  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اولاد ملنا:۔ حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قرینہ عمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا بت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سنی۔

اے مازن بشارت سن اور خوش ہو خیر البشر  
کا ظہور ہونے والا ہے قبیلہ مضر سے ایک  
نبی ظاہر ہوں گے۔ دین حق لے کر آئیں گے  
یہ پتھر کھدے ہوئے بت ہیں۔ انہیں چھوڑ  
تم کہ سفر سے نجات حاصل ہو۔

يَا مَازِنُ اسْمَعُ تَسْمَعُ ظَهَرَ خَيْرٌ رَطْنِ  
سَهْمًا بُعِثَ نَبِيٌّ مِّنْ مُّضَرَ بِدِينِ  
اللّٰهِ الْكَبْرِ فَدَعْنَا مِنْ حَجْرٍ  
تَسْلَمُ مِنْ حَرِّ سَقِيٍّ

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ بھر دوسری آواز  
آئی اَقْبِلْ اِنِّي اَقْبِلُ بِسْمَعٍ مَا لَا تَجْهَلُ۔ هَذَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مُنْزَلٍ فَاَمِنْ  
یہ گئی تعذیب۔ ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حق لے کر نازل  
ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں نے خیال کیا کہ حجازِ مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دینِ حق کی  
طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ  
آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آ کر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ اُن سے حجازِ مقدس  
کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جس کا نام نانی

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آ گیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات سے فجر و جوہرات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریاؐ رازدار رب العالمانے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّبَابِ قِسْمَةَ الْقُرْآنِ وَبِالْحَسَامِ الْحَلَالَ وَآتِهِ بِالْحَيَاةِ وَهَبْ لَهُ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جالی رہی۔ چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۲۳ تا ۲۶ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۹۲، کتاب لوفالجزیری مشیح طبیب اردو)۔

**نور محمدی سے بتوں کی تباہی** | تاریخ انجمن میں ہے کہ حضورؐ پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزتی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بُت پکارا اُٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے لامعوں ہماری اور دنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہوگی۔

(تاریخ انجمن ص ۱۷۱ ج ۱)

**نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے** | حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ ولادت کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بجزیر کبھی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب پہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارض النبوة فارسی ص ۱۰۰، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

**لات اور عزیٰ کا بشارت دینا** | نبی آخر الزمان، سیاح لامکاں، سید مرسلان جناب محمد مصطفیٰ علیہ التعمیۃ والثناء نے جب

ظلمتِ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقعہ نور بنایا تو نکست الاضنام کلہا واما اللات والعزیٰ فانہما خربا من حذاقہا وهما یقولان ینح قدریش جاءہم الامین جاءہم الصدیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے، لات اور عزیٰ اپنے اپنے مقام سے نکل کر کھربے تھے قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص البجری ص ۱۱۸ ج ۱)

قاری صے کرام :- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

**گستاخِ رسول کو قتل کرنا** | علامہ رباوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید

نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور انہوں نے بت کو یہ جملے دہراتے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز انہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھربت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی۔ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التوحید و الثنار بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوة والسلامات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان نچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوة والسلام نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں۔ مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مہین بن العہر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھروالے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بجا کرے کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شکر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے



بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی لوہڑت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعا کی معفرت

دجامع المعجزات ص ۲۷ مطبوعہ مصر

**جن کی شہادت** | خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرماتے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گزا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا ہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے مٹھو کر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند ضروری باتیں سن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائی تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنائے جو میں خواب میں سن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ملزما، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوة بہتقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

**شیطان کے پوتے ہمارے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا** | کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ

تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عمسا) کا سہارا ایسے ہوتے بہاری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابل نے باہل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لَقِيْتَ مُحَمَّدًا فَاَشْرَعُوْا عَلَيْهِ السَّلَامَ  
پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةَ مَا  
اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھے  
حَاجَتُكَ  
پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے  
تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

اِنَّ هُوَ مِنِّيْ عَلِمَنِي التَّوْرَةَ وَرَاتِ  
عِيْسَى عَلِمَنِي الْاِنْجِيْلَ فَعَلِمَنِي الْقُرْآنَ

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴، حیوۃ الجنان ص ۱۳۱)

حضرت مہاجر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر

کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيًّا مِّنَ الْقَرَارِ وَ حَرَّمَ عَلَيْنَا الزَّانَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تیمم داری کو جن کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا

اہم اہل علم ابو یوسف

انورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تیمم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی نے میرے مجھے ندا دی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْحَجُونِ وَآمَلْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجَنِّ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلِقْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَآمَلِمُ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام حجوں پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

مرد و فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوئی تو میں دیرایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے **مَجْدًا لَا يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ آيَ مَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ الْحَرَمِ آيَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا تَسْبِقُ عَلَيْهِ** ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف منکۃ المکرمة سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ ان پر کسی کو فوقیت اور بزرگی نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔  
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے

وَالْجَنُّ تَهْتَفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ  
وَالْحَقُّ يَنْظُهُرُ مِنْ مَعْنَى وَ مِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

علامہ فریوٹی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح

کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

**میلاد مصطفیٰ پر جنات کی مبارک**

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی آوازیں سُنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ **فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبِ إِلَى الْمَشْرِقِ يُبَشِّرُونَ بِوَلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ**۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اس

وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریف کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا أَدْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جب مجھ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہتا۔

خصائص الجبرائے ص ۲۴۵ ج ۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت بڑھ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسليم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام عليك يا رسول الله۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الجبرائے ص ۲۴۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۱۰۰ اعلام النبوة لفاطمی ابوالحسن ماوردی)

علامہ علی بن ابی حمزہ نے الصلوٰۃ والسلام عليك يا رسول الله کے الفاظ نقل فرماتے ہیں (سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِسَكَّتِهِ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ اِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔ (طبرانی شریف ص ۶)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲۲، خصائص الجبرائی ص ۲۴۲ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۵، اشعۃ اللغات فارسی ص ۵۲۲ ج ۴، حجة اللہ علی العالمین ص القول البدیع)

شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ  
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض نے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر  
برآئند کہ آں حجر سیت کہ بازار است در کوچہ کہ در آنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت  
خدیجہ یزید و یترک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متواتر آمدہ از اہل مکہ خلفاً عن سلف و آں  
کوچہ را زقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں  
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجہ ابکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ  
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے  
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفاً سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو زقاق الحجر کہتے ہیں۔  
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۴۲ ج ۴، بیروت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا  
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا  
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ  
اور درخت سامنے آتا تو کہتا اسلام علیک  
یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۲، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱، خصائص  
ابکبری ص ۲۴۲ ج ۱، دلائل النبوت ص)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مَرَّة ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم نے غیند فرمائی:-

یہی روایت فخر الوابہ مولوی ثناء اللہ صاحب برتسری نے الحدیث اترتہ ص ۱۱۱ فروری ۱۹۳۵ء میں بھارت کی ہے۔

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور  
امم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔  
پھر اپنی اصل جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب  
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔  
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت  
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجے کی  
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس  
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

فَجَاءَتْ شَجْرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتَّى  
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا  
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجْرَةٌ  
أَسْتَأْذِنْتُ رَبَّهَا فَيَا أَنْ تُسَلِّمَ عَلَيَّ  
وَسُؤْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ  
لَهَا۔  
(مشکوٰۃ شریف ج ۵، القول البدیع ص ۶۴)

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام  
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے  
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے  
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے  
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان  
کے پاس آیا

پس اُس نے رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے  
سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں  
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت  
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں  
نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَسِيدُ الْعَالَمِينَ هَذَا  
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ  
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحُ  
مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّمَا  
مِنْ أَسْرَفْتُمْ مِنَ الْعُقْبَةِ لَمْ

يَبْقَ شَجَرًا وَلَا حَجْرًا إِلَّا حَرَسًا جَدًّا  
وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ  
بِحَاثِمِ النَّبِيِّ

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے  
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر الیا  
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے  
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ  
کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانے کے آیا تو حضور  
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف  
لائے وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ لَظَلَّةٌ تُوَآبٍ پربا دل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم  
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ  
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے ان سے کہا:

أَنْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَا لَ  
عَلَيْهِ - دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ  
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متوی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر  
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقام الحدیث ۶۲ از حدیث سنن ابی یوسف، مؤید اللہ، مشکوٰۃ شریف، ترمذی شریف ص ۱)

علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !

تَمَشَّى إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِدَلْفَدَم !

قاصد عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور

کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ

لَيْتَكَ الشَّجَرَةُ وَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو

کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملباتے ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں



کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا اِغْذِنْ لِي اَسْجِدُ لَكَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِغْذِنْ لِي اَنْ اُقْبِلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاِذَنْ لَكَ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لیسر قذی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامة کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والثناء والحمد والبارکات اقدس میں مین سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف برمھا کر مسطحی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فَسُبْحَانَ فِي يَدِيهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ .

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہونے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جو اہر الجار فی فضائل النبی المختار ص ۶ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔  
پڑھا بے زباؤں نے کلمہ تمہارا بے سنگ و شجر میں چسپا تمہارا!

چاند شق ہو پیٹ بولیں جا نور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ إِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَانِي  
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت  
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے  
آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا  
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے  
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے  
اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے  
اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا  
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلْمَةُ تُوِّبَتْ لَكَ  
فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ  
الْوَادِي فَأَقْبَلَتْ تَحْتَ الْأَرْضِ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کبکیر گواہی دیتا ہے۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اس درخت کبکیر کو بلایا۔ حالانکہ آپ  
وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَا  
سُتَشْهَدَ هَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ  
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ  
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی  
شریف ص ۱۸

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا  
مِنْ دَلَائِلِ نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّىٰ عَلَيَّ  
غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا حَتَّىٰ  
صَارَ عَلَيَّ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ  
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ  
صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ  
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا  
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

۱۳۹-۱۴۸

صیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ مشواید النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ  
هَذِهِ الْغَلَّةِ لِيَشْهَدَ أَيْ رَسُولُ  
اللَّهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ  
مِنَ الْغَلَّةِ حَتَّى اسْقَطَ إِلَى  
نَجْوِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ  
الْأَعْرَابِيُّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۱)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی  
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہوں تو وہ گواہی دے گا پس آپ  
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت  
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا پھر  
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے  
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ  
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

### درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر

کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ داوی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
فضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ  
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس داوی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے  
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے  
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے  
معیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت  
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر  
بل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم بل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر  
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں  
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے  
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۲)

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے  
**درود پوار کا آمین کہنا** کہ رسول کو میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس

بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے  
 بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے ابنہوں  
 نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا:  
 اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اُنہوں نے جواب دیا وَعَلَیْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ  
 بَرَکَاتُہُ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی  
 تو انہوں نے عرض کیا۔ بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ  
 نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے  
 متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دعا فرمائی  
 اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری  
 اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر  
 میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبیہقی، ابن ماجہ شریف، دلائل النبوة لابو نعیم اصبہالی، مواہب اللدنیہ زرقانی شریف

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ  
**غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار** الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سربراہ  
 عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض  
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائے کیونکہ مجھے  
 خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔  
 پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر  
 تشریف لے آئیں۔

(مواہب اللدنیہ ص ۶۲ ج ۱، مدارج النبوة)

صديق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دوران سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَتَعَدَّ فِي ظِلِّهَا آيَاتُ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بجیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بجیرا نے کہا: وَاللَّهِ نَبِيٌّ مَّا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا اُس دن سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱)

الحمد لله رب العالمين! انوار المحمدية في سيرة المصطفى جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہ رب العالمین میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منقرہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

نیز دوسرا حصہ بھی جلد پائیہ تکمیل کو پہنچاتے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

## نایاب کتب دستیاب ہیں!

نزل الابرار ، ہدیۃ المہدی عربی۔ اردو  
عرف الجادی ، رشید ابن رشید  
تاریخ اہلحدیث ، کرامات اہلحدیث ۔  
فتاویٰ اہلحدیث ۲ جلد ، فتاویٰ ثنائیہ ۲ جلد  
فتاویٰ نذیریہ ۳ جلد ، فتاویٰ ستاریہ ۲ جلد  
الشمامۃ العنبریہ ، فیصلہ مکہ ، یک روزہ  
حفظ الایمان ، ترجمان وہابیہ ، الامداد  
سراجاً منیراً ، مرثیہ محمود الحسن ، میزائل

ملنے کا پتہ

قادی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ  
۹۔ سیٹھی پلانز

فون نمبر ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳ - ۰۲۳۲

مقبول عرب و عجم، فاتح نجدیت و مرزائیت، شمشیرِ بے نیام  
مناظرِ اسلام، ضیائے ملت، فخرِ اہلسنت حضرت مولانا

علامہ الحاج **محمد صمد اللہ قادری** شرفی  
ابوالحامد پیر

سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

**مدلل خطبات**

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

فون نمبرز ۰۲۳۲-۰۲۳۲-۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳



علامہ الحاج ابو خالد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کسی زیاد گار تصانیف

الانوار المحمدیہ گیارہویں شریف ختم ہو گیا

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں  
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل  
سنت و جماعت  
کون ہیں؟

وہابیت  
کا پوسٹ مارٹم

قصر  
وہابیت پر کم

خلفاء ثلاثہ اور  
اہلیت کے تعلقات  
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و  
مرزائیت

فضائل  
صحابہ کبار

میلادِ مصطفیٰ

میلادِ مصطفیٰ

عقائد وہابیہ

مرزا قادیانی  
کی حقیقت

تبلیغی جماعت سے  
اختلافات کیوں؟

مدلل  
خطبات

سیرت  
نغوث الثقلین

نجد سے قادیان  
برآستہ دیوبند

علماء اہل حدیث  
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال ساکوٹ

0336 8678692

علامہ الحاج ابو خالد محمد ضیاء اللہ قادری اشرف

کسی زیاد گار تصانیف

الانوار المحمدیہ گیارہویں شریف ختم ہو گیا

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں  
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل  
سنت و جماعت  
کون ہیں؟

وہابیت  
کا پوسٹ مارٹم

قصر  
وہابیت پر کم

خلفاء ثلاثہ اور  
اہلیت کے تعلقات  
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و  
مرزائیت

فضائل  
صحابہ کبار

میلادِ مصطفیٰ

میلادِ مصطفیٰ

عقائد وہابیہ

مرزا قادیانی  
کی حقیقت

تبلیغی جماعت سے  
اختلافات کیوں؟

مدلل  
خطبات

سیرت  
نغوث الثقلین

نجد سے قادیان  
برآستہ دیوبند

علماء اہل حدیث  
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال ساکھوٹ

0336 8678692